بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکتوباتِ خواجہ سیف الدین

(مکتوبات شریف، حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی
نبیرہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہما)

مرتبہ

مولانا محمد اعظم

مقدمہ

پروفیسر ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خاں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدهٗ ونصلی علٰی رسوله الکریم

حضرت خواجہ شیخ سیف الدین



حضرت خواجہ شیخ سیف الدین رضی اللہ عنہ، حضرت عروۃ الوثقٰی (خواجہ محمد معصوم) رضی اللہ عنہ کے پانچویں فرزند ہیں آپ ۱۰۵۵ھ میں پیدا ہوئے حضرت امام معصوم رضی اللہ عنہ نے آپ کو حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے کمالات اور خصائص کی خوشخبری دی۔ حضرت قیوم ثانی رضی اللہ عنہ آپ پر بے حد مہربان تھے۔ آپ نے بادشاہ ہندوستان اورنگزیب، شاہزادہ اعظم شاہ اور دیگر ارکان سلطنت کی دینی اور روحانی نگرانی آپ کے ذمہ لگادی کہ ان سے سلوک باطنی حاصل کریں۔

مکتوبات معصومی کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کی نسبت وتوجہ اور آپ کے صاحب زادے خواجہ سیف الدین علیہ الرحمۃ کی تربیتؒ وصحبت کے طفیل اورنگزیب نے وہ بلند مقامات حاصل کرلیے تھے جو شاہوں کو نصیب نہیں۔ ہم یہاں خواجہ سیف الدین کے نام خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے چند مکاتیب سے اقتباسات پیش کرتے ہیں، یہ مکاتیب اس وقت لکھے گئے ہیں جب خواجہ سیف الدین قلعہ معلّٰی، دہلی میں اورنگ زیب کی روحانی تربیت میں ہمہ تن مصروف تھے:۔

۱۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ سلمہٗ ربہٗ کے بارے میں مرقوم تھا یعنی اثرات ذکر در وظائف، حصول سلطان ذکر و رابطہ، 'قلت خطرات'، 'قبول کلمہ حق'، 'رفع بعض منکرات' اور 'ظہور لوازم طلب'، یہ سب باتیں واضح ہوئیں، شکر خدا بجالاؤ، طبقہ سلاطین میں اس قسم کے امور حکم عنقار کھتے ہیں۔ (جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۲ ملخصاً)

۲۔ تم نے بادشاہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ان کے اندر وسعت 'لطیفہ اخفیٰ' اور اس سے مناسبت تامہ کا پتا چلتا ہے اس بات

کے مطالعہ سے خوشی ہوئی۔لطیفۂ اخفی سب سے بڑا لطیفہ ہے اور اس کی ولایت سب ولایات سے اونچی ہے۔ اس لطیفے کو خاص سرور کائنات کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے۔(جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۳۲، ملخصاً)

۳۔ جو کچھ بادشاہ دین پناہ کے حالات کے متعلق مرقوم تھا، وہ واضح ہوا، طبقۂ سلاطین میں اس قسم کے امور غرائب روزگار سے ہیں۔

(جلد سوم، مکتوب نمبر ۲۴۲، ملخصاً)

آنحضرت آپ کو شاہجہان آباد بھیجا جب آپ وہاں پہنچے تو بادشاہ خود آپ کے استقبال کے لیے آیا۔ اور نہایت عزت واحترام سے شہر میں لاکر اپنے خاص قلعہ میں فروکش ہونے کا اہتمام کیا۔ جب حضرت شیخ قلعہ کے دروازے میں پہنچے تو دروازے پر بہت سی تصویریں تھیں۔ حضرت شیخ نے فرمایا کہ میں اس وقت قلعہ میں آؤں گا جب ان تصویروں کو مٹا دیا جائے گا یا ہٹا دیا جائے گا۔

دوسرے دن آپ نے حکم دیا کہ تمام گویّوں، گائنوں اور ناچنے گانے والے لڑکوں اور گانے بجانے والوں کو اور بدعتیوں کو شہر سے نکال دیا جائے۔ بادشاہ نے اسی وقت قطعی حکم جاری کر دیا کہ تمام اہل بدعت کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔

آپ نے امر معروف اور نہی عن المنکر پر اس طرح عمل کیا کہ اس سے پہلے کسی نے نہ کیا تھا۔ جب تک زندہ رہے پورے ہندوستان میں کسی کو جرأت نہ تھی کہ کھلم کھلا سرُود کرے یا ڈھولک بجائے۔ آپ کے نمائندے جابجا پھرتے جہاں کہیں بدعت کی علامت پاتے تنبیہ کرتے، دَکن میں ایک امیر نے خفیہ مجلس سرود قائم کی مگر بعد میں ساتھیوں سے کہا کہ اگر شیخ صاحب کو خبر ہوگئی تو مجھے بے عزت کر کے نکال دیں گے یہ کہہ کر گویّوں کو نکال دیا۔

یہی وجہ ہے حضرت عروۃ الوثقٰی رضی اللہ عنہ شیخ صاحب کو ''محتسب امت'' کہتے تھے آپ کا دبدبہ اسقدر تھا کہ امراء وسلاطین میں جرأت نہ تھی کہ شیخ صاحب کے حضور بلا اجازت بیٹھ سکیں۔ آپ کی بارگاہ عالی اطلس کی بنی ہوئی تھی جس میں جواہرات جڑے ہوئے تھے۔ اس بارگاہ میں سنہری کرسی جواہرات سے جڑاؤ رکھی جاتی۔ جس پر آپ تشریف رکھتے۔ اس کے اردگرد امراء بادشاہ اور خان نہایت ادب سے دست بستہ کھڑے رہتے۔

ایک بزرگ کا بیان ہے کہ میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ صاحب درویش ہیں انھیں اس قدر شان وشوکت کی کیا ضرورت ہے؟ یہ خیال آتے ہی حضرت شیخ نے میری طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ ہمارا تکبّر اس کی کبریائی سے ہے۔

ایک معتبر آدمی نے بیان کیا کہ میں نے ٹھان لیا کہ آئندہ کبھی شیخ صاحب کی خدمت میں نہیں جاؤں گا کیونکہ وہ تکبّر کرتے ہیں اسی رات خواب میں دیکھا کہ سپاہی مجھے پکڑ کر لاٹھیوں سے مارتے ہیں۔ میں نے بیدار ہوکر اپنے خیال سے توبہ کی اور حضرت شیخ کی خدمت میں آکر مرید ہوگیا۔

ایک شخص نے کہا کہ مجھے جذام کا مرض تھا میں نے حضرت شیخ کی خدمت میں حاضر ہوکر رفع مرض کے لیے التماس کی، انھوں نے کچھ پڑھ کر دم کیا، فی الفور شفاء نصیب ہوئی۔

ایک دفعہ حضرت قیوم رابع کو لڑکپن میں مرض شدید لاحق ہوا۔ حضرت شیخ آنجناب کو دیکھنے کے لیے آئے۔ حضرت قیوم رابع کی خالہ جو حضرت شیخ کی بہن بھی تھی آنحضرت کی شفا کے لیے التماس کی۔ حضرت شیخ نے متوجہ ہوکر فرمایا۔ اس لڑکے کا اللہ تعالیٰ حافظ و مددگار ہے میں دیکھتا ہوں کہ یہ بچہ شیخ عظیم ہوگا۔ ہزاروں لوگ اس کے حلقہ میں بیٹھے ہیں اللہ کو اس سے ابھی بہت سے کام لینے ہیں جن میں سے ابھی ایک کا بھی ظہور نہیں ہوا۔ واقعی حضرت شیخ کا مکاشفہ حضرت قیوم رابع کے حق میں بالکل صادق آیا۔

حضرت شیخ کو جذبہ بہت حاصل تھا۔ آپ کی توجہ سے لوگ بے اختیار ہوجاتے ہزاروں آدمیوں نے آپ سے فیض حاصل کیا اور کامل و مکمل ہوگئے۔ آپ سے بے شمار کرامات ظاہر ہوئیں۔ ۱۰۹۵ھ ہجری میں وفات پائی۔

کہتے ہیں کہ آخری وقت میں حضرت شیخ کی خدمت میں ایک ایسا طبیب لایا گیا جو اہل سنت و جماعت کے عقائد کا مخالف تھا۔ آنجناب نے فرمایا کہ یہ کونسا وقت ہے کہ تم مخالف مشرب کو میرے پاس لے آئے ہو، اسے دور لے جاؤ۔ آپ کا مزار حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ کے روضہ مبارک سے جنوب کی طرف ۔۔۔۔ ہے۔ آپ کے مزار پر نہایت عالیشان گنبد بنا ہوا ہے۔ اس کے اردگرد باغ لگایا گیا ہے۔ آپ کی اولاد آٹھ لڑکے اور چھ لڑکیاں ہیں:۔

صاحب زادگان:

۱......شیخ محمد اعظم

۲......شیخ محمد شعیب

۳......شیخ محمد حسین

۴......شیخ محمد عیسیٰ

۵......شیخ محمد موسیٰ

۶......شیخ کلمۃ اللہ

۷......شیخ محمد عثمان

۸......شیخ عبدالرحمٰن

حواشی

۱......خواجہ محمد احسان مجددی: روضۃ القیومیہ، جلد دوم ۲۰۰۲ء، ص ۳۴۵۔۳۵۱

۲......پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد: سیرت مجدد الف ثانی۔ کراچی ۲۰۰۵ء ص ۳۸۷۔۳۸۸

☆......☆......☆



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مقدمہ

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ (م ۱۰۳۴ھ) کے پوتے اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۰۷۹ھ) کے صاحبزادے حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ (۱۰۴۹ھ - ۱۰۹۶ھ) کے یہ ۱۹۰ مکتوبات ہیں جو ان کے خلیفہ محمد اعظم علیہ الرحمہ۔ (مکتوب ۱۷۶-۱۷۷) نے جمع کیے تھے۔

اس مجموعے میں چار مکتوبات (۱-۲-۳-۴) حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہیں۔ ان میں سے تیسرے مکتوب میں بادشاہ اورنگ زیبؒ کے احوال بھی ہیں۔ اسی طرح اس بادشاہ کے احوال حضرت شیخ محمد باقر لاہوری کے نام مکتوبات ۱۴۲-۱۴۸ میں بھی ہیں اور خود اورنگ زیبؒ کے نام ۱۸ مکتوبات (۲۰-۲۲-۲۳-۲۶-۳۵-۳۹-۵۶-۵۷-۵۹-۶۰-۶۷-۷۲-۷۴-۷۸-۷۹-۸۰-۱۶۱-۱۶۴-۱۶۵) ہیں۔ جن میں سے مکتوب نمبر ۳۵ میں بادشاہ کی ہمشیرہ بڑی بہن (جو دارا شکوہ سے چھوٹی تھی) روشن رائے بیگم کے انتقال پر تعزیت بھی ہے (اس بیگم کا یہ نام ان مکتوبات میں بھی ہے اور اقبال نامہ جہانگیری میں بھی ہے ورنہ عام تاریخوں میں روشن آرا نام آتا ہے) اس کے نام بھی گیارہ مکتوبات (۷-۸-۹-۱۰-۱۱-۱۲-۲۴-۳۴-۴۶-۶۲-۷۲) ہیں۔ اور آخری مکتوب میں بیگم کے نئی حویلی میں منتقل ہونے کا ذکر ہے۔ اور اورنگ زیب کے بڑے صاحبزادے محمد معظم (م ۱۱۲۳ھ) کے نام مکتوبات ۵۲-۵۳-۵۶ ہیں اور دوسرے صاحبزادے محمد اعظم (م ربیع الاول ۱۱۱۹ھ) کے نام بھی ایک مکتوب ۹۹ ہے۔ سلطان عبد الرحمن ابن نذر محمد خان (بلخ) کے نام ۵ مکتوبات (۲۹ سے ۳۳ تک

پھر ۳۷-۳۸ اور ۴۱ سے ۵۹ تک پھر ۱۸۵-۱۸۶-۱۸۹) ہیں۔ بی بی عرب خانم کے نام ۴۷-۷۳-۷۹-۱۵۵ مکتوبات ہیں جن میں سے مکتوب ۷۹ میں ان کو "والدۂ مہربان" خطاب کیا ہے۔

محتشم خاں کے نام مکتوبات ۱۹-۱۰۸-۱۵۷-۱۵۸-۱۶۷ (کسی فتح کا ذکر ہے) ۱۸۴ ہیں۔ یہ خطاب میر ابراہیم (پسر شیخ میر خوافی) کا تھا جو اسے سال سیزدہم (عالمگیری) میں حج کے بعد ملا تھا اور ہزاری پانصدی کا منصب بھی ملا تھا۔ بعد میں وہ سارنگپور، میوات، اکبرآباد اور الٰہ آباد میں مختلف منصبوں پر فائز رہا۔ پھر منصب سے علیحدہ بھی کر دیا گیا لیکن بیالیسویں سال جلوس میں پھر دو ہزاری منصب ملا۔ سال وفات معلوم نہیں۔ اس کے بیٹے میر محمد خاں کو بھی محتشم خاں کا خطاب ملا تھا (مآثر الامراء)

مکرم خاں کے نام ۱۷-۱۹-۲۰ مکتوبات ہیں۔ اس کا نام مراد کام تھا جو میرزا مراد "التفات خاں" (پسر میرزا رستم قندہاری) کا بیٹا تھا۔ یہ التفات خاں وہی ہیں جن کا عقد عبدالرحیم خانخاناں کی بہو صاحبزادی سے ہوا تھا۔ شاہجہانی عہد میں دو ہزاری منصب ملا اور لکھنؤ پھر بیسوارہ کی فوجداری بھی ملی اور بیالیسویں سال جلوس میں مکرم خاں کا خطاب ملا اور عہد عالمگیر کے دسویں سال میرزا مکرم خاں کا خطاب دیا گیا۔ ۱۱۰۵ھ میں فوت ہوا۔ شعر بھی کہتا تھا (مآثر الامراء) بہادر خاں کے نام مکتوب ۶۶ ہے۔ یہ بھی کوئی عہدہ دار ہوگا۔ ان امراء کے علاوہ ممتاز علماء میں سے شیخ محمد باقر لاہوری ابن شرف الدین العباس کے نام مکتوبات ۲۵-۵۰ پھر ۱۱۸ سے ۱۲۸ تک اور ۱۸۷ ہیں۔ یہ "کحل الجواہر" کے مشہور مصنف ہیں۔ ان کے نام مکتوب ۱۲۲ میں ہے کہ آپ حافظ محمد شریع سے استفادہ کریں جو حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ پھر مکتوب ۱۸۷ میں حافظ صاحب مرحوم کے انتقال کا ذکر ہے۔ انہی مکتوبات میں سے نمبر ۱۴۲ میں "شرح احوال بادشاہ دین پناہ شاہزادہ محمد اعظم" ہے اور ۱۴۸ میں "شرح احوال بادشاہ دین پناہ" ہے۔ — حافظ محمد محسن دہلوی (م ۱۱۴۷ھ) جو شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے اخلاف میں تھے۔ اور دہلی میں انہی کے قریب مدفون ہیں۔ وہ بھی حضرت خواجہ محمد معصوم کے خلیفہ تھے۔ ان کے نام مکتوبات ۱۰۰-۱۷۲-۱۷۹-۱۸۰ ہیں۔

ملا پاینده محمد بھی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے ان کی مرصع تصنیف — مجمع البحرین کی اشاعت کی سعادت اس عاجز کو حاصل ہو چکی ہے۔ ان کے نام مکتوب ۵۰ ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم رح کے دیگر خلفاء میں سے خواجہ عبد اللہ کولابی کے نام مکتوب ۱۵۴ ہے اور حاجی محمد یوسف کولابی کے نام مکتوبات ۱۴۹ سے ۱۵۳ تک خواجہ محمد شریف بخاری کے نام ۹۶ سے ۱۰۷ تک پھر ۱۱۱ سے ۱۱۴ تک اور ۱۶۸ تک ۱۹۰ بھی ہیں انھی میں سے مکتوب نمبر ۱۰۵ میں بخاری صاحب کی اہلیہ کے انتقال پر تعزیت ہے۔ صوفی سعد اللہ کابلی کے نام ۸۲-۸۳-۸۴ ہیں اور ۸۳ میں "ذکرِ دخول بادشاہ دین پناہ در این طریقہ" ہے۔ میر محمد ابراہیم بن میر محمد نعمان اکبرآبادی جو جج کی ادائیگی پر جدہ دکن میں ۱۰۸۱ھ میں فوت ہوئے۔ (مآثر الامراء جلد اول) ان کے نام ۱۴-۱۵-۱۶- ۲۸-۳۶ ہیں۔ شریف مکہ کے نام بھی ایک مکتوب ۱۱۷ ہے۔ محمد آیت اللہ سلیمان مکی (۴۹)۔ (مخدوم زادہ) محمد حسین (۳۰- ۴۶) ۱۰۵-۱۷۶)۔ میر عبد اللہ (۱۸)۔ شیخ عطاء اللہ سورتی (۱۳)۔ حاجی اسد اللہ وزیرآبادی (۵۱)۔ ملا محمد جان (۵۴)۔ ملا محمد امین حافظ آبادی (۸۱-۱۸۸)۔ ملا محمد محسن سیالکوٹی (۸۵)۔ شیخ محمد تھانیسری (۸۸)۔ بایزید سہارنپوری (۹۰ تا ۹۵)۔ نور محمد بنگالی (۱۰۹-۱۱۰) ملا ابوالقاسم کابلی (۱۵۹-۱۶۰)۔ اخوند ملا شاہ مراد کے نام ۱۶۶ (دربیان آنکہ ملاقات سلاطین بہ نیت حسنہ محمود ہست) اور ۱۶۳ ہیں۔ سندھ کے مخدوم محمد آدم ٹھٹھی (م ۱۰۶۶ھ) کے نام ۱۶۶ اور محمد حامد لاہوری کے نام ۸۳ ہے۔ گویا مذکورۂ بالا ملکی اور بیرونی سلاطین، امرا، رؤسا اور علما سبھی آپ سے مستفیض تھے۔ اس لیے ظاہر ہے کہ ان مکتوبات کا لکھنے والا ورع و تقویٰ، علم و فضل، خلوص و کمال میں کس قدر بلند مرتبہ ہوگا!

میں اپنے مخدوم جناب مولانا حشمت علی خاں صاحب مدظلہٗ (محلہ تھانہ پاکھر رام پور) کا بے حد ممنون ہوں کہ انھوں نے ضعفِ بصارت کے باوجود مکتوباتِ شریفہ کے اس نادر نسخے کی نقل خود اپنے دستِ مبارک سے فرما کر اس کی اشاعت کی سعادت کا موقع بہم پہنچایا۔ اور محترم بھائی مولانا ابوالفتح صغیر الدین صاحب کا بھی عین کرم ہے کہ انھوں نے حسبِ معمول اس مرتبہ بھی متن اور پروف کی تصحیح میں بڑی مدد فرمائی۔ جزاھما اللہ فی الدارین احسن الجزاء۔

احقر ــــ غلام مصطفٰے خان۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

ستایش بے انتہا نثار بارگاہ کبریائی نقشبند نقوش موجودات و نیایش بے احصا نیاز درگاہ عز و علا نقش پیوند بارع کائنات کہ دین متین را بہ سیف احمدی از اذیت اعدا معصوم ساختہ بنور باقی نزہت بخشید و نیر اعظم شرع مبین را بر آسمان افضال و اکمال طالع و لامع گردانید و اورا علیہ السلام بخطاب مستطاب وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ممتاز و امتانش را بہ امر واجب الاذعان يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا سرافراز نمود اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَأَحْبَابِهٖ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّحْمُوْدٌ. و احقر خدام عتبات قوم فقیر حقیر محمد اعظم را بہ احراز مکاتیب قدسی اسالیب کہ از سرچشمہ بیان الہام ترجمان جناب اقطاب مآب والد بزرگوار این فدویت کردار یعنی حضرت قطب الاقطاب شیخ الشیخ والشاب ارشاد تراد فیض نہاد فضل بنیاد ماہ اوج حصول امنیت و مرکز نقطہ دائرہ ہدایت و سدرہ مرکز محیط ولایت و رشاد ہادی مصلح صلاح مبدا و معاد، متکای اصحاب اعتماد و ارباب استناد غفران پناہ رضوان دستگاہ مروج طریقہ یقین شیخ سیف الدین قدس سرہ و افیض برہ اتباع یافتہ بود مستعد فرمود فَحَمْدُ اللّٰہِ ثُمَّ حَمْدُ اللّٰہِ.

نسیے ازین نامہاے رشد فرجام | کہ ہم آغاز او پیداست انجام
معارف آنچنان در وے ہجوم است | کہ گوئی آسمانے پر نجوم است

درو تابندہ انوارِ الٰہ است　　کہ اندر وے مقتبس خورشید و ماہ است

طریقِ احمدی از وے منوّر　　مشامِ طالبان از وے معطّر

لباسِ رہنمائی در برِ اُو　　رجوعِ پارسائی بر درِ اُو

نمی گویم کہ مدحِ اُو نمودم　　ز مدحش اعتبارِ خود فزودم

امامے کو بود معصوم از عیب　　کتابٌ مستطابٌ فیہِ لا ریب

حقایق از مضامینش شگفتہ　　رموزش از مخالفِ او نہفتہ

ز سیفش دینِ احمد راست نُصرت　　ورا اِنّا فتحنا ہست مدحت

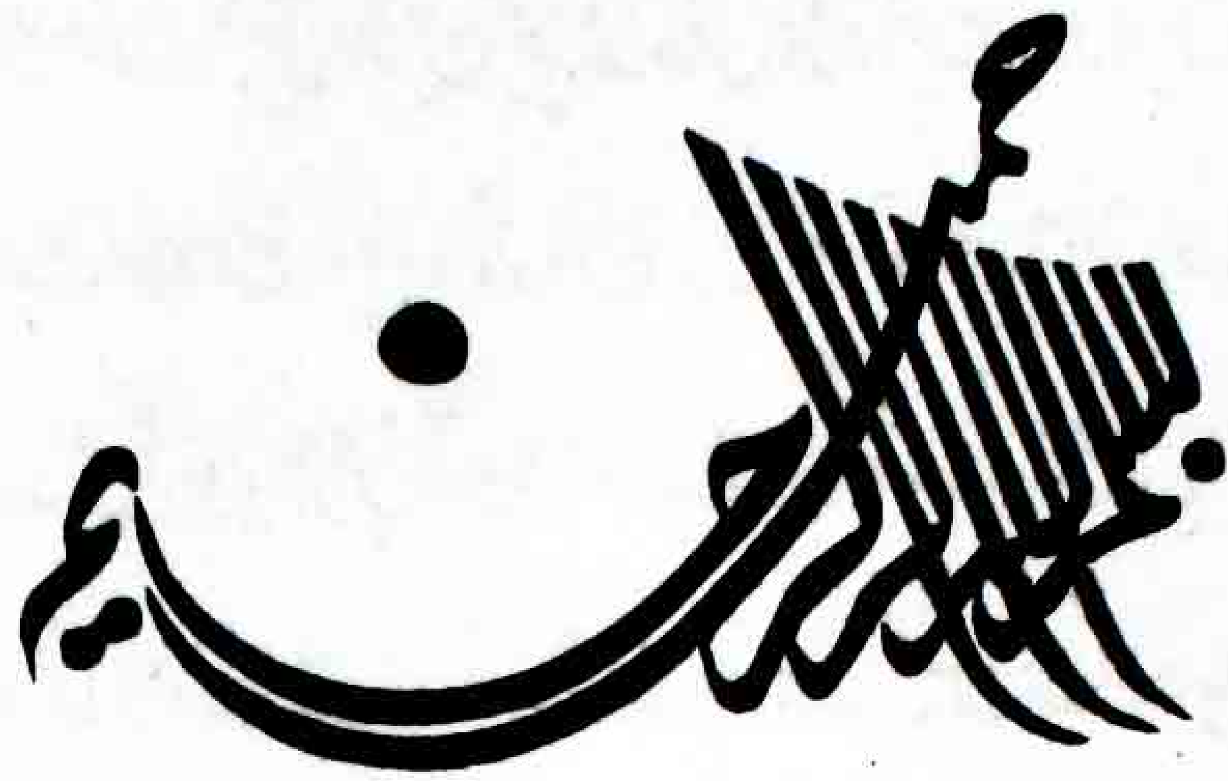
حقایق اندرو گردیدہ مستور　　برنگِ اسمِ اعظم ہست مستور

بود تا گرم بازارِ ہدایت　　بدوران تا رسد فیضِ عنایت

الٰہی باد ہادی طالبان را

حیاتِ تازہ مر روح و رواں را

السیاسةِ وینبوعِ کلماتِ مفتی العالَم



مکتوب اول

مکتوب اول۔ در دید قصورِ اعمال و حصولِ بهره از نسبتِ متابعت و یافتن اتحادِ جسدی به آن وماوراے خود را تعینِ حبی معلوم نمودن و در میان آوردن اسرارِ لازم الاستتار و یافتن فیوض و برکات از آن مرتبۂ مقدسه بے حیلولت و مبشر شدن به ارتفاعِ واسطه و برخے از احوالِ یارانِ خویش به پیرِ بزرگوارِ خود نوشته‌اند ۔

عریضداشت کمترینِ درویشان محمد سیف الدین به عرضِ احوالِ پراگنده جرأت نموده گستاخی می نماید و به امیدِ عفو از حدِ خود تجاوز کرده دم از نفسی می کند۔ قبله گاہا چندانکه خواست و می خواهد که از دائرۂ مباحات قدم بیرون نه نهد صورت پذیر نمی شود آن قدر ارتکابِ مشتبه و مکروه و محرم نقدِ وقت است که چه بیان نماید عمل به عزیمت خود در حقِ او عنقاے مغرب است و از ایشان اَولیٰ . و احوط بغایت بعید افتاده. اما لله سبحانه الحمد که باوجود این همه خرابی و تباه کاری در محبتِ شاکنانِ آن درگاه قدم راسخ دارد و در اعتقادِ فدویت به آن عتبۂ علیه ممتاز است. متاعے ازین بهتر در بساطِ خود نه دارد و نظر به همین اندوخته بعضے سوانحِ سابقه و لاحقه معروض می دارد ؎

تو مرا دل ده و دلیری بین روبهی خویش خوان و شیری بین

حضرت سلامت پیش ازین بچند سال از غایت ذره پروری به الحاقِ حقیقت الحقایق و به حصولِ بهره از نسبت ملاحت این دور از کار را مستعد ساخته بودند و این ضعیف نیز آنچه ازین دولتِ عظمیٰ درک می کرد به عرضِ آن مصدرع می گذشت۔ بعض احیان آن قدر این نسبت علیه زیر بار می کرد که اتحاد جسدی معامله کون بر روز متخیل می گردید و تخیلے در بدنِ خود احساس می نمود و الحال نیز در کارِ اسرارِ آن حقیقت عجوبه منش غواصی می نماید و چندانکه دور دور می رود گویا هیچ نه رفته است۔ به انواعِ مختلفه ظهور می فرماید و هر بار فنا و بقا جدید متوهم می شود

نه جنبش غایتے دارد نه سعدی را سخن پایان   بمیرد تشنه مستسقی و دریا همچنان باقی

لهوا د مسکن خود را تعینِ حبّی معلوم می کند و خود در احاطِ این تعین که فوقِ او تعینے نیست می یابد و عجائب و غرائب چیزها از راه همین تعین در خود می فهمد و مثلِ ابرِ نیسان انوار و برکات می ریزند و اسرارِ لازم الاستتار بلدے در میان می آرند۔ در بعضے اوقات چنان متخیل گشته است که مرد ارید و زیور ها را بر وے نثار می کنند۔ و آن قدر مشغوف این نسبت است که نسبتهاے دیگر گویا مستور شده اند و ایضاً این درویش را آن عالی حضرت بارها به ارتفاع واسطه و اخذِ فیوض و برکات از مرتبهٔ مقدسه بے حیلولت بشر ساخته اند و جه علامت کمالِ اتحاد با حقیقت او صلی الله علیه وسلم همین رفع واسطه است۔ و این قسمِ اتحاد نصیبهٔ اقل قلیل است. چنانچه از مکتوبات قدسی آیات ظاهر می گردد۔ اما بهره از اصالت در حقِ این قسم شخصے لازم است یا نیست امیدوار است که بجواب سرافراز گردد و قبلهٔ عارفان سلامت صلاح آثار فتیح ظهور الله که از ارباب کشف و شهود است از ابتداے شغل تا این زمان عجائب و غرائب چیزها نقل می کند از عروج افلاک سبعه و ظهورِ انوارِ عرش و صحبتِ خیر البشر علیه و علیٰ آله من الصلوٰةِ افضلها و من التسلیماتِ اکملها بارها ظاهر می ساخت و الحال عروجِ عناصرِ اربعه را

درک می کند۔ و صوفی عبدالغفور که حقِ خدمت بجا می آرد محبتے خاص دارد که از راهِ آن در اکثر مقامات امید دار ہست که معیت داشته باشد آثارِ وجودِ موہوب در وے متوہم می گردد و صلاح آثار حافظ موسیٰ یکے از یارانِ فقیر ہست و به شرفِ صحبت آن حضرت مشرف گشته در غلباتِ وحدت وجود بود۔ چنانچه می گفت که ہر ذره از ذراتِ وجودِ من ندای اَنَا الحق می زند۔ فقیر خواست که او را ازین حال برآرد و لمحه در خلوت باوے سکوت نمود بعد از برخاستن ظاہر ساخت که تمام ورقِ من گردانیدند لِلّٰہِ سبحانه الحمد که از ان عقیق مخلصی یافته به شاه راه افتاد۔ و از یارانِ جدید حاجی عبدالرؤف امام جامع مسجد فتحپوری بیش از دیگران ترقیاتِ عالی نموده از لحوقِ صفات به اصل بے تکلف می گوید و خود را و تمام عالم را گم ساخته به شهود خاص متذ ہست و معنیِ بقا نیز درک می کند.

چون بادشاه و اہلِ عسکر درین شهر نشسته‌اند بعضے گوشه نشینان و طالب علمان شکسته دلان که به مراحل از اہلِ عسکر بہتر اند اخلاص بہم رسانیده اند خصوص حافظ عبدالجلیل لنگ که یکے از شیوخِ این حدود ہست و جماعة از اغنیا باوے سر نیاز دارند و لطفت خان وغیره سر ارادت خواست و نیازمندی تمام دارند و به فقیر عجب حسنِ ظن پیدا کرده چند بار صحبت سکونت داشته از راهِ دُور به اخلاص و طلب تمام می آید. و چندے دیگر نو شغل اند که ہر کدام بهاد کارِ دبر اثبات سر گرم اند۔ و فضائل مآب محمد فاضل پسر میر محمد عارف منگل کوٹی به اخلاص محبت تام به فقیر ہمراه می کند امید دار ہست که لبشرفِ صحبت نیز مشرف گردد۔ بے ادبی از حد گذشت امید دارِ عفو ہست. حضرت سلامت چون ایام رخصت محمد صادق افغان نزدیک رسیده امید وار ہست که توجهاتِ عالیه سیراب گردد و لعنایات و لبشاراتِ مخصوص سر بلند شود۔ و در باب صوفی پائیده و صوفی سعدالله و ملا درسی که در محبتِ حضرت فدا ہست و ملا عبدالخالق

وحاجی محمد شریف التماس توجهات خاص دارد. حضرت سلامت وقت رخصت ملا محمد سالم خلعتے متبرک مثل یاران دیگر عنایت فرمایند و به بشارات عالیه مبشر سازند که در محبت حضرت فانی است. حامل عریضه نور محمد متوطن سرهند است امیدوار مهربانی است. والسلام

مکتوب دوم. در ظاهر شدن اشفاق از مزارات متبرکه و ظهور نمودن امام ربانی و حضرت میان جیو کلان و در اکثر منزل عنایات فرمودن و ظاهر شدن حضرت خواجه نیرنگ به کمال رفعت و مائل یافتن نسبت خود را به نزول و معلوم نمودن راه وصول خود را در نهایت علو و تزئین مخصوص بودن این مسلک به مراد آن. و شمه از احوال سلطان وقت نیز به سر بزرگوار خود نوشته اند.

عرضداشت بنده مهجور محمد سیف الدین به خادمان عتبه علیه عاکفان سده سنیه می رسانند که در اثنای راه به مزارات متبرکه رسیده شد و آثار اشفاق و مهربانیها از عزیزان در حق خود مشاهده نمود. و خصوص در موضعے که عارف ربانی حضرت میان جیو کلان وصال نموده اند آن حضرت به شان رفیع ظهور فرموده در اکثر منزل عنایات داشتند و هر چند باین شهر معظم نزدیک می شد خلعتهاے فاخره در بر خود می یافت. روز عرس به زیارت حضرت خواجه نیرنگ خواجه باقی بالله استسعاد یافت. بجاه و جلال عظیم مانند بادشاهان ظهور نمودند. و به نورانیت تمام طلوع فرمودند. و نسبت این فقیر به نزول مائل تر است و گاه گاه عروج هم واقع می شود. در هنگام عروج به طالبان نشستن خالی از صعوبت نیست. درین روزها عروج خاص واقع شد. در راه وصول خود را در نهایت علوشان و تزئین عالی دریافت و معلوم شد که این قسم مسلک مخصوص به مرادی است که به سیر مرادی راه رفته باشد و مریدان را زین جا قدمگاهے نیست. و حسن و نضارت آن را به کدام زبان بیان نماید. و امر دیگر که از جمله اسرار لازم الاستتار است در خود یافته تعلق به حضور دارد و یضیق الصدر و لا ینطلق اللسان

نقدِ وقت ہست للہ سبحانہ الحمد کہ بادشاہِ دین پناہ را در خدمتِ حضرت اخلاص بنوعِ دیگر ہست۔ از ذکرِ لطائف و ذکرِ سلطانی گذشتہ بہ ذکرِ نفی و اثبات معتقد ہست و ظاہر می سازد کہ بعضے اوقات خطرہ مطلقاً نمی آید و گاہے کہ می آید استقرار نمی گیرد۔ ازین راہ خیلے محفوظ ہست و می گوید کہ پیش ازین من از ہجومِ خواطر دل تنگ بودم۔ و شکرِ این نعمت بجا می آرد۔ و مزیتِ این طریقِ عالی را بر طرقِ دیگر می گوید و بہ رخصت کردنِ فقیر راضی نمی شود۔ بالجملہ امیدوارِ توجہِ غائبانہ حضرت ہست۔ امید کہ شفقت نمودہ نگاہے بجانبِ او نمایند و اگر امرے معلوم شود در عنایت نامۂ فقیر مندرج سازند۔ و تالاب کرکمت کہ در تھانیسر ہست مقرر نمودند کہ در آنجا سرائے عالی بنا نمایند۔ حسب السابق حسب الحکم بہ عبد العزیز در اخراجِ فاحشات و ارتفاعِ رسوم آنکا دیسی کفار رفتہ ہست ظاہر العمل در آمدہ باشد۔ در امورِ دینی آنچہ گفتہ می شود بے تکلف قبول می نماید۔ حضرت سلامت جماعہ کہ بہ فوزِ غلامی آن حضرت در آمدہ اند عرضِ اخلاص مصدع اند خصوص خان سعادت نشان سزاوار خان و محمد رضا دبیر او و سعادت آثار مرزا جمال اللہ پسرِ سعید خان و فضائل مآب شیخ مخدوم و صدیق بیگ و غیرہم کہ در حلقۂ غلامی استسعاد یافتہ اند و سیادت مآب میر کمال الدین حسین داماد میر ابراہیم مرحوم کہ الحال بہ دخولِ طریقۂ علیہ استسعاد یافتہ عرضِ اخلاص می رسانند و یارانِ اینجائی خواجہ محمد زاہد و میان رفیع الدین و اخوند ملا درسکی و صوفی سعد اللہ و محمد حسین و ملا قاسم و شیخ عمر عرب و حاجی احمد و خان بیگ و حافظ الہ یار و ملا عبد الغفور عرضِ اخلاص می نمایند و از اخلاص جان فشانیہا و مہربانیہا میر محمد ابراہیم بہ کدام زبان ظاہر سازد و در درآمدن قلعہ و در بازارہائے در حضور انبار۔ جنس خود در جلو می گردد۔ قبلہ گاہا دو زانہ بہ سبب ہجومِ یاران نوشتن میسر نیامد الحمد للہ بعد از نمازِ عشا تحریر نمود اگر خطائے رفتہ باشد معذور خواہند داشت

والسلام!

مکتوب سوئم۔ در شوق ملازمت حضرت ایشان و دریوزہ توجہ غائبانہ در حق خویش و در دید قصور اعمال و شمّہ از احوال بادشاہ دین پناہ نیز بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

مرا کشید وطنابم بہ گردن اندازید کشان کشان چو سگانم بہ پیش یار برید

عاصی مہجور محمد سیف الدین کہ از برکات حضور محروم ہست و درین دار التفرقہ بہ ابناء الدنیا محشور۔ التماس عنایت خاص در خود دریوزہ می نماید ع

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

اشتیاق قدمبوسی را چہ شرح دہد چندانکہ باین مرد مقدمات رخصت آوردہ شد رضامند نمی شود و جذب کشش حضرت درکار ست کہ ازین گرداب ضلالت برآرد ع

ترحم یا ولی اللہ ترحم

ہموارہ از مکر الٰہی جل شانہ، ہراسان ہست کہ مبادا خرابیِ این کس را درین اجتماع نہ خواستہ باشند۔ وای اگر دستگیری حضرت امداد نہ فرماید ؎

تو دستگیر شو ای خضر پے خجستہ کہ من پیادہ می روم و ہمرہان سوار انند

فضائل پناہ شیخ عبد الحمید بخدمت گرامی استسعاد خواہد یافت از حقایق اینجائی بہ تفصیل مشار الیہ اطلاع دارد۔ مجملاً آنکہ این مرد بزرگ خطرہ را از قلب مطلقاً منتفی می یابد و در دماغ معاوم می کند و بعد میت مشرف شدہ امید وار توجہ ہست۔ حضرت سلامت درین روزہا صحبتہای طولانی واقع نی شود و بعضی مکاتیب غامضہ مذکور می گردد و بہ اخلاص تمام می شنود۔ امید ہست کہ از مخلصان خاص حضرت گردد۔ والسلام

مکتوب چہارم۔ در بیان آنکہ مقصود از آشنائی سلاطین رفع مظالم ہست و در سفارش بعض احبہ بہ پیر بزرگوار خود نوشتہ اند۔

حضرت سلامت در وقتِ رخصت بادشاهِ دین پناه گفته شد که مقصود و علتِ غائی از آشنائیِ شما ارتفاعِ مظالم است و الا فالعیاذ باللّٰه من ذالک چنانچه حاکمِ پرگنه وارد ک عبد الرسول ظالم را بعد از گفتگوے بسیار عزل کنانیده شد۔ و تفصیل بعضے مقدمات در کتابتِ مبرک قند نوشته از انجا واضح خواهد شد۔ حضرت سلامت ملا شاه حسین امیدوار عنایاتِ خاص است و کذالک حاجی عاشور بلخی و حاجی شریف بلخی السیر خود سگ گرگینِ آن آستانه است یقین که مورد اشفاق و مهربانیها خواهد شد۔ والسلام

مکتوبِ پنجم۔ به صوفی پائنده در بیانِ تعینات ثلٰثه و بیانِ آنکه وصولِ تنش با تعینِ حبی است و همین تعینِ تعینِ اول است و مرکزِ این تعین ناشی از مقامِ محبوبیت است و تفصیلِ آن ناشی از خد و ما یناسب ذالک۔

باسمه سبحانه۔ نحمده و نصلی۔ جنابِ ارشاد پناهی صوفی پائنده مجد معلوم نمایند که بشارتِ تعینِ حبی در حضورِ حضرتِ الیشان در حقِ شما منقح شده بود۔ الحال امید است که ترقیاتِ بے اندازه فوقِ آن تعین نموده باشند لیکن بدانند و آگاه باشند که حصولِ قدمی فوقِ این تعین ممکن نیست اگر هست وصولِ نظری است و بیانش آن است که فوقِ تعینِ علمی جملے نزد شیخ ابنِ عربی و ما بعانِ او سیر و سلوک اصلا نیست و حضرت مجدد الف ثانی فوقِ آن تعین چندین مراتبِ سلوک بیان فرموده اند تا آنکه تعینِ وجودی ظاهر شود و مرتبه که فوقِ آن مرتبه است لاتعین متحقق شد و تا چند گاه تعینِ اول همین وجودی قرار یافت چنانچه نزد شیخ ابنِ عربی تعینِ اول تعینِ علمی جملی است و مرتبه که فوقِ اوست آن را مرتبهٔ ذات می گویند۔ آخر الامر در آخرِ حیات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللّٰه تعالی عنه فوقِ تعینِ وجودی حبی منکشف شد و سیر و سلوک تا اینجا منتهی شد و فوقِ آن قدم و سیر و سلوک را گنجایش نماند۔ اما الحمد للّٰه سبحانه که نظر را از انجا منع نه فرموده اند

ع   بلا بودے اگر این ہم نہ بودے

این نوع معارف از حیطۂ عقل و بیان خارج است و خواص در رنگِ عوام در فہم آن عاجز و قاصر اند۔ و این تعین حبی را حقیقت الحقائق نیز می گویند و مرکزِ آن تعین اشرف اجزا است ناشی از مقام محبوبیت است۔ و حقیقتِ محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام ازینجا ظہور یافتہ و تفصیلِ آن تعین ناشی از مقام خلت و حقیقتِ ابراہیمی است علیٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام تا کدام صاحبِ دولت باشد کہ جامعِ مقاماتِ محبوبیت و خلت گردد و نعمت در حقِ او تمام شود زیادہ برین تا کجا اطناب نماید۔ امید است کہ درین سیر ما وراء النہر عالمے از وجودِ شریف منور گردد۔ والسلام۔

مکتوبِ ششم۔ بہ سلطانِ وقت در بیان آنکہ عمل بہ رخصت احیاناً عزیمت است و تجمل در لباس بہ نیتِ حسنہ محمود است و ترکِ آن بہ قصدِ شہرت مذموم۔ و بیان آن کہ قبولِ ہدیہ از سلاطین وغیرہم جائز است و ایراد آثار کثیرہ درین باب....

از نازکیہائے و احتیاطات امامِ ہمام چہ نوامودہ آید۔ ہرچند این معانی بیشتر ہم بہ مطالعہ درآمدہ اَمَّا هُوَ الْمِسْكُ مَا كَرَّرْتَهُ يَتَضَوَّعُ۔ لیکن بہ مقتضاے حدیث إِنَّ اللّٰهَ كَمَا يُحِبُّ أَنْ يُؤْتٰى بِالْعَزِيْمَةِ يُحِبُّ أَنْ يُؤْتٰى بِالرُّخْصَةِ عمل بہ رخصت ہم احیاناً عزیمت است كَمَا هُوَ مُخْتَارُهُمْ مِنَ الصَّحَابَةِ وَالْمَشَائِخِ وَالْعُلَمَاءِ وَهُمْ فِيْ غَايَةِ الْوَرَعِ و حسن ظن ہمہ واجب مع ذٰلک عمل آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام در قبول ہدایا از سلاطین وغیرہ معنی است کما فی الاحادیث بعض روایات وغیرہا کہ نوشتہ شدہ بہ مطالعۂ خاص در آید فی مطالب المؤمنین وَلِبَاسُ الشُّهْرَةِ فِي الرَّثَاثَةِ وَالتَّقَشُّفِ مَكْرُوْهٌ كَذَا فِيْ شِرْعَةِ الْإِسْلَامِ وَسُئِلَ الرَّبْعِيُّ عَنْ

الزينة والتجمل في الدنيا. قال خرج رسول الله صلى الله عليه ذات
يوم وعليه رداء قيمته الف درهم وربما قام الى الصلوة وعليه رداء
قيمته اربعة الاف درهم. ودخل عليه رجل من الصحابة يوما وعليه
رداء خز فقال عليه الصلوة والسلام اذا انعم الله على عبد احب ان يرى
اثار نعمته عليه. وابو حنيفة كان يرتدي برداء قيمته اربعمائة دينار
واباح الله تعالى الزينة في قوله تعالى قل من حرم زينة الله التي
اخرج لعباده والطيبات من الرزق. وكان ابو حنيفة رحمة الله يقول
لتلامذته اذا رجعتم الى اوطانكم فعليكم بالثياب النفيسة واياكم
والثياب الخسيسة فانه مع زهادته وورعه وكان يوصيهم بذلك
كذا في الذخيرة وكان ابو حنيفة رحمة الله يجود قلنسوته ولبد مائة ونفيه
ومحمد بن الحسن يلبس الثياب النفيسة في روضة الاحباب فروه
بن عمر خزاعی كه از قبل بادشاه روم بر دریاے عمان عامل بود از ارض بلقا شترے
سفید كه اورا فضه می گفتند واسپے ودراز گوشے وجامه چند نرم وقباے سندس وطلا
به آن حضرت علیه الصلوة والسلام برسم هدیه ارسال نمود وحضرت فرستاده اورا قبول
فرمود. در كتاب مطالب المومنین فتوی بر قبول كردن هدیه از سلاطین جائز داده است
ودلیل بر اثبات مدعاے خود آورده كه في قبول رسول الله صلى الله عليه وسلم
الهدية من بعض المشركين دليل على ما قلنا كذا في المحيط ومن رق ثوبه
رق دينه ودر ماده ستر عورت است كذا سمع من الثقات. وهر ذوق وتكلف حضور
در انجا در حق جماعة است كه بدوام حضور بے تكلف نه رسيده اند. واما المنتهي فمعاملته

وراء الوراء كما صرح به الإمام في موضع آخر وآنچه الملم در احتياط ششم فرموده كه از دل خود فتوى پرسد نه از مفتيان اگر مسئله اہل دل است صحيح است در ارتكاب رخص ولقد احتج من جوز أخذ مال السلاطين إذا كان فيها حلال وحرام لهما لم يتحقق أن عين المأخوذ حرام بما روى عن جماعة من الصحابة أنهم أدركوا أيام الأئمة الظلمة وأخذوا الأموال منهم أبو هريرة وأبو سعيد الخدري وزيد بن ثابت وأبو أيوب وجرير بن عبد الله وجابر وأنس رضي الله عنهم عن مروان ويزيد وعن عبد الملك وأخذ ابن عمر وابن عباس من الحجاج وأخذ كثير من التابعين عنهم كالشعبي وإبراهيم والحسن وابن أبي ليلى وأخذ الشافعي من هارون الرشيد ألف دينار في دفعة وأخذ مالك من الخلفاء أموالا جمة وقال أبو هريرة إذا أعطينا قبلنا وإذا منعنا لم نسأل وعن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة كان إذا أعطاه معاوية رضي الله عنه سكت وإن منعه وقع فيه وروى نافع عن ابن عمر أن المختار كان يبعث إليه المال فيقبله ثم يقول لا أسأل أحدا ولا أرد ما رزقني الله ناقة فقبلها وكان يقال لها ناقة المختار وعن نافع أنه بعث ابن معمر إلى ابن عمر ستين ألفا فقسمها على الناس ثم جاءه سائل فاستقرض من بعض من أعطاه وأعطى السائل ولما قدم الحسن بن علي على معاوية رضي الله تعالى عنهم فقال لأجيزنك بجائزة لم أجز بها أحدا من العرب ولا أجيز أحدا بعدك من العرب فقال فأعطاه أربعمائة ألف فأخذها وعن حبيب بن ثابت لقد رأيت جائزة المختار لابن عمر وابن عباس فيقبلانها فقيل ما هي فقال مال وكسوة وعن الزبير

ابن عدی انہ قال قال سلمان اذا کان لک صدیق عامل او تاجر یقارفہ الربو ای یباشرہ فدعاک الی طعام او نحوہ او اعطاک شیئاً فاقبل فان المھنألک وعلیہ الوزر فان ثبت ھذا من السلمان فالظالم فی معناہ و عن جعفر و عن ابیہ ان الحسن والحسین کانا یقبلان جوائز معاویۃ وقال حکیم ابن جبیر وقد جعل عاقبوا من اسفل الفرات فارسل الی المعتدی اطعمونا مما عندکم فارسلوا الطعام فاکل واکلنا معہ وقال العلاء ابن زبیر الازدی ان ابی ابراھیم اطعمونا مما عندکم الی وھو عامل علی حلوان فاجازہ فقبل وقال ابراھیم لاباس بجائزۃ العمال لان للعمال مؤنۃ ورزقا ویدخل بیت المال الخبیث والطیب فما اعطاک فھو من طیب مالہ فقد اخذ. ھؤلاء کلھم جوائز السلاطین الظلمۃ ھذا نصّ کلام الامام فی الاحیاء۔ بالجملہ اقوال مشائخ مختلف است وکلھم علی الھدی۔

مکتوب ہفتم بہ مغفورہ مرحومہ روشن رائے بیگم در تحریص بر محاسن ذکر و بیان آن کہ سرعت تاثیر مخصوص این طریقہ است و مشائخ وقت بعد از ریاضتہائے شاقہ بذکر قلبی می رسند۔ و بیان آنکہ طریق توجہ و جذبہ و تشیرع ذکر قلبی در ابتدا ہمہ از تصرفات حضرت ایشان ما ست و ترجیح این طریق۔ و بیان فنائے نفس و فنائے جذبہ بیان آنکہ زوال صفات بشری منوط با دل است ؎

آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ درو ... یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشینند

چندے از طالبان حق کہ دریک دگر فانی شدہ بنشینند مثمر برکات عظیمہ است۔ حضرت حق سبحانہ تعالیٰ بہ کمال عنایت خویش این دولت را نصیب گردانید و این ہم

عجب تر آنکہ این قدر صحبتِ شمارا اثر پیدا شدہ کہ دیگرے ہم منتفع تواند شد۔ چنانچہ از نوشتۂ دیروز بہ وضوح انجامید شکر آن رابجا آرید لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ مشائخ این وقت کہ خود را بہ شیخی کشیدہ اند سالہا جان می کنند و چلہا می نشینند و ذکر جہری می کنند کہ یک لحظہ ذکر قلبی دریابند میسّر نمی شود چہ جائے آنکہ دیگرے را از صحبتِ ایشان حاصل شود۔ مشائخ نقشبندیہ کہ این سلسلہ احمدیہ معصومیہ انتساب دارند ہمین حال دارند از سلاسل دیگر کہ قادریہ و چشتیہ باشد چہ گویداین ہمہ شیوع ذکر قلبی در ابتدا از تصرفات حضرتِ ایشان ماست در اولیائے سابق این نوع کمتر بود و درین آوان خود مطلق رفتہ است وغیر از اسم و رسم چیزے دیگر نماندہ۔ شیخ اوحدالدین کرمانی کہ از مشائخ کبار بود بعد از شصت سال او را دوام ذکر حاصل شدہ بود چنانچہ می فرماید ؎

اوحدی شصت سال سختی دید | تا شبے روے نیک بختی دید
سال و مہ چون ملک بسر گشتم | تا فلک وار دیدہ ور گشتم
بر سر پائے چلہ داشتہ ام | نہ کہ از بہر رمہ داشتہ ام
از برون در میان بازارم | وز درون خلوتست با یارم

بہ این بیتِ آخر اشارتے بہ ذکر دوام می نماید و مراتب دیگر کہ فنائے قلب و فنائے جذبہ و فنائے نفس باشد ازین دوام ذکر بمراتب بالاست چہ ذکر در رنگِ الف و با است کہ اطفال را تعلیم می نماید ع

قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا

نقشبندی کہ بطریقۂ بزرگان ارتباط ندارد و تلقین و شغل بہ مریدان کمتر می نمایند و اگر می فرمایند شروع از حبس دم و ذکر نفی و اثبات می کنند و از قوتِ حبس بعد از مدتہا

یکان یکان را حرکت قلب می شود وہمین قسم مشائخ قادریہ اول ذکر نفی و اثبات کردہ بعد از سالہا بہ ذکر قلب بر سند طریق توجہ و جذبہ و تصرف مخصوص بہ حضرات رضی اللہ تعالیٰ عنہم۔ لہٰذا بزرگان ما طالبے راکہ در طریقہ قادریہ مرید می شود اسم ذات تلقین می فرمایند چہ در اول آخر ہمہ را بازگشت بدین اسم مبارک ہست۔ اما بعد از ریاضت شاقہ کسے راکہ حق سبحانہٗ و تعالیٰ بکمال تصرف عنایت فرمودہ ہست می تواند کہ طرفۃ العین القاء ذکر و حضور بہ طالب صادق نماید۔ خوش گفت ؎

یک لحظہ عنایت تو اے بندہ نواز
بہتر ز ہزار سال تسبیح و نماز

این طریقہ علیہ مشتمل بہ طریق احمدی ہست کہ جامع جمیع سلاسل ہست و خلاصہ جمیع طریقہا فی الحقیقت نسبت این طریق عالی ہیچ طریقہ مناسبت ندارد و از ہمہ بلند ہست۔ کمال عنایت خداوندی عز شانہٗ کہ درین طریق داخل ساخت و شوق سلوک این راہ عنایت فرمود فطوبیٰ لکم و لبشریٰ۔ استفسارے از فنائے نفس نمودہ بودند۔ بدانند کہ ذات ممکن عدم ہست۔ و آنچہ از صفات کمال از وجود و سائر صفات از سمع و بصر و قدرت و حیوٰۃ و کلام و ارادت وغیر آن مستعار و مستفاد از مرتبہ وجوب ہست و پرتوے ہست از ان مرتبہ مقدسہ مثلاً علم ممکن پرتوے ہست از علم الٰہی و ظلے ہست از ظلال آن علم۔ و علیٰ ہٰذا القیاس صفات دیگر ممکن بہ این قیاس عاریتے و باین نمود بے بود خود را صاحب صفات بالاستقلال می داند و شرکت در صفات خاصہ واجب الوجود می نماید و در امانت خیانت می کند ؎

وصافی خود بزعم حاسد تاکے
ترویج چنین متاع کاسد تاکے

تو معدومی خیال از ہستی تو
باشد فاسد خیال فاسد تاکے

وچون بکمالِ فضل می خواهند که بنده را به قربِ خویش بنوازند این معرفت او را عطانی فرماید تا اعراض از خود و اقبال به اصل می نماید ذاتِ خود را عدم صرف جماد بے حس و حرکت می بیند و آنچه در دے تعبیه کرده اند بذوق می یابد که عاریت و امانت بیش نیست۔ مولوی رومی می فرمایند ؎

چون بدانستی تو خود را از نخست — سوئے آنحضرت بنسب کردی درست
وانکه دانستی که ظلِ کیستی — فارغی گر مُردی و گر زیستی

باید که این مراقبه را نیک فهمیده ملاحظه نمایند و صفات را از خود منتفی نموده حواله به اصل کنند در فنائے جذبه هرچند سالک خود را گم می یابد امّا صفاتِ بشری او هنوز بر حالت به سبب غلبهٔ جذب از نظر مستور می شوند بخلاف فنائے حقیقی که بالا ذکر یافت۔ صفات از بیخ دین کنده می شوند و اثرے از وجودِ بشری نمی ماند لِلّٰهِ سُبْحَانَهُ الْحَمْدُ که فنائے قلب و فنائے جذبه را خوب درک نموده نوشته اند۔ امید که این مراقبه هم بوجهِ احسن در ذهن قرار گیرد۔ فقیر در نوشتن تقصیر نه کرده نهایتِ کرمِ اوست تعالےٰ که غائبانه کسبِ این کمالات نموده اند و معامله بجائے رسیده است که دیگران را از صحبتِ شما بهره برسد۔ در حقِ سلاطین این قسم امور حکم عنقائے مغرب دارد و معلوم نیست که تا حال در نسلِ بادشاهان خصوص در طائفهٔ نساء با این عنایات سرفراز شده باشد۔ هرگاه در فقرا این قسم امور نادر باشند از سلاطین چه گفته آید۔ این همه از کشش جذبِ محبت است که نصیبِ وقتِ شما است۔ والسلام۔

مکتوب هشتم۔ نیز به بیگم مذکوره در بیان فنائے نفس به طریقِ اجمال۔

هر کسے کو دور ماند از اصلِ خویش — باز جوید روزگارِ وصلِ خویش
هر ظل را به اصلِ خود شاه راهے است و هیچ خارے و خسکے در میان شان حائل نیست

اگر خار و خسک است از عین او از اصل و اقبالِ او بجود ست. اَنْتَ الْغَمَامَةُ عَلَی الْمِسْكِ۔ ع

با مار سیه نشین و با خود منشین

مراد از ظلّ ممکن است و مراد از اصل اسم الٰہی است جل شانہٗ کہ مربی سالک است چہ مقرر این طائفہ علیہ است کہ فردے را از افراد عالم اسمے است از اسماے الٰہی جل شانہٗ کہ تربیت ظاہر و باطن او از ان اسم است و ہر چہ در آدمی نمودار است از وجود و صفات ہمہ مستفاد از ان اسم است و فناے نفس عبارت از لحوقِ صفاتِ ممکن است بہ اصلِ او کہ آن اسم باشد۔ و چون این دید عاسیتے غالب می آید سالک وجود و صفاتِ خود را پرتوِ آن اسم می یابد و چون بکمال می رسد جمیع صفاتِ خود را بہ اصلش می نماید و خود را بعدمِ صرف متحقق می شمرد۔ این زمان نہ از عارف نامے می ماند و نہ نشانے چہ ذاتِ او عدم بود و آنچہ او را دادہ بودند بطریقِ امانت بودہ چون امانت بہ اہل آن رجوع کرد آنچہ ذاتی او بود بحال ماند این است بیان طریق فناے نفس بہ طریقِ اجمال ہر چند دیروز ہمین قسم معارف نوشتہ شدہ لیکن براے وضوح باز نوشتہ آمد نیک ملاحظہ نمایند۔ و اگر در جاے شبہہ ماند باز استفسار نمایند۔ چہ توان کرد عمدہ این کار دیار صحبت است غائبانہ فہمیدن این قسم امور بغایت مشکل است اما لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ الْحَمْدُ کہ غیبتِ شما زیادہ از صحبتہاے دیگران است۔ آنچہ بشما درین مدتِ قلیلہ غائبانہ دادہ اند بہ طالبانِ حضور بعد از مدتہاے شود۔ این ہمہ ثمرۂ خدمت گاری و خاکساری است کہ بہ فقراے باب اللہ از شما بہ وقوع می آید۔ امیدوار باشند۔ والسلام :

مکتوب نہم۔ نیز بہ بیگم مرحومہ در جواب مکتوبے کہ اتحاد صفاتِ خود با صفاتِ حق نوشتہ بود و بیان فرق در میان یافتن حسناتِ خود را عین صفاتِ حق و یافتن آنہا پرتوِ صفاتِ او سبحانہٗ۔

نوشتہ بودند کہ صفاتِ خود را صفاتِ حق می یابم این مقام معتبر ہست بوحدت وجود۔ ولس مقام عالی است۔ لیکن درینجا دو دقیقہ الیست یکے آنکہ سالک وجود و صفاتِ خود را عین وجود حق سبحانہٗ می یابد و دیگر آن کہ وجود و صفاتِ خود را پرتوِ وجود و صفاتِ حق می یابد نہ عین آن و تفرقہ درین دو دارد دقیق ہست نیک ملاحظہ نمودہ بنولسیند و آنچہ از احوال چندے کہ داخل طریق شدہ اند نوشتہ بودند کہ ذکر دل آنہا جاری ہست باید کہ الحال لطیفہ روح را نشان دہند و چون این لطیفہ را خوب بفہمند مقام لطیفہ اخفی را تعین نمایند و یکے از انہا چند مواقع روشن کہ دیدہ بود بغایت عالی ہست احوال شما ہست کہ در آنہا منعکس گشتہ ہست نیک بحال آنہا مقید باشند۔ والسلام۔

مکتوب دہم۔ نیز بہ بیگم مغفورہ در بیان آنکہ اہل اللہ بعد از فنا و بقا ہر چہ می بینند در خود می بینند و بیان آنکہ بہ تکرار کلمہ طیبہ نفی جمیع مقاصد باید نمود و ذکر خالص و کمالاتِ این طریقہ علیہ بہ طریق اجمال۔

لَہُ الْحَمْدُ۔ اہل اللہ بعد از فنا و بقا ہر چہ می بینند در خود می بینند و ہر چہ می شناسند در خود می شناسند و حیرت الیشان در وجود خود ہست وَفِیْۤ اَنْفُسِکُمْ اَفَلَا تُبْصِرُوْنَ باید کہ نیک بحالِ خود تفکر نمایند و بہ تکرار کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جمیع مقاصد و مرادات نفی نمودہ اثبات معبود بحق نمایند و صفات و افعالِ خود را بہ اصل آن حوالہ کردہ متخلق بہ اخلاقِ الٰہی عز شانہٗ گردند و چون این ہر دو کمال کہ مشائخ دیگر کمال گفتہ بہ انجام برسد شروع سیر ولایتِ کبریٰ کہ ولایتِ انبیا ہست علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات می شود۔ و این ولایتِ کبریٰ در اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شائع بود

بعد از زمانِ اصحاب رُو به استتار آورده و درین ہزار سال بر اولیاے امت محقق ماندہ تا آنکہ نوبت بہ حضرتِ ایشان مارسید حضرت حق سبحانہٗ در این معمارا بر آن حضرت کشود۔ و چون این ولایت بہ انجام می رسد ولایتِ دیگر کہ آن را ولایتِ علیا خوانند ظاہر می شود و این ولایت تعلق بملائکہ کرام علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات دارد۔ و از گذشتِ این ولایت کمالاتِ نبوت و رسالت جلوہ گری شوند و از گذشتِ آن معاملہ دیگر بسیار است۔ آرزوے فقیر آن است کہ حق سبحانہٗ از جمیع این کمالاتِ شمارا بہرہ ور گرداند۔ ؎

بس کنم خود زیرکان را این بس است　　بانگ دو کردم اگر در دہ کس است

و جماعۃ را کہ داخلِ طریق ساختہ اند بحالِ شان متقید باشند و ذکرِ لطائف ثلثہ و ذکر نفی اثبات تعلیم شان کنند و درین باب تکاسل نہ ورزند ؎

این دم کہ ترا است بادہ در جوش　　از خشک لبان مکن فراموش

و کسانِ دیگر ہم کہ شوق طریق داشتہ باشند ذکر را تلقین نمایند و حلقہ ذکر و مشغولی را سرگرم دارند۔ و السلام

مکتوب یازدہم ۔ نیز بہ بیگم مذکورہ در تعبیر واقعہ عالی کہ نوشتہ بود و ذکر برکاتِ اعتکاف و رسیدن خطے از ان بہ وے۔

لہُ الحمد۔ نوشتہ بودند کہ در عین مراقبہ روشنائی سہ مرتبہ از جانبِ دست راست در نظر آمد کہ گویا شمع روشن شدہ و ہمان وقت بخاطر قرار شد کہ این نور پرتوے از صفاتِ الٰہی است عز شانہٗ، دگرم شد چنانچہ در حمام کسی گرم شود شکرِ قادرِ بے ہمتا بجا آوردم۔ مطالعہ این احوال خیلے خوش وقت ساخت نمی تواند

کہ این نور عبارت از ظہور اسم الٰہی باشد کہ مربی سالک است و فنا و بقا عبارت از لحوق بہ آن اسم است الله سبحانہ الحمد کہ موافق یافت این فقیر بشما نیز معلوم ساختند شب اول اعتکاف کہ بحیہ ہمراہ نشستہ انوار و برکات بسیار ظاہر شدہ بود۔ و خاطر این فقیر بجانب شما توجہ تماس داشتہ و معلوم می شد کہ حظ وافر ازین برکات نصیب شما ہم شدہ چنانچہ فقیر نوشتہ بود کہ در عنایات این اعتکاف بشما شریک آید و تا حال ہم ہرگاہ وارد سے رو سے می دہد شما بخاطر می خلید و آرزو می شود کہ بشما ہم بہرہ برسد خصوص امشب آن قدر دعا و توجہ در حق شما نمودہ شدہ است کہ چہ نویسد۔ امید است کہ بمرور ایام آثار آن ظہور نمایند۔ والسلام۔

مکتوب دوازدہم ۔ نیز بہ بیگم مذکورہ در بیان آنکہ حظ وافر از ولایت علیا منوط بہ کمال استقامت است و ہمیں استقامت علامت صحت احوال است و فقدان آن نشانئے استدراج و بیان آنکہ مشاہدۂ احوال مریدان باید کہ عجب نہ اندازد بلکہ موجب انفعال و خجالت باشد۔

آنچہ از تصفیہ عناصر اربعہ نوشتہ بودند بہ وضوح انجامید و سبب مسرت گردید۔ بدانند کہ این مقام مخصوص بملائکۂ عظام است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات و مسمیٰ است بہ ولایت علیا۔ و درین مقام ذات عز شانہٗ در پردہ صفات متجلی می گردد و چون ملائکہ عظام بہ کمال عصمت موصوف اند و از جمیع گناہان محفوظ سالک را باید کہ بہ کمال استقامت متصف شود تا از برکات این ولایت حظ وافر حاصل نماید۔ علامت صحت احوال ہمیں استقامت بر سر شریعت است ہر کہ در استقامت بیش در معرفت بیش۔ این سر رشتہ را نیک نگاہ داشتہ زندگانی نمایند۔ اگر از احوال و مقامات

عالم عالم بدہند و در استقامت قدم راسخ عطا نہ فرمایند خرابی خود را دران باید دانست واستدراج باید انگاشت واگر استقامتِ تام برادہ صناع شریعت عنایت فرمایند واز احوال ومواجید ہیچ ظاہر نہ شود غم نہ باید خورد۔ آرے احوال ومواجید چون بہ استقامت جمع شود نورٌ علیٰ نور ہست وآنچہ از احوالِ جماعۃ کہ داخلِ طریق شدہ اند ازدرک نمودن بعضے فنائے نفس را وبعضے دیگر فنائے قلب را وبرخے سلطانِ ذکر را وطائفہ ذکر نفی واثبات وذکر لطائف ہمہ معلوم گردید وموجب ازدیادِ شکر گردید لیکن باید کہ منظورِ نظر احوالِ خود باشد وحرکات وسکناتِ خود منظور بود۔ مبادا مشاہدۂ احوال مریدان درعجب اندازد کہ سم قاتل ہست وترقیاتِ مریدان باید کہ سبب انفعال وخجلت باشد وخود را لائق این معنی ندانند ہمیشہ خود را در زمرہ مبتدیان دانستہ طلب زیادتی باید

ہنوز ایوانِ استغنا بلند ہست　　　مرا فکر رسیدن ناپسند ہست

والسلام اولاً وآخراً۔

مکتوب سیزدہم۔ بہ شیخ عطاء اللہ سورتی دربیانِ طریق برسبیلِ اجمال۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم۔ برادرِ گرامی حقایق آگاہ شیخ عطاء اللہ معلوم نمایند کہ ابتدائے معاملہ این بزرگواران از قلب ہست واز گذشتِ آن بروح بعد ازان بہ لطیفۂ سر بعد ازان بہ لطیفۂ خفی وپس ازان کار وبار بہ لطیفۂ اخفیٰ ہست وہر یک ازین لطائف زیرِ قدم نبی ہست از انبیاء اولوالعزم علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات قلب زیرِ قدمِ حضرت آدم ہست علیہ السلام وروح زیرِ قدم حضرت ابراہیم وحضرت نوح علیہما السلام ولطیفہ سر زیرِ قدم حضرت موسیٰ ہست علیہ السلام۔

ولطیفۂ خفی زیرِ قدمِ حضرتِ عیسیٰ ہست علیہ السلام ولطیفۂ اخفیٰ زیرِ قدمِ حضرت خاتم الانبیاء ہست علیہ وعلیٰ آلہٖ افضل الصلوٰۃ در ہر یکے ازین لطائف فنائے وبقائے ہست فنائے قلب بحصول تجلی افعال ہست وبقائے او بہ آں ومعنی لطیفۂ روح تجلیاتِ صفات ہست ومعنی لطیفۂ سر شیون واعتبارات ومعنی لطیفۂ خفی صفاتِ سلبیہ تنزیہیہ وفنائے لطیفۂ اخفیٰ تجلی ذات عز شانہٗ بہ حصول انجامد۔ این ہست منتہائے عروج لطائف خمسہ عالمِ امر بعد ازان معاملہ بہ عالمِ خلق ہست کہ نفس ناطقہ وعناصرِ اربعہ باشد وسیر این لطائفِ خمسہ عالمِ خلق بہ ولایتِ علیا وکمالاتِ نبوت مطابق ہست واز گذشتِ آن حقیقتِ کعبہ ربانی جلوہ می فرماید وبعد ازان سالک بہ حقیقتِ قرآن مجید واصل می شود۔ پس ازان قرب حقیقتِ صلوٰۃ ہست وکمالاتے کہ فوق حقیقتِ صلوٰۃ ہست علیحدہ ہست ومعاملہ کہ بہ حقیقت الحقایق واسرار محبوبیت متعلق ہست خود از بیان خارج ہست ودرین مقام بہ بعضے احادیث شریفہ از متشابہات ومقطعات قرآنی اندازانی می فرمایند۔ اسرار ودقائق این مقام بہ استتار وبیخفر الیق ہست۔ع قلم اینجا رسید وسر بہ شکست۔

بیانِ طریق علی سبیل الایجاز این ہست کہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہ آن مخصوص اند۔ وتسلیکِ طلاب بہ آن راہ نمودہ اند۔ والسلام۔

مکتوب چہاردہم ۔ بہ سیادت ونقابت پناہ میر محمد ابراہیم در جواب مکتوبِ او کہ از ملاحت ونزول بے کیف وعنایت جناب سرورِ کائنات علیہ افضل الصلوٰتِ واکمل التحیات وشوقِ زیارت بیت اللہ نوشتہ بود۔

اِنِّیْ اُلْقِیَ اِلَیَّ کِتٰبٌ کَرِیْمٌ۔ صحیفۂ شریفہ کہ مشتمل بر احوالات بلند و

مقاماتِ ارجمند بوده رسیده خوش وقت ساخت ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

آنچہ از یافتنِ زیور و مروارید در برِ خود و معلوم نمودن طاقتے زرلبفت کہ گرداگرد مروارید باشند بر سرِ خود و احساس کردن حنا در دست و پاسے و غیر آن مندرج ساختہ بودند ہمہ بہ وضوح انجامید و سبب لذاتِ معنویہ گردید۔ امید ست کہ این ہمہ عنایات ناشی از مقامات ملاحت گشتہ باشند وَمَا ذٰلِکَ عَلَی اللّٰہِ بِعَزِیْزٍ تشخیص این قسم امور کما حقہٗ تعلق بہ حضور دارد لہٰذا این احقر را آرزوے تمام است کہ یک چندگاہ صحبتِ طولانی بہ شما واقع شود و افادہ و استفادہ خاطرخواہ بہ وقوع آید و امرِ شما تمام ادا یابد تا کہ این مرام بہ حصول پیوند د خوش گفت ؎

آسودہ شبِ باید و خوش مہتابی   تا با تو حکایت کنم از ہر بابی

ونیز نوشتہ بودند کہ بعضے اوقات مفہوم می شود کہ بادشاہ در خانۂ ارذل الناس درآید و از شوکت و حشمت بادشاہ چہ قسم احوال رو دہد ہمیں حالت بعینہٖ معلوم می کند احتمال دارد کہ این معاملہ کنایت از نزول بارگاہِ عظمت و جلال باشد کہ بلاکیف ست تفصیل این معاملہ نیز بمشافہہ تعلق دارد و معاملہ بس نازک و میدانِ عبارت تنگ وَیَضِیْقُ صَدْرِیْ وَلَا یَنْطَلِقُ لِسَانِیْ۔ نقدِ وقت۔ لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِکَ اَمْرًا۔ این قسم نزول بلاکیف از جملہ حقایق حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ تا کرا این دولت بنوازند۔ ع با کریمان کارہا دشوار نیست۔

و معاملہ فوقِ تعینِ حبی اگر خوب منقح شدہ باشد اعلام نمایند و درین باب فقیر بخصوصیت غائبانہ متوجہ ست و الصاق و اتصال خاص سابق نبودہ درین روزہا باطن خود را

بباطنِ شما می یابد و ہمیں سبب توجہاتِ غائبانہ بے خواست درحقِ شما نمودہ می آید

ایضاً اندراج نمودہ بودند کہ الطاف و عنایات جنابِ مبارک سرورِ عالم و عالمیان

علیہ من الصلوٰتِ افضلہا و من التسلیماتِ اکملہا خیلے درباب این عاصی مفہوم می شود

و بعضے اوقات اعضائے خود را اعضائے جنابِ مبارک علیہ السلام می یابند اوّل

دلیل ہست بر اتحاد بحقیقۃ الحقایق و ظاہر شدن عنایات و مہربانی حضرتِ ایشان

چہ عجب شما یکے از مقبولانِ خاص آن حضرت اید و آنچہ از اظہارِ شوقِ کعبۃ اللہ

ملہم شدن بآنکہ شد آید این راہ را آسان خواہیم نمود نوشتہ بودند مطالعہ آن ذوقین

ساخت امید ہست کہ این راہ جامعِ صورت و حقیقت ہر دو باشد چہ فی الحقیقت حقیقتِ

کعبۂ ربانی فوقِ تعین حبی تعلق دارد بلکہ مقاماتِ صفات و افعال نیز فوقِ این تعین ہست

تا آنکہ بہ حقیقتِ قرآن مجید وصولِ نظری بہم رسانیدہ نظارہ فوق الفوق نماید قدم را

اینجا گنجایش نیست وصولِ نظری او ست ع بس۔ بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔ والسلام

مکتوب پانزدہم۔ نیز بہ میر مذکور در جوابِ مکتوب او کہ از مقاماتِ عالی و

ظاہر شدن مشائخ عظام و مغلوب گشتن نسبت آنہا در جنب نسبتِ حضرات نوشتہ بود۔

آنچہ از مزج ملاحت با صباحت و معاملہ کن مکن (ع ہ) وغیر آن اندراج

نمودہ بودند مطالعہ آن سبب لذاتِ معنویہ گردید۔ معاملہ کن مکن خیلے عظیم الشان

است و نوافل و مباحاتِ دیگران درحق این قسم عارف داخلِ فرائض می گردد و معیتے

و محبتے کہ نصیب وقتِ شما ہست دقیقہ از دقائق فرو نہ گذاشتہ نطوبیٰ و لبشریٰ ع

الا اے طوطیِ گویائے اسرار   مبادا خالیت شکر ز منقار

نوشتہ بودند کہ حضرت خواجہ قطب الدین بہ منزلِ من آمدہ باعث شدند کہ بر سرِ مراد

ع ہ نہیں پڑھا جاسکا۔

به فاتحه خواندن بیا۔ من نظر به غیرت تو نموده اقدام نه نمودم تا آنکه آثار غیرت خواجه مذکور معلوم شد و در نظر آمد و خواستند که مرا التصرف بکنند و بار خود بر من انداخته و خیلے زور نمودن چندان که کردند من نرفتم و از همین جا فاتحه خواندم۔ مخدوما، چون ایشان پیر بجد بودند و خواطر ایشان عزیز بوده چه می شد اگر لمحهٔ رفته فاتحهٔ ایشان می خواندند۔ لیکن همتے و غیرتے که در نهاد شما کاین هست این قسم امور مستبعد نیست۔ حق پیر پرستی همین هست که از شما به ظهور آمده۔ و نیز نوشته بودند که چون به بلدهٔ تهانیسر رسیدم حضرت میرا جیو و سلطان العارفین شیخ بایزید لبسطامی ظاهر شدند حضرت میرا جیو سکوت و مراقبه داشتند و شیخ لبسطامی حرفهاے شکر آمیز می فرمودند من متوجه نسبت این عزیزان گشتم و حقیقت نسبتهاے ایشان را دریافتم کاش نسبتهاے این بزرگواران نسبت به حضرت ما حکم قطره داشتے نسبت به دریاے محیط۔ لله سُبحَانَهُ الحمد که به شمه از کمالات پیران خود آگاه شدید۔ والسلام۔

مکتوب شانزدهم۔ نیز بمیر مذکور در جواب مکتوب او که از ظاهر شدن اثر توجه غائبانه نوشته بود و بیان آنکه ظهور همچو اثر منوط بمعیت و خصوصیت است و ذکر ناحق شناسی بعضے یاران و اظهار تأسف بر فقدان طالب صادق درین زمان و مَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

نحمده و نصلی و نسلم از این مشتاق مهجور به آن یار وفادار سلام سلامت انجام برسد از اثر توجه غائبانه که منشاے آن بزعم این فقیر نسبت ملاحت بوده نگاشته بودند که بحدے غلبه کرده که در تمام حویلی انوار آن منتشر شده صریح دانست که درین وقت توجهے بحال من نموده باشند لله سُبحَانَهُ الحمد که غائبانه اثر این قسم عنایت خاص مدرک شده۔ این همه مترتب بر معیتے و خصوصیتے هست که نسبت شما کائن هست

این نوع معیت دقیقہ را از دقائق فرو نمی گذارد کہ نصیب محب صادق نہ گردد خصوص
محبتے و ندوستے کہ نصیب وقت شما ہست سبب غبطۂ خواص و عوام ہست والحق ہکذا
چہ این قسم لوازم صدقِ طلب کہ از شمایہ ظہور انجامیدہ اگر از دیگران عشر عشیر آن بہ
وقوع آید غنیمت باید دانست۔ ہرگاہ نظر بہ احوال و اطوار شما می افتد شکر نمودہ می آید
کہ درین وقت طالبِ صادق ہم بہم برسد کہ قدر این دولت را شناسد و الا اکثرے
باوجود آنکہ بہ کمالاتِ عالی رسیدہ اند اندک بے التفاتی ظاہری را کہ بہ اسباب
دنیوی تعلق دارد بہ آن کمالات و بشارات عدیل نمی دانند و این قسم حق عظیم بہ چیز
حقیر لایعنی برضایع می سازند خصوص از آن ہنگام کہ این عاصی را آشنائی بادشاہ
درمیان آمدہ و بہ این بلا مبتلا شدہ۔ طالبِ صادق کہ از حبِ جاہ و ریاست خود
خالی باشد کمتر بدست می افتد کو طالبے کہ دیوانہ وار از جمیع تعلقات وارستہ محض
للہ فی اللہ صحبت دارد و ہیچ اعتراضے را بہ سبب اغراضِ فاسدۂ خود در حرکات و
سکنات راہ نہ دہد و ننگ و ناموسِ خود را یکسو داشتہ خود را فرشِ راہ سازد۔ و
جمعے بہ تعظیم و توقیر و تقدیم و تاخیر مجالس قانع و خورسند اند و طائفہ را منتہاے مقاصد
معرفت سلطانِ وقت ہست والحال اِنَّ ھٰذِہِ الْمَعْرِفَۃَ لَیْسَ لَھَا عِنْدَ اللہِ سُبْحَانَہٗ
مِقْدَارُ مِثْلَ الْبَعُوْضَۃِ الغیاث الغیاث ازین حق ناشناسان ع

گر بگویم شرح این بے حد شود

اما حمد اللہ سبحانہٗ کہ باوجود آن بعضے طالبانِ صادق ہم رسیدہ اند و لَوْ عَلٰی اَقَلِّ
الْقُدْرَۃِ کہ محل موجب اطمینانِ خاطر می نماید۔ ع بلا بودے اگر این ہم نہ بودے۔
عمر بگذشت و حدیثِ درد ما آخر نہ شد   شب بہ آخر شد کنون کوتہ کنم افسانہ را۔ والسلام

مکتوب ہفدہم ۔ بہ خان سعادت نشان مکرم خان در جواب مکتوب او کہ محتوی بر بلند ہمتی واصولہ سوال چند بودہ ۔ و بیان آنکہ بے لشارۂ محبوبیت حصولِ ایمان بغیب دشوار ہست و بیان آنکہ قطع نمودن تمام دائرۂ نفی مخصوص بہ حضرت خلیل اللہ است چنانکہ مقامِ اثبات خاصہ حضرت حبیب اللہ ہست و بیان آنکہ حصولِ ایمان بغیب منوط بہ عدم ملاحظہ اسماء و صفات و شیون و اعتبارات ہست ۔ وما یناسب ذٰلک۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم ۔ صحیفہ شریفہ کہ مشتمل بودہ بر بلند ہمتی و عدم اکتفا بر آنچہ در شہود و مشاہدہ در آید سبب امید واریہائے کثیرہ گردید ۔ اِنَّ اللّٰہَ سُبْحَانَہٗ یُحِبُّ مَعَالِیَ الْھِمَمِ ۔ علو ہمت و سمو فطرتِ جبلی شما ہست و علو استعداد و بلند پرواز ذاتی واصلی ۔ شما نوشتہ بودند کہ گاہ گاہ بعضے حالاتِ اصل رومی دہند ۔ اگر در قید کتابت آرم کاغذہا سیاہ شوند اما مناسب حالِ خود ہمی دانم در تستر حلاوت دیگر ہست ہم چنین ہست ۔ لیکن اخفا و تستر از نامحرمان زیبا ہست بخیر خواہان حقیقی و دوستان صمیمی ظاہر ساختن مضائقہ نہ دارد ۔ بلکہ در طریقت لازم و ناگزیر ۔ وعادت مستمرۂ مشائخ کرام وراہ گفتگوے ہموارہ مفتوح می باشد و مذکور اسرار و معارف واسطہ می شود ۔ وانچہ نوشتہ بودند کہ کمالِ بشریت در مقام عبدیت ہست تا آنکہ تصفیہ عنصر خاک بر وجہ اتم نہ شود مشکل کہ ازین مقام بہرۂ کامل فرا گیرد اَلامر کذا خوش گفتہ ؎

خاک شو خاک تا بروید گل　　　کہ بجز خاک نیست مظہرِ گل

ونیز نوشتہ بودند کہ بہ یقین جازم معلوم شد کہ ایمان بہ غیب درین نشاء افضل از ایمان شہادت ہست ۔ چرا کہ ہر چہ مشہود می شود بے شائبۂ شبہ و مثال نخواہد بود الم مطالعۂ آن خیلے ذوقین ساخت چہ از ہزاران یکے را باین دولت مشرف

می سازند بلکہ تا انشاء محبوبیت نباشد ازین مقام دم نمی توان زد۔ جمیع مراتب نفی را درگذاشتن وتمام دائرہ نفی را قطع نمودن مخصوص بہ حضرت ابراہیم ست علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات۔ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ نص قاطع درباب آن حضرت صادر گشتہ وجمعے کہ در زیر قدم آن حضرت اند ولایت ابراہیمی دارند نیز بہ تبعیت و وراثت علی قدر الاستعداد بہرہ ازین مقام بدست می آرند۔ بالجملہ راس ورئیس این مقام حضرت خلیل الرحمٰن ست علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات ومقام اثبات خاصہ حضرت حبیب اللہ ست صلی اللہ علیہ وسلم وخالی خالے را ازین امت بہ طفیل او علیہ الصلوٰۃ والسلام می نوازند وَهُمُ الْأَقَلُّونَ وتا تمام نفی لیس نشیت نہ دہند حظ وافر از مقام اثبات حاصل نہ شود۔ ونیز باید دانست کہ ایمان غیب علی وجہ الاتم وقتے متحقق شود کہ ہیچ اسم وصفت ملحوظ نباشد واز جمیع اعتبارات وشیونات گذشتہ ایمان بہ غیب ہویت حاصل نماید۔ بسیار باشد کہ بعضے صفات وشیونات را از غایت لطافت از ذات عز شانہ جدا نیابد۔ وگرفتاری آن را عین گرفتاری ذات فہمد عزیزے کہ تا این زمان در بند ایمان شہود لیست خیلے حدت بصر باید کہ بہ امتیاز چونی با این فرق مہند گردد وَلَا يَنْبَغِي فِي بَصِيرَتِهِ صِفَةٌ وَلَا اِسْمٌ وَلَا رَسْمٌ وَلَا اِعْتِبَارٌ خوش گفتہ ع

فراق دوست اگر اندک ست اندک نیست   درون دیدہ اگر نیم موست بسیارست

استغفر اللہ مثل من دور از کارے را بہ امثال این نوع سخنان چہ کار آن قدر در لجۂ عصیان فرو رفتہ ست کہ چہ شرح دہد ارتکاب مشتبہات ومحرمات نقد وقت است وغرائم امور از دست رفتہ آرزو مند ست کہ قدم از دائرہ مباح ورخصت بیرون نہ افتد آن ہم میسر نہ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ۔ والسلام۔

مکتوب ہشتم۔ بہ مرزا محمد میرک در تعبیر واقعۂ عالی کہ نوشتہ بود۔

نحمدہٗ و نصلی و نسلم۔ اشفاق پناہی برادر گرامی معین الفقراء مرزا محمد میرک بہ اعلائے مراتب کمال و تکمیل برسند۔ صحیفۂ شریفہ رسیدہ خوش وقت ساخت باید کہ ہمین این احوال را نویسان باشند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست۔ نوشتہ بودند کہ در واقعہ می بینم کہ درختے ہست لبشان و خیلے سایہ دار و زیر آن پلنگ نشاندہ و شخصے می گوید کہ ہر جا خواہی این پلنگ ترا می برد و این درخت ہمراہ ہست۔ و می بینم کہ قصد رفتن جائے کردہ ام۔ پلنگ معلق می رود و درخت سایہ کنان ہست و حال آنکہ در اثنائے راہ پست و بلندی ہم درمیان آمدہ ہست و آفتاب ہم بہمان طریق بگذشت۔ تعبیر این را امید دارم متوجہ شدہ بنویسید۔ مخدوما، واقعہ بسیار عالی ہست مطالعۂ آن خیلے محظوظ ساخت می اند کہ ایمائی بہ آن معاملہ باشد آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات قدسی آیات نوشتہ اند کہ مطمئنہ بعد از شرح صدر کہ از لوازم کمالات ولایت کبریٰ ہست از مقام خود عروج فرمودہ بر تخت صدر ارتقا می نماید و آنجا تمکن و سلطنت پیدا می کند و استیلا بر ممالک قرب می فرماید۔ و این تخت صدر فی الحقیقت فوق جمیع کمالات عروج ولایت کبریٰ ہست بر آئیندہ این تخت راہ نظر بالبطن مبطون نفوذ می کند و بہ غیب الغیب مراتب می نماید۔ بلے کسے کہ بہ ارفع الامکنہ صعود فرماید بصر او تا بابعد الابعاد نفوذ خواہد کرد الیٰ آخرہ۔ سریر عبارت ازین تخت باشد و درخت سایہ دلد گویا کنایت از باطن حضرت محبوب سبحانی حضرت الیشان ہست اَصۡلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرۡعُهَا فِی السَّمَآءِ چون شما از مقبولان آن حضرت اید ہمیشہ سایۂ آن حضرت بر شما ہست و امید ہست کہ در جہد ترقیات باطنی ترقی ظاہری نیز نصیب وقت گردد و این واقعہ مثمر برکات صوری و معنوی باشد۔

بادشاہے کہ از عنایتِ خویش	ہر دو عالم بیک گدا بخشد

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ۔ والسلام

مکتوب نوزدہم۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در بیان آنکہ حقیقت کعبہ بہ آخرین تحقیقات حضرتِ الیشان فوق تعیناتِ ثلثہ قرار یافتہ وحقیقۃ الحقائق کنایت از تعینِ حبی گشتہ و مراتب صفاتِ ثمانیہ وحقیقتِ کعبہ وحقیقتِ قرآن وجز آن بمادرأ این تعین مقرر شدہ واظہار فقدان طالب صادق درین آوان۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم ؎

انصاف بدہ اے فلکِ مینا فام	تا زین دو کدام خوب تر کرد خرام
خورشید جہان تابِ تو از جانب شرق	یا ماہِ جہان گردِ من از جانب شام

خبر قدوم مسرت لزوم محبان ومشتاقان را فرحتِ فراوان رسانید لِلّٰہِ سُبْحَانَہٗ الْحَمْدُ وَالْمِنَّۃُ عَلٰی ذٰلِکَ چون قدم رنجہ فرمودہ اند زود تر تشریف آرند کہ مشتاقان زیر بارِ انتظار اند وآرزوے استماع اخبار بیت اللہ وروضۂ مقدسہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دارند۔ حقیقتِ کعبہ حسنا بہ اندازۂ آخرین تحقیقات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالٰی عنہ فوقِ تعیناتِ ثلثہ قرار یافتہ وحقیقت الحقائق کنایت از تعینِ حبی گشتہ ومنتہاے وصول قدمی نیز تا این تعین متحقق شدہ۔ و حقیقتِ کعبہ و مراتب صفات ثمانیہ وحقیقتِ قرآن مجید وغیر ذلک بمادراو این تعین مقرر گشتہ سیر این مراتب بوصول نظری متعین گردیدہ۔ امید کہ آن برادرِ گرامی ازین ہر دو سیر سیر گشتہ بجہتِ تنویرِ این بقعۂ ظلمانی نزول فرمودہ باشند۔ نزول بہ اندازۂ عروج است وچون عروج بہ این درجہ رسد دعوت صاحب آن

اتم خواہد بود و بہ نزولِ اتم مشرق خواہد گردید ع

این کار دولت ست کنون تا کرا دہند

ہور دیگر متعلق بہ شفاہ حضور دارد زود تر برسند کہ معاملۂ صحبت درین اوقات بہ نوع دیگر ہست بہ گفتن و نوشتن راست نمی آید. محرمے مثل شما کو کہ برمز و اشارۃ حرفے ازان بے نشان یا وے توان درمیان آورد و بر بعضے اسرار خاصہ اطلاع توان داد وکو طالبے مانند شما کہ خان و مان و عزوجاہ خود را برباد دادہ باشند تا سلعۂ باوے دردِ دل توان گفت. طالبے کہ خالی از اغراض باشد درین اواخر الزمان حکم عنقائے مغرب دارد لیکن با وجود عدم خلوص ہم خالی نمی یابند بعضے طالبانِ صادق بہم رسیدہ اند وَهُمُ الْاَقَلُّوْنَ. والسلام.

مکتوب بستم. بہ بادشاہِ دین پناہ در فضیلت خوش وقت گردانیدن مومن و در دیدن قصور اعمال و متہم داشتن نیات وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ. لَتُبْلَوُنَّ فِيْٓ اَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْٓا اَذًى كَثِيْرًا وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ. کمترین دعا گویان بعد از عرض سلام و تحیہ معروض مقدس معلی می گرداند کہ ورودِ فرمانِ عالی شان سبب سربلندی و موجب مزید اطمینان خاطر و مقہوری اعداے دین و رفع ظنونِ فاسدہ گردید اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ بِيَدِهٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ. فِي الْحَدِيْثِ مَنْ اَدْخَلَ عَلٰى مُؤْمِنٍ سُرُوْرًا فَقَدْ سَرَّنِيْ وَمَنْ سَرَّنِيْ فَقَدِ اتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا وَمَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا فَلَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ اَبَدًا.

اگر ہزار غنم است از جہانیان بردل ... ہمین بس است کہ او غمگسار ما باشد

وَنِعْمَ مَا قِیْلَ ؎

لَیْتَکَ تَحْلُوْا وَالْحَیٰوۃُ مَرِیْرَۃٌ ... وَلَیْتَکَ تَرْضٰی وَالْاَنَامُ غِضَابٌ

وَلَیْتَ الَّذِیْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ عَامِرٌ ... وَبَیْنِیْ وَبَیْنَ الْعَالَمِیْنَ خَرَابٌ

فِی الْحَدِیْثِ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ کَالْبُنْیَانِ یَشُدُّ بَعْضُہٗ بَعْضًا. قَالَ عَزَّ مِنْ قَائِلٍ وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی. حضرت سلامت آمین حقیر خود را از اہل دین و دیانت بمراحل ابعد می داند. لیکن آن حضرت بہ مقتضائے حسن ظن کہ دارند مہربانیہا فرمودہ اند مورد عنایات و الطاف ساختند. ؎

گر بر تن من زبان شود ہر موئے ... یک شکر تو از ہزار نتوانم کرد

والا اگر حقیقت کساد و شرارت نہانی او ظاہر شود احدے پیرامون او نہ گردد. و از صحبت و آشنائی او گریزان بود. اما چون برات تہمت از خود نیز ضروری است شمہ از حقیقت بہتان اعداء اللہ قبل ازین معروض داشتہ بود الحمدللہ کہ بر خاطر اشرف مبرہن گردید نحمد اللہ لیکن از فکر عداوت دشمن درونی اَعْدٰی عَدُوِّکَ نَفْسُکَ الَّتِیْ بَیْنَ جَنْبَیْکَ. در حق او علاوہ گشتہ غافل و فارغ بال است و از عیوب کمینۂ خود چشم پوشیدہ بہ عیوب دیگران درآویختہ و اصلاح خود را گذاشتہ باصلاح مردم پرداختہ کریمہ اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَکُمْ نقد وقت است حاصل روزگار او خودکامی و ہوس رانی است و بزم روزگار او خود شناسی و ظاہر آرائی است. و طاعت او طاعت ہوا است و عبادت او سمعہ و ریاست. کلام او بے غرض نفسانی نیست و سکوت او بے وسوسۂ شیطانی نہ. استغنائے او طمع آمیز است

وانزوائے اوکبر انگیز۔ بالجملہ طالب دنیاست وتارک عقبیٰ۔ این ہم قالی نہ حالی۔
لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ ہموارہ بہ مزید دعائے فتح ونصرت و
مقہوری اعداء دین کہ شیوۂ قدیمی این خیرخواہ ہست رطب اللسان ہست یَنْصُرُكَ
اللّٰهُ نَصْرًا عَزِیْزًا۔ والسلام

مکتوب بست ویکم۔ نیز بہ جناب سعادت نشان مکرم خان در بیان
ظاہر شدن توجہ خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ در حق ایشان بعد دیدن واقعہ عالی دین یاب۔
باسمہٖ سبحانہ وَالَّذِیْنَ اِذَا اَصَابَهُمُ الْبَغْیُ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ۔ فی الاثر
هٰذَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ظُلِمَ عَلَیْهِ وَبُغِیَ عَلَیْهِ وَكُذِبَ هُمْ یَنْتَصِرُوْنَ۔
قَالَ یَنْصُرُ مُحَمَّدٌ بِالسَّیْفِ۔ مرحمت نامہ گرامی کہ از وفور شفقت ومہربانی مرسل بودہ
در عین انتظار ونگرانی پرتو وصول افگندہ سبب مسرت بے اندازہ گردید وانواع
خوش وقتی حاصل روزگار دوستان وہواخواہان گشت واشتیاق ملاقات گرامی
را مضاعف گردانیدہ

شکر خدا کہ یار سفر کردہ می رسد ۔۔۔ اے کاش ہرچہ زودتر از در درآمدے

لِلّٰهِ سُبْحَانَهٗ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ کہ بغلبہ وتسلط تمام برآمدن میسر شد وَهٰذَا مِنْ
اَعْجَبِ الْعَجَائِبِ وچرا نباشد کہ توجہ خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
شامل حال آن مشفق ہست كَمَا ظَهَرَ لَنَا قَبْلَ وُصُوْلِ هٰذَا الْخَبَرِ بہ ایام یسیرہ اِنَّهٗ
قَدْ مَرَّ سِیِّدُهٗ خَرَجَ مِنَ السَّرْهِنْدِ یَوْمَ اِسْتِقْبَالِكُمْ ولبعد اندیشیدن این صحیفہ
کریمہ در حلقۂ فجر ظاہر شد کہ آن برادر داخل خانقاہ شدہ اند وانوار استقامت
سنت سنیہ بر جبہہ تابان ولائح ہست وحضرت پیر دستگیر قدسنا اللہ سبحانہ بسرہ الاقدس

وحضرت والدهٔ مرحومه در مسکن نقیر حاضر شده اند و فقیر در خدمت حضرت ایشان برای ضیافت آن جناب مقید ست و گویا شادی در خانه برپا گردیده۔ از مشاہدهٔ این واقعہ رامید: اریہائے عظیمہ در حق آن برادر بہم رسیده واشتیاق راحدے و نہایتے نماند والسلام۔

مکتوب بست و دوم۔ بہ بادشاہ دین پناه در بیان آنکہ مطلوب در آن جناب دین خالص و قلب سالم است تحریص بر تخلیۂ سر از ماسوی و تخلیص قلب از اعداءِ او سبحانہٗ وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا۔ امابعد احقر فقرا بعد از عرض سلام و تحیۃ معروض می دارد کہ اخوی شیخ عبداللطیف از خدمت آن حضرت دعاخوان و از شکر و ثنا رطب اللسان رسیده و فرمانِ والاشان با حکایت پر موعظت کہ از روے کرم و عنایت نامزد این درویش و خاکیش شده بود مصحوب مشارٌالیہ شرفِ ورود نموده موجب ازدیاد دعاے ظہرالغیب گردید۔ حقایق بلند و معانی ارجمند آن لذت و ذوقِ فراوان بخشید۔ ع

شکر نعمتہاے تو چندانکہ نعمتہاے تو

الحق کہ دران حضرت جل و علا دینِ خالص می طلبند و دلِ سالم از تعلق ماسوی می خواہند۔ کریمہ اَلَا لِلّٰہِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ۔ وکریمہ اِذْ جَاءَ رَبَّہٗ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ دو گواه عدل اندرین مدعی و دو شاہد صدق اندرین متمنی۔ دلے کہ مسکن ماسوی است در بارگاه کبریا خوار و بے نواست۔ وتہی از انوار او تعالیٰ۔ ع درخانہ دو مہمان نہ گنجد۔ ؎

آمد سحر آن دلبر خونین جگران	گفتار تو بر خاطر من بار گران
شرمت بادا کہ من بسویت نگران	باشم تو نہی چشم بسوے دگران

فکر تخلیہ سر از اہم مہام است کہ مہمانِ عزیز خانہ خالی می خواہد اَنَا عِنْدَ مُنْکَسِرَۃِ الْقُلُوْبِ

لاتجلی۔ در عالم حقیقت انکسار دل سبب سلامت اوست برعکس عالم مجاز ہرچند شکستہ تر بود از نایافت مرادات واز گنجایش ماسوی سالم تر وقابل تر بود برائے ظہور انوار کبریا۔ دلی کہ گرفتار غیر ست از وچہ توقع خیر ست ورو حے کہ مائل بہ کہتر است نفس امارہ از و بہتر ست۔ آنجا ہمہ سلامتی قلب می طلبند وخلاصی روح می جویند وماگرفتاران در فکر تحصیل اسباب گرفتاری روح وقلبیم۔ ہیہات ہیہات ؎

عمر بگذشت وحدیث درد ما آخر نشد ... شب بہ آخر شد کنون کوتہ کنم افسانہ را

والسلام۔

مکتوب بست وسوم[۲۳]۔ نیز بہ بادشاہ دین پناہ در ذکر بعضے فوائد کہ از مکتوبات قدسی آیات انتخاب نمودہ اند۔

امابعد۔ احقر دعاگویان قدیمی بعد از عرض سلام وتحیہ معروض مقدس معلیٰ می گرداند کہ بعضے فوائد از مکتوبات جد بزرگوار قدس سرہٗ انتخاب نمودہ بہ حضور لامع النور ارسال داشت امید کہ تمام بہ مطالعہ خاص در آیند منہا مارا بنفس کار ہست نہ فقص فتوحات مدینہ از فتوحات مکیہ مستغنی ساخت منہا واین حال تامدت مدید کشید واز شہور بہ سنین انجامید۔ ناگاہ عنایت بے غایت حضرت اللہ جل سلطانہٗ از دریچہ غیب درعرصہ ظہور آمد۔ وپردہ روپوش بے چونی وبے چگونگی را برانداخت۔ علوم سابق کہ مبنی از اتحاد وحدت وجود بودند رُو بہ زوال آوردند۔ واحاطہ وسریان وقرب ومعیت ذاتیہ کہ دران مقام منکشف شدہ بود مستتر گشتہ وبہ یقین معلوم گشت کہ صانع را جل شانہٗ باعالم ازین نسبتہائے مذکورہ ہیچ ثابت نیست احاطہ او تعالیٰ علمی ہست چنانچہ مقرر اہل حق ہست۔ شکر اللہ تعالیٰ سعیہم منہا

از علوم و معارف و از احوال و مقامات در رنگِ ابرِ نیسان ریختند و کارے کہ بدٗ کہ بعنایت اللہ سبحانہٗ کردند والحال آرزوے نماندہ است۔ الا آنکہ احیاء سنتے از سننِ مصطفویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ نمودہ آید احوال و مواجید مر ارباب ذوق اسلم باشد۔ می باید کہ ظن را بہ نسبتِ خواجہا بزرگوار قدس اللہ تعالےٰ اسرارہم معمور داشتہ ظاہراً بہ کلیہ۔ بہ متابعتِ سننِ ظاہریہ متجلی و مزین دارند ع

کار این است غیر این ہمہ ہیچ

منہا۔ بعد از طے منازلِ سلوک و قطع مقاماتِ جذبہ معلوم شد کہ مقصود از این سیر و سلوک تحصیل مقامِ اخلاص است کہ مربوط بہ فناءِ آفاقی و انفسی است و این اخلاص جزوے است از اجزاے شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو است۔ علمؔ و عملؔ و اخلاصؔ پس طریقت و حقیقت خادمِ شریعت اند در تکمیلِ جزوِ او کہ اخلاص است حقیقتِ کار این است۔ اما فہم ہر کس اینجا نہ رسد اکثر عالم بہ خواب و خیال آرمیدہ اند و بجوز و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالاتِ شریعت چہ دانند و بہ حقیقتِ طریقت و حقیقت چہ وا رسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند و نمی دانند کہ حقیقتِ معاملہ چیست بہ ترہاتِ صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون۔ ھَدَاھُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ سَوَاءَ الطَّرِیْقِ۔ منہا۔ جمع را ازین طائفہ کہ بہ حقیقتِ نماز آگاہ نہ ساختند و بہ کمالاتِ مخصوصہ اطلاع نہ بخشیدند۔ معالجاتِ امراضِ خود را از امور دیگر جستند و حصولِ مراداتِ خود را بہ اشیاءِ دیگر مربوط ساختند۔ بلکہ گروہے از ایشاں نماز را دُور از کار دانستہ مبنائے آن را بر غیر و غیریت داشتند لاجرم تسکین خود را از سماع و نغمہ و وجد و تواجد جستند و مطلوب خود را در پردہ ہائے نغمہ

مطالعہ نمودند و رقص و رقاصی میدانِ خود گرفتند با آنکہ شنیدہ باشند مَا جَعَلَ اللّٰہُ فِی الْحَرَامِ شِفَاءً۔ اگر شمہ از حقیقت کمالاتِ صوتیہ بر ایشان منکشف شدے ہرگز دم از سماع و نغمہ نہ زدندے و یاد وجد و تواجد نہ کردندے۔ منہا۔ حضرت خواجہ احرار قدس اللہ سرہٗ الاقدس می فرمودند کہ اگر من شیخی کنم ہیچ شیخے در عالم نہ ماند۔ اما مرا کار دیگر فرمودند و آن ترویج شریعت و تائیدِ ملت ہست لاجرم بہ صحبت سلاطین می رفتند و بتوسلِ ایشان ترویج شریعت می فرمودند تَمَّ کَلَامُہُ الشَّرِیْف۔ بجاور واثق ست کہ موجب انبساطِ خاطرِ مقدس گردد و بہ ملال نہ انجامد۔ والسلام

مکتوب بست و چہارم ۔ بہ مرحومہ و مغفورہ روشن رائے بیگم در بیان آنکہ ولایتِ کبریٰ مذ تمبیح تابعین پرتو افگندہ بعدہٗ رد بہ استتار آوردہ و از اولیا حضرت ایشان مابہ اظہار آن مخصوص گشتہ اند و ذکرِ معارف و خصائص این طریقہ بر سبیل اجمال و بیان آنکہ حصولِ کمالات مذکورہ در صحبتِ خیر البشر علیہ الصلوٰۃ والسلام بہ مجرد ایمان آوردن بودہ بعدہٗ مختفی گشتہ و معارفِ فنا و بقا و توحید وجودی شایع شدہ تا آنکہ نوبت بہ حضرتِ ایشان رسیدہ و کمالاتِ مذکورہ از سرِ نو جلوہ گر گردیدہ۔ وَ مَا اُمِّنَا بِسَبَبِ ذٰلِکَ۔

بِاسْمِہٖ سُبْحَانَہٗ حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا۔ مکتوب شریف کہ مشتمل بر احوالِ شما و مریدانِ شما بودہ رسیدہ سبب لذاتِ معنویہ گردید۔ ع

سدے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

آنچہ از حصولِ ولایتِ کبریٰ و یافتن ذات و صفات او سبحانہٗ نزدیک تمام ذات و صفاتِ خود نوشتہ بودند بہ وضوح انجامید۔ شکر این دولتِ عظمیٰ بجا آرند لیکن

شکر نعم لازیدنکم، این ولایت عظیم الشان ولایت انبیاء علیہم الصلوٰت و التسلیمات است۔ حضرت ایشان مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ باظہار آن مخصوص گشتہ اند۔ و درین ہزار سال ہیچ یکے از اولیاء اللہ تکلم نہ نمودہ در زمان صحابہ شیوع داشت۔ و در تبع تابعین ہم پرتو افگندہ بود و بعد از آن رو بہ استتار آوردہ و ولایت صغریٰ کہ عبارت از فنا و بقا باشد ظہور تمام داشت۔ تا آنکہ نوبت بحضرت امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی رسیدہ و این معمہ را بران حضرت کشودند و حال آنکہ این ولایت شروع کار آن حضرت است۔ چہ بعد از تمامی این ولایت علیا است کہ ولایت ملائکہ عظام است علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ و التسلیمات و از گذشت آن کمالات نبوت و رسالت است و بعد از آن کار و بار بہ حقیقت کعبہ ربانی می افتد و فوق آن حقیقت قرآن مجید و بلند تر از آن حقیقت صلوٰۃ است و بعد از آن حقیقۃ الحقایق کہ عبارت حقیقت محمدی ست جلوہ گر می شود۔ و اسرار مقطعات و متشابہات قرآنی منکشف می گردد و اسرار محبوبیت در میان می آرند این است بیان طریقہ کہ حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ حضرت الشان ما را بہ آن طریق ممتاز ساختہ است از ابتدا تا نہایت بنیادش نسبت نقشبندیہ است۔ برین بنیاد کوشکہا و عمارتہا ساختند۔ تخم از بخارا و سمرقند آوردہ در زمین ہند کہ مایہ اش از خاک یثرب و بطحیٰ است کشتند و بہ آب فضل سالہا آن را سیراب داشتند و بہ تربیت احسان مربی ساختند چون آن کشت و کار بہ کمال رسید این علوم و معارف ثمرات بخشید۔ باید دانست کہ سلوک این طریق عالی مربوط است بہ رابطہ محبت کہ شیخ مقتدا کہ بہ سیر محبوبی بہ این راہ رفتہ باشد و بہ قوت انجذاب بہ این کمال منصبغ گشتہ نظر اد

شافی امراضِ قلبیہ ہست و توجہ او دافع علل معنویہ۔ صاحب این کمالات امام وقت ہست و خلیفۂ روزگار اقطاب و بدلا بہ ظلالِ مقاماتِ او خورسند اند و اوتاد و نجبا از بحارِ کمالاتِ او بہ قطرہ قانع۔ نورِ ہدایت وارشادِ او در رنگ نورِ آفتاب بے جوارحست او بر ہمہ کس فائض ہست۔ فلیت کہ بخواہد۔ و این کمالات کہ بہ تفصیل ذکر یافتند در صحبتِ خیر البشر علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰت بہ مجرد ایمان آوردن بہ اصحاب آن حضرت علیہ السلام می رسیدند و ہر کہ یک بار بہ شرفِ صحبتِ او علیہ الصلوٰۃ والسلام مشرف می شد از جمیع کمالات بہرہ ور می گردید۔ بعد از زمان آن سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام این کمالات مختفی شدند و کمالاتِ فنا و بقا و معارفِ توحیدِ وجود و غیر آن کہ حاصلِ ولایتِ صغریٰ ہست شیوع پیدا کردہ بودند تا آنکہ حضرت حق سبحانہٗ ہمچنین عارفِ کاملے را برانگیخت و از پرتو آن کمالات جلوہ گر شدند۔ جماعۃ کہ بہ شرفِ صحبت حضرت مجدد الف ثانی و حضرت ایشان مشرف شدند از ین کمالات حظ وافر گرفتند حق سبحانہٗ این فقیر را دران جماعۃ محشور داراد و در کفش گاہ محبانِ آن حضرت داخل گرداناد۔ و باید کہ این چند سطر را بہ اتفاق عصمت مآب خانم جیو و بی بی حافظہ بخوانند تا از کمالاتِ پیرانِ خود آگاہ گردند و جمیع اہلِ طریقہ را بشنوانند کہ سبب مزید اعتقاد گردد۔ و احوالِ جماعۃ کہ داخلِ طریق شدہ بہ تفصیل نوشتہ بودند ہمہ بہ وضوح انجامید و سبب امید وار بہا گردید جمعے را کہ ذکر لطائف شدہ ہست طریقِ ذکر سلطانی را نشان دہند و جمعے کہ ذکر سلطان و نفی اثبات گرفتہ اند طریق فنائے قلب را نشان دہند بالجملہ بہ احوالِ طالبان خوب مقید باشند خصوص ہمشیرہ دینی خیر النسا خیلے رشیدہ و مستعد می نماید۔ آنچہ از احوال و وقائع نوشتہ ہمہ معلوم گردید

این قسم طالبان مغتنم اند۔ وہمشیرہ بی بی حافظہ خوب استعداد دارد سجال او مقید باشند واز احوال خود وجماعۃ کہ داخل طریق اند ہمین طریق می نوشتہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست۔ والسلام

مکتوب بست و پنجم۔ بہ معارف آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در بیان آنکہ افتتاح معاملہ مقطعات قرآنی اول درحق آن حضرت بودہ وکذلک شروع بشارات حقائق ثلثہ بل اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی از یاران آن حضرت شدہ وبیان ترقیات اصحاب خویش، وذکر شمہ الطاف وعنایات حضرت ایشان کہ درحق آن قبلہ بہ وقوع آمدہ وتعداد منن الٰہی عز شانہٗ۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم۔ امابعد فَقَدْ وَصَلَ مِنْ جَنَابِکُمْ کِتَابٌ کَرِیْمٌ۔ کِتَابٌ یُعْرَفُ فِیْ وُجُوْہِ عِبَارَاتِہٖ نَضْرَاتُ النَّعِیْمِ۔ آنچہ از سوانح جدیدہ ویافتن خلعت در بر خود ومشاہدہ نمودن بعضے عنایات عالی اندراج یافتہ بود فرحت بر فرحت افزود۔ ہمانا کہ این خلعت جدید ناشی از حقیقت قرآن مجید گشتہ وخلعت سابق کہ در حضور بہ آن مہتد شدہ بودند کنایت از حقیقت کعبہ معظمہ بودہ دالآن جمع بین الحقیقتین شدہ وراہ وصول بہ آن مرتبہ مقدسہ کہ فوق تعین حبی ہست وسعی پیدا کردہ وہر حرفے از حروف قرآنی خصوص حروف مقطعات ومتشابہات موصل آن کعبہ مقصود ہست وشاہ راہے ہست میان محب ومحبوب ملاحظہ نمایند کہ بہ کدام یکے از حروف مقطعات مشابہت دارید وراہ وصول خود می یابید۔ این حقیر خود در زمان حیات حضرت ایشان مناسبت خود را بہ حرف الف یافتہ بود وحظ وافر گرفتہ بحکم وَاَمَّا بِنِعْمَۃِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ اظہار این نعمت عظمیٰ می نماید کہ اول انفتاح

این معاملہ عظیمہ در حق این عاصی بودہ۔ بعد ازان بہ بعضے یارانِ این حقیر بحکم وَ لِلْاَرْضِ مِنْ کَاسِ الْکِرَامِ نَصِیْبٌ نصیبے رسیدہ۔ بعد ازان چون بشارات انتشار یافتند بعضے یاران بہ خدمتِ حضرتِ ایشان معروض داشتند کہ چون این معاملہ فخیمہ بہ اصحاب فلانے درمیان آمدہ ماہم امیدواریم تا آنکہ بعد از توجہاتِ کثیرہ بہ بعضے فرمودہ اند و علیٰ ہٰذا القیاس اکثر خصائص حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بتوسل این دوراز کار بہ ظہور آمدہ و شروع بشارات از یارانِ فقیر شدہ و بہ فضل اللہ سبحانہ' در امور عظام کہ تشخیص کردہ بہ خدمت حضرتِ ایشان عرض می کردم غالب آن بود کہ درجۂ پذیرائی می یافت چنانچہ بشارتِ حقیقتِ صلوٰۃ اول از یارانِ فقیر شروع شدہ۔ و کذالک حقیقتِ کعبۂ معظمہ و حقیقتِ قرآن مجید و معاملۃ التفصیل و بہ بعضے از منسوبانِ این درویش اسرارِ ملاحت و کمالاتِ خلت نیز فرمودہ بودند۔ و سفر اول کہ فقیر بموجب طلب سلطان وقت بہ شاہجہان آباد رفتہ بود معاملہ بعضے یاران را فوقِ تعین جبی بہ تخمین و ظن نمودہ می یافت۔ چون شرفِ حضور یافت در اول صحبت تصدیق نمودند۔ و معاملہ ترقی آن را از ذاتِ موہوب و نصیب یافتن ازان کہ سالہا سربستہ بود اول بہ این فقیر درمیان آمدہ و باوجود این عصیان و گرفتاری ہا کہ معاملۂ ارشاد روز افزون است۔ و بعد از ارتحال آن حضرت آن اجتماع باقی است اثر فرمودۂ آن حضرت است کہ بہ فقیر فرمودہ بودند کہ مناسبتِ بارشاد داری یا رہا بہ فقیر می فرمودند کہ غیر مکرر شان و جامعیت در تو معلوم می شود فَوَقَعَ بِحَمْدِ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ کَمَا اَخْبَرَنَا قَدَّسَنَا اللّٰہُ سِرَّہُ الْاَقْدَس۔ و گاہے می فرمودند کہ جمیع

کہ از تو توجہ می گیرند بہ ما احتیاج نہ دارند و بالجملہ عنایات و الطاف کہ این عاصی روسیاہ از آن حضرت در خود و یاران خود مشاہدہ نمودہ اثر منتہائے عظیمہ او سبحانہ' ہست. لہٰذا شمہ ازان بمعرضِ بیان آوردہ شد مقصود ازان تعداد منتہائے الٰہی ہست عز شانہ' نہ تفضیلِ خود بر دیگران بس ؎

دلے چون شہ مرا بر داشت از خاک — سزد گر بگذرانم سر ز افلاک
من آن خاکم کہ ابرِ نوبہاری — کند از لطف بر من قطرہ باری
اگر بر روید از تن صد زبانم — چو سوسن شکر لطفش کے توانم

والسلام۔

مکتوب بست و ششم۔ بہ بادشاہِ دین پناہ در فضائل تعزیت و تحریص

براکرامِ سلاطین و بیان آنکہ بہ ہر ظل را بہ اصلِ خود شاہ راہ ہست و ذکر فضائل اشتغال بہ حق و ذکرِ او سبحانہ'۔

نحمدہ' و نصلی و نسلم۔ اما بعد. کمترین دعاگویان پس از عرضِ سلام معروض بار یافتگان محفلِ مقدس معلیٰ می گرداند۔ ورود مرحمت آمود فرمانِ والاشان و تشریف خلعات کہ بہ تقریب عزا بر مصیبت از روئے عنایت شرف صدور یافتہ بود باعثِ امتیازی فقرا و بی نو. گردید و موجب مزید دعاء دولتِ دوسرا و منصوری مخاذیل اعدا گشت. اَخرَجَ الترمذیُ من حدیثِ ابنِ مسعودٍ رضِیَ اللّٰہ عنہُ من عزّٰی مُصَاباً فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِہٖ۔ واَخرجَ ابنُ ماجۃ مِنْ حَدِیثِ ابنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَا مِنْ مُؤمِنٍ یعزی اخاہُ بمُصِیبَتِہٖ اِلّا کَسَاہُ اللّٰہُ تعالیٰ من حلل اُلکرامۃِ یَوْمَ القیٰمَۃِ لَنْ اَنِی تَعْزِیَۃِ الشَّرِلِعَۃِ

وَاَخْرَجَ الْخَطِيْبُ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْ اَدْخَلَ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ فَرْحًا وَسُرُوْرًا فِيْ دَارِ الدُّنْيَا خَلَقَ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ خَلْقًا يَدْفَعُ بِهٖ مِنْهُ الْاٰفَاتِ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا فَاِذَا كَانَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَانَ مِنْهُ قَرِيْبًا فَاِذَا مَرَّ بِهٖ هَوْلٌ اَفْتَزَعَهٗ قَالَ لَهٗ لَا تَخَفْ فَيَقُوْلُ مَنْ اَنْتَ فَيَقُوْلُ اَنَا الْفَرَحُ وَالسُّرُوْرُ الَّذِيْ اَدْخَلْتَهٗ عَلٰى اَخِيْكَ فِيْ دَارِ الدُّنْيَا. كَذَا فِيْ غَايَةِ الْعُمَّالِ. نمی داند کہ شکر عموم نعمت امنیت کہ شامل کافہ برایا ہست ادا نماید باسپاس خصوص عنایت کہ دربارہ غربا ہست بہ تقدیم رساند مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ. فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ فَمَنْ اَكْرَمَهٗ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَهَانَهٗ اَهَانَهُ اللّٰهُ. واز انجا کہ ظل را بہ اصل شاہ راہ ہست امید کہ باطن حق مواطن بدوام حضور ونگرانی ملتذ بودہ بہ مقتضاے تعشقی کہ ظل را بہ اصل کائن ہست فنا وبقا دران حریم متعال حاصل نمودہ رفع حجب فرمودہ باشند فی غایۃ العمال للشیخ الرضی المتقی يَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِذَا كَانَ الْغَالِبُ عَلَى الْعَبْدِ الْاِشْتِغَالُ بِيْ جَعَلْتُ بُغْيَتَهٗ وَلَذَّتَهٗ فِيْ ذِكْرِيْ. فَاِذَا جَعَلْتُ بُغْيَتَهٗ وَلَذَّتَهٗ فِيْ ذِكْرِيْ عَشِقَنِيْ وَعَشِقْتُهٗ فَاِذَا عَشِقَنِيْ وَعَشِقْتُهٗ رَفَعْتُ الْحِجَابَ فِيْمَا بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ. شمول عنایت دربار وفضائل مآب اخوی شیخ عبداللطیف باعث خوش وقتی دعاگو گردید امید وارست کہ مورد مزید الطاف والاشود کہ بکمالات ظاہر وباطن محلی ہست. فی الحدیث اَكْرِمُوا الْعُلَمَاءَ وَوَقِّرُوْهُمْ وَاَحِبُّوا الْمَسَاكِيْنَ وَجَالِسُوْهُمْ. اخوان دینی شیخ محمد باقر وحافظ محمد محسن کہ بہ تقریب تعزیت رسیدہ اند

عرض سلام می نمایند۔ والسلام

مکتوب بست و ہفتم۔ ارسل الی واحد من اھل الحرمین حین توجہ الی الہند برؤیۃ سید الانام فی المنام علیہ الصلوۃ والسلام واعطائہ خلعۃ الخاصۃ لسلطان الوقت وامرہ بالباسھا ایاہ۔

نحمدہ ونصلی ونسلم وبعد فقد وصل الینا من جنابکم العالی کتاب کریم یعرف فی وجوہ عباراتہ نضوات النعیم فتشرفنا وزجنا بوصولہ غایۃ الفرح والسرور وحدث لنا مزید شوق الی لقائکم الکریم و کیف لا فانکم توجھتم من الدیار النورانیۃ والتنویر ھذہ البقعۃ الظلمانیۃ وقد تشرف وتنور جمیع الھند لقدوم مکم المبارک لعل اللہ یجمع بیننا وبینکم بمنہ وکمال کرمہ وما کتبتم من رؤیۃ سید الانام علیہ وعلی الہ الصلوۃ والسلام و اعطائہ صلی اللہ علیہ وسلم خلعۃ الخاصۃ بمولانا السلطان وامرکم بالباسہ ایاہ فھو امر غریب وبشارۃ خاصۃ ما ظھر الی الان واللائق بحضرت السلطان ان یکافی ویجازی فی مکافات ھذا الاحسان بجائزۃ لم یعط احدا قبلکم بل ینفق ما فی یدیہ شکر اللہ تعالی و تخلیل با العباء کما فعلہ الصدیق رضی اللہ تعالی عنہ ولکن السلطان ما عرف حقیقتکم وما اطلع علی فضائلکم وکمالاتکم ونحن کتبنا المکاتیب لبعض محبینا من اعوان السلطان وعرفنا فضلکم وکمالاتکم والغالب ان یقدر المعرفۃ لعظم قدرھا و یعامل معکم بما ھو حری

بِمَالَکُمْ۔ ثُمَّ اِنَّ اَخَ الصَّالِحَ الْجَامِعَ بَیْنَ الْعُلُوْمِ الشَّرْعِیَّۃِ وَالطَّرِیْقَۃِ الشَّیْخُ مُحَمَّدُ بَاقِرٍ لَہٗ مَعْرِفَۃٌ بِمَوْلَانَا السُّلْطَانِ وَھُوَ مُقِیْمٌ فِیْ جَھَانْ آبَادَ فَلَابُدَّ لَکُمْ اَنْ تَجْمَعُوْا بِہٖ وَقَدْ کَتَبْنَا لَہٗ اَیْضًا کِتَابًا مُشْتَمِلًا بِبَعْضِ فَضَائِلِکُمْ وَاَنْتُمْ فِیْ حِفْظِ اللّٰہِ وَرِضَائِہٖ وَلَا تَنْسَوْنَا مِنْ صَالِحِ دُعَائِکُمْ۔ والسلام۔

مکتوب بست و ہشتم ۔ بہ سیادت و نقابت پناہ میر محمد ابراہیم در ذکر توجہ غائبانہ کہ در تشخیصِ نسبت مشارٌ الیہ فرمودہ اند و جواب آنچہ از غلبۂ حیرت و ظہور نسبت بے کیفی نوشتہ بود و بیان بر کثرتِ عروج و قلتِ نزول و ذکرِ اسباب آن و جوابِ سوالِ او کہ گاہے تشبث بہ اسباب نزول نمودہ و عروج رُو دادہ و بیان آنکہ منشاءِ ہواجسِ اہلِ کمال طبائع و عناصر ست کہ در ابقاءِ آن حکم و مصالح است و راہِ ترقی مفتوح۔ وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ نحمدہٗ و نصلی و نسلم۔ سیادت و نقابت پناہا وعدۂ توجہ غائبانہ در حق شما رفتہ بود۔ اتفاقاً شبے توجہ خاص در تشخیصِ نسبت شما نمودہ شد و خیلے بطول انجامید در بدوِ نظر معاملہ کہ فوقِ تعین حبی ہست قریب الحصول معلوم شد بعد از دقتِ نظر و توجہ بسیار عروج نظری بہ آن مرتبۂ مقدسہ نیز لائح گردید۔ وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سبحانہٗ فقیر را بر متخیلاتِ خود اعتماد نیست مکشوفات و معلوماتِ خود را داخلِ اوہامات و خیالات می داند۔ صحیفۂ شریفہ کہ مشتمل بر احوالاتِ بلند و مقامات ارجمند بودہ رسیدہ سبب لذاتِ معنویہ گردید۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

از غلبۂ حیرت و ظہور نسبتِ بے کیفی کہ نوشتہ بودند نیک مبارک ہست اعرفہم باللہ

اَشَدُّہم تحیراً فیہ۔ وآنچہ نوشتہ بودند کہ اکثر اوقات عروج رومی دہد ونزول کم وجہش آن ہست کہ چون معاملہ عارف بصرف ذات فرشانہ می افتد نزول بے علاقہ متعذر ومتعسر می گردد وبہ ہمین اشارت ہست کہ آنچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ در مکتوبات جلد ثالث برنگاشتہ اند کہ گاہ باشد کہ درین وقت ظلمت جوار نافع آید وکفر وفسق ہمسایہا بد وشاید چنانچہ منقول ہست کہ آن حضرت را مدتے نزول در نقطہ عدم صرف کہ مقابل وجہ صرف ہست واقع نمی شد تا آنکہ روزے در مسلمانہ جہانگیر بادشاہ تشریف بردہ بودند از کثرت ظلمت جوار آن نزول متوقع بحصول انجامید۔ وبعضے اوقات، درین ہنگام کثرت مباشرت نساء جمیلہ وتناول نمودن طعام لذیذ علاقہ نزول می گردد وسبب جامعیت تام در مقام تکمیل وارشاد می شود ومعاملہ بجائے می رسد کہ تا زمانے کہ تشبث بہ این دو امر نمایند در جانب تکمیل وارشاد تعلیل تمام رُو می دہد۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ در مکتوبات جلد اول قلمی نمودہ اند۔ این قسم امور از اسرار معارفہ خاصہ ہست خال خالے را بگر این دولت شریک سازند۔ وآنچہ نوشتہ بودند بعضے اوقات تشبث بہ اسباب نزول کردہ ہست وعروج رو دادہ آیا درین چہ سر خواہد بود وسرش کمال مناسبت ہست بہ بزرگان خود فطوبیٰ لکمُ وَ بُشریٰ۔ نوشتہ بودند کہ پیش بادشاہ استادہ بود ناگاہ بخاطر گذشت کہ چہ شود کہ بادشاہ فلان مہربانی را بمن کند کہ باعث عزت شود۔ ہمان زمان ندا در دادند الہاماً کہ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا۔ آن زمان دانستم کہ از جملہ وساوس شیطانی بودہ ہست استغفار بسیار کردم تا بعدے کہ آن وسوسہ زائل شد بلکہ محسوس شد کہ مثل دُود از سینہ بدر رفت۔

الحمدللہ کہ زود بر موقع خطا متنبہ ساختند و منشا این قسم ہواجس و وساوس اہل کمال را طبایع و عناصر ست کہ در ابقاے آن حکم و مصالح است و راہ ترقی مفتوح گما وردہ فی الحدیث۔ اِنَّہٗ لَیُغَانُ عَلٰی قَلْبِیْ وَ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّۃً۔ ہمین ظلمت ہست کہ خواص را بہ عوام مشتبہ می سازد و خاک در چشم محجوبان می اندازد خوش گفت۔

کار پاکان را قیاس از خود مگیر گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر والسلام

مکتوب بست و نہم۔ بہ سلطان عبدالرحمن در ذکر اجتماع اہل اللہ و تحریص بر صحبت۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عنایات و الطاف الٰہی غرشانہ شامل حال باد صحیفہ شریفہ کہ مصحوب قاصد ارسال داشتہ بودند رسید و سبب خوش وقتی گردید دو کوزہ شیرینی کہ بجہت ختم حضرات خواجہا قدس اللہ اسرارہم فرستادہ بودند وقت افطار باجمعے از اہل دل ہر دو ختم نمودہ شد امید ہست کہ مقبول افتد۔ مخدوما درین رمضان المبارک حضرت ایشان ختم قرآن مجید نمودند و سال گذشتہ این قدر قوت نداشتند طرفہ اجتماع اہل اللہ و یاران طریق برپا شدہ کہ پیشتر این قسم نہ شدہ باشد قریب بہ پانصد کس رسیدہ اند۔ پسر ان شیخ نیز بہ کمال فدویت و خاکساری تا رمضان اینجا اقامت دارند و بعضے خدمات شایستہ از آنہا بہ وقوع می آیند۔ اگر درین طور وقت رخصت گرفتہ می رسیدند عین وقت ہست کہ معاملہ کمال و تکمیل بہ مرتبہ تمامی رسیدہ۔ خوش گفت۔

گر شنود قصۂ این بوستان مکہ شود طائف و ہندوستان والسلام

مکتوب سی ام۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیان اجتماع اہل طلب و ذکر میرزادہا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ترقیاتِ ظاہری و باطنی نصیب وقت باد۔ صحیفہ شریفہ کہ مصحوب قاصد مرسول داشتہ بودند رسیدہ۔ سبب مسرت گردید للہ سُبْحَانَہٗ الحمدُ کہ احوال این حدود بہ خیریت و عافیت گذران ہست حضرت ایشان درین رمضان دو ختم شنوانند۔ اجتماع یاران بسیار بود کہ قریب پانصد و ششصد کس جمع شدہ بودند پسر کلان شیخ میر مرحوم یک ختم خواند و پسر میناکی ہم یک ختم کرد۔ عجب جوانان موفق اند خدماتِ حضور از کفش برداشتن و دولتے برداشتن و غیر ذالک بر خود گرفتہ بودند۔ بالجملہ خیلے خدمتِ فقراء نمودند در اعتکاف عشرہٗ آخر شریک بودند۔ بجانبِ شما ہم خاطر خیلے نگران ہست و خواہانِ ترقی دارین شما ہست اگر درین رمضان رخصت حاصل نمودہ مشتاقان را از زیارت استفار تخفیف می دادند برمحل بود۔ والسلام۔

مکتوب سی و یکم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ۔

عنایت نامہائے گرامی بتواتر رسیدند۔ و فقیر زادہا سالماً غانماً از سر تا قدم مملو احسانہا و انعامہائے آن سلطان الفقرا داخل وطنِ مالوف شدند۔ زمانی آن قدر ہر واحد از فقیر زادہا و خدام و صوفیان ہر کدام آن قدر شکر عنایات والطاف بجا آوردند کہ چہ شرح دہد۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ دنیا و آخرتِ شما را معمور کناد۔ دیگر طلب یکے از یاران صاحبِ علم ظاہر و باطن نمودہ بودند بموجب امر آن جناب یکے را از میانِ یاران انتخاب نمودہ شدہ ہست۔ لیکن ہندوستانی ست ملا شاہ محمد نام دارد و متوطن بلدہ تتہ خیلے صاحب حال ہست و در علم ظاہر مہارت تمام دارد

اگر باز اشارہ فرمایند مشارٌ الیہ روانہ نمودہ آید اغلب آنکہ پسند خاطرِ مبارک آید کہ بسیار بہ تواضع وشکستگی موصوف ہست۔ والسلام۔

مکتوب سی ودوم۔ نیز بموئی الیہ در فضیلتِ تواضع وشکستگی۔

حامداً ومصلیاً۔ اما بعد ؎

گر بر تنِ من زبان شود ہر موے　　　یک شکرِ تو از ہزار نہ توانم کرد

عنایت نامہ رسید بسبب اطمینانِ خاطر پریشان گردید ع

اے وقت تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

اعزاز واکرام فقیر زادہا کہ روزِ داخل شدن شہر از آن معدنِ جود وکرم بہ وقوع آمدہ تفصیل معلوم شد مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ۔ امید ہست کہ این ہمہ فروتنی و شکستگی موجب رفعت دارین گردد لیکن بہ سبب این ہمہ تکلیف وزیر خرچ آمدن آن جناب خاطر مستحیی ہست جَزَاکُمُ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ عَنَّا وَعَنْ اَوْلَادِنَا وَعَنْ اَصْحَابِنَا خَیْرَ الْجَزَاءِ۔ درین سفر از سرِ نو یک تعلق بہ شما پیدا شدہ وامیدوارہا کثیر بر آن متفرع گردیدہ۔ حضرت حق سبحانہ وتعالیٰ ہمیشہ آن جناب را بخیریت داشتہ افزونی طاعت وتوفیق در عبادت کرامت فرماید۔ والسلام۔

مکتوب سی وسوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در تعزیت۔

اَمَّا بَعْدُ۔ فَاَعْظَمَ اللّٰہُ لَکَ الْاَجْرَ وَاَلْھَمَکَ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَاِیَّاکَ الشُّکْرَ فَاِنَّ اَنْفُسَنَا وَاَمْوَالَنَا وَاَھْلِیْنَا وَاَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاھِبِ اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَھِیَّۃِ وَعَوَارِیْہِ الْمُسْتَوْدَعَۃِ یُمَتِّعُ بِھَا اِلٰی اَجَلٍ مَعْدُوْدَۃٍ وَیَقْبِضُھَا بِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ثُمَّ اِفْتَرَضَ عَلَیْنَا الشُّکْرَ اِذَا اَعْطٰی وَالصَّبْرَ اِذَا ابْتَلٰی اِنَّمَا

يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ. استماع این خبر وحشت اثر سبب محزونی و گرانی خاطر دوستان گردید. چون مقام بندگی و بے چارگی است غیر از رضا به قضا چاره نه. به آیت ترجیع خورسند باشند. حضرت حق سبحانه و تعالی در عمر شما افزونی کرامت فرموده از دیادے در اداے توفیق طاعات عطا فرماید. محبان و دوستان را درین مصیبت شریک دانند و جزع و فزع نه نمایند. و به صبر و شکیبائی متصف بوند. والسلام.

مکتوب سی و چهارم. به مقبول فقرا روشن رائے بیگم در بیان آنکه وسعت سینه دلالت بر شرح صدر دارد. و این شرح منتهاے ولایت کبریٰ است و خواب واقعه عالی که نوشته بود و بیان آنکه یافتن بالیدگی در بقا ضروری نیست.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَمَنْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَهٗ لِلْاِسْلَامِ فَهُوَ عَلٰى نُوْرٍ مِّنْ رَّبِّهٖ ـــ

وسعت سینه که در ولایت کبریٰ معلوم شود دلالت بر شرح صدر دارد. و این شرح صدر منتهاے این ولایت است. و فوق این ولایت ملائکه عظام است و آنچه از ظاهر شدن فرشتها و حوران در مراقبه نوشته بودند احتمال دارد که نظرے بمقام فرشتها افتاده باشد. فقیر درین باب خیلے مقید است. امید وار است که مشرحی از ان ولایت به شما عطا فرمایند آنچه باز بینند آگاه سازند. و معلوم نمودن بالیدگی هیچ ضرور نیست در وقت تحقق بقا بالله بعضے را ظاهر میشود و به بعضے نمی شود و معامله شما الحال فوق فنا و بقا است. والسلام

مکتوب سی و پنجم. به سلطان وقت در تعزیت مغفوره روشن رائے بیگم. و ذکر شمهٔ توفیق آن مرحومه و بشارت مغفرت در حق آن مبرده.

إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ. اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ سُبْحَانَهُ وَبَرَكَاتُهُ إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلِلّٰهِ مَا أَعْطٰى وَكُلٌّ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرُوْا وَلْتَحْتَسِبُوْا أَمَّا بَعْدُ فَأَعْظَمَ اللّٰهُ لَكُمُ الْأَجْرَ وَأَلْهَمَكُمُ الصَّبْرَ وَرَزَقَنَا وَإِيَّاكُمُ الشُّكْرَ فَإِنَّ أَنْفُسَنَا وَأَمْوَالَنَا وَأَهْلِيْنَا وَأَوْلَادَنَا مِنْ مَوَاهِبِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ الْبَهِيَّةِ وَعَوَارِيْهِ الْمُسْتَوْدَعَةِ نُمَتَّعُ بِهَا إِلٰى أَجَلٍ مَعْدُوْدٍ وَ يَقْبِضُهَا بِوَقْتٍ مَعْلُوْمٍ ثُمَّ افْتَرَضَ عَلَيْنَا الشُّكْرَ إِذَا أَعْطٰى وَالصَّبْرَ إِذَا ابْتَلٰى فَإِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَخَلَفًا مِنْ كُلِّ هَالِكٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوْا وَإِيَّاهُ فَارْجُوْا فَإِنَّ الْمَحْرُوْمَ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ. کمترین دعاگویان و خیرخواہان بعرض والا می رساند کہ از استماع این واقعۂ ہائلہ آن قدر بایں عاصی و دیگر فقرای این طریقہ علیہ غم و اندوہ رُو آوردہ کہ چگونہ معروض دارد رَضِيْنَا بِقَضَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى الیقین کہ آن حضرت بہ آیۂ ترجیع خرسند خواہند بود۔ آن مرحومہ محترمہ درین اواخر عمر عجب توفیق یافتند و در حق مساکین و محتاجان خیلے شفقت داشتند جزاہا اللہ سبحانہٗ خیر الجزاء و آنچہ شیوۂ خیرخواہی حقیقی ہست این حقیر با جمعے از درویشان سرگرم ہست بہ دعا و استغفار ممد و معاون۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا الْمَيِّتُ فِي الْقَبْرِ إِلَّا كَالْغَرِيْقِ الْمُتَغَوِّثِ يَنْتَظِرُ دَعْوَةً تَلْحَقُهُ مِنْ أَبٍ أَوْ أُمٍّ أَوْ أَخٍ أَوْ صَدِيْقٍ فَإِذَا لَحِقَتْهُ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَإِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يُدْخِلُ عَلٰى أَهْلِ الْقُبُوْرِ مِنْ دُعَاءِ أَهْلِ الْأَرْضِ أَمْثَالَ الْجِبَالِ وَإِنَّ هَدِيَّةَ الْأَحْيَاءِ إِلَى الْأَمْوَاتِ الْاِسْتِغْفَارُ لَهُمْ۔ ماسے مستور الحال پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم در تقیظہ دید

که می فرمایند که چون بیگم مرحومه خدمتِ فقرا بسیار نموده بود ازین سبب ایشان را بخشیدند۔ وَمَا ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ۔ والسلام۔

مکتوب سی و ششم۔ به سیادت پناه و نقابت پناه میر محمد ابراهیم در ذکرِ واقعه عالی که درحق آن حضرت دیده و جواب آنچه از احوالِ خویش نوشته و بیان آنکه تصفیه عناصرِ ثلثه به ولایتِ علیا تعلق دارد و تصفیه عنصرِ خاک بکمالاتِ نبوت مخصوص است۔

نحمدہٗ ونصلی۔ صحیفه شریفه جنابِ سیادت پناهی درعینِ انتظار رسیدہٗ کمالِ بهجت و مسرت بخشیده۔ واقعهٔ عالی که نوشته بودند که آن حضرت علیه الصلوٰة والسّلام درحقِ تو می فرمایند که از محبانِ خاصِ ماست وجمیع امورِ دینی و دنیوی بوے تفویض که آنچه او خواهد بکند به وضوع انجامید و سربلندی حاصل گشت این عاصی قابلِ هیچ چیز نیست۔ لیکن ع

دادِ حق را قابلیت شرط نیست

ع شاهان چه عجب گر بنوازند گدا را

بالجمله ع برین مژده گر جان فشانم رواست

وآنچه احوالِ خود نوشته بودند که اکثر اعتبار مثل دُود از چشم وگوش واز دهن وبینی صعود می کند مثل ابرها شده به جانبِ آسمان می رود۔ روزے در مراقبه نشسته بودم که خود را می دیدم که آتش شده ام وتمام عالم را احاطه کرده ام بعد ازان می بینم که آب شده ام که جاری شده یا زمی رود و باز می بینم که خاک شده ام و درمن هیچ حس وحرکت نمانده همه بمطالعه درآمد وسببِ

حضرت گردید۔ احوال مسطور صریح است در تصفیۂ عناصر۔ و برآمدن غبار مثل دود اوّل دلیل برآن بدانند کہ تصفیۂ عناصر ثلثہ سوائے عنصر خاک تعلق بہ ولایت علیا دارد و تصفیۂ عنصر خاک مخصوص بہ کمالات نبوت است در حضور ہم ازین قسم امور عالی بیان می نمود۔ الحال امید است کہ رو بقوت آوردہ باشند امیدوار بوند و بہ استقامت زندگی زندگانی نمایند فَاِنَّ الْاِسْتِقَامَةَ فَوْقَ الْکَرَامَةِ۔ و آنچہ از ملاقات نمودن بندگان حضرت و مہربانی و اعزاز نمودن آن حضرت مرقوم بود سبب خوش وقتی دوستان گردید آنچہ حضرت میر جیو در روضۂ متبرکہ در حق این عاصی فرمودہ اند موافق حسن ظن شما است والّا این دور از کار مطلقاً قابل این قسم امور نیست۔ والسلام۔

مکتوب سی و ہفتم۔ بہ سلطان عبد الرحمٰن در بیان آنکہ جمعیت ماہ رمضان سبب جمعیت تمام سال است و تحریص بر ذکر و مراقبہ و بیان فضیلت نفقہ بر فقراء۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ لِلّٰہِ سُبْحَانَہُ الْحَمْدُ وَالْمِنَّةُ کہ آثار مزید توفیق روز افزون است و مع ہذا شفقت و مہربانیہائے شما بحال فقراء فَنَحْمَدُ اللّٰہَ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ۔ قدوم ماہ مبارک رمضان بخیریت و خوبی مبارک و میمون باد۔ یقین کہ استماع قرآن مجید میسر شدہ باشد جمعیت و خوبی ماہ مبارک رمضان سبب طراوت تمام سال است فَطُوْبٰی لِمَنْ مَضٰی عَلَیْہِ ھٰذَا الشَّھْرُ الْمُبَارَکُ وَرَضِیَ عَنْہُ شکر این نعمت عظمیٰ بجا آرند لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ دیگر الحمد للہ کہ حقائق و معارف آگاہ شیخ شاہ محمد منظور نظر خاص شدند و صحبت ایشان پسند خاطر افتاد و اگر مجلس سکوت و مراقبہ بایشان می داشتہ باشند گنجائش دارد خوش گفت۔

آسمان سجدہ کند بہر ز۔ مینے کہ درو   یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشینند

شیخ مشارٌ الیہ ہم از شمولِ عنایات و مہربانیہا کہ شامل حال ایشان ہست خیلے نگاشتہ بود۔ خانۂ ایشان آباد تلطف و تفقد این قسم مردم نامراد و بے نوا کہ از تکلفات وجود و ہستی گذشتہ اند باعثِ ترقیات دارین ہست و موجب نجات اُخروی۔ امید کہ بیش از بیش بحال شیخ مومی الیہ مشفق و مہربان باشند وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَعَلٰی مَنْ لَّدَیْکُمْ۔ فقیر زادہا محمد اعظم و محمد حسین و محمد شعیب سلام می رسانند والسلام

مکتوب سی و ہشتم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در جوابِ مکتوب او۔

حضرت حق سبحانہٗ و تعالےٰ بہ الطاف و عنایاتِ خویش ممتاز گردانیدہ بہ استقامت ظاہر و باطن موصوف داراد۔ صحیفہ شریفہ آنجناب قاصد رسانید و عریضہ کہ در خدمت حضرت ایشان مرسول داشتہ بودند بنظر مبارک در آمد مکتوب عالی مشتمل بر معارف عالیہ بنام شما مرقوم نمودہ اند لیک داخل مکتوبات نیز ساختند مطالعہ خواہند ساخت و بکنہہ آن خواہند رسید و کیفیتے کہ بعد از مطالعہ آن رُو دہد اطلاع خواہند داد و وسعت را در قلب ملاحظہ نمایند امید کہ دریچہ از غیب در باطنِ شما کشادہ گردد۔ والسلام۔

مکتوب سی و نہم۔ بہ پادشاہِ دین پناہ در شرح احوال ایشان و بیان آنکہ بنا و این طریقہ علیہ بر خلوت در انجمن ہست و بیان فرق در حضور مبتدی و حضور منتہی۔

باسمہٖ سبحانہ۔ حامداً و مصلیا و مسلماً۔ سلام و تحیہ از ین محب اُخروی در معرض قبول آرند۔ للہ سبحانہ الحمد کہ استیلائے نسبت و حضور او تعالیٰ بر نہجے غلبہ نمودہ است

کہ در اماکن غفلت و ہنگامِ اختلاط بیشتر جلوہ می فرماید وَھٰذَا مِنْ اَعْظَمِ عِنَایَاتِہٖ تَعَالیٰ۔ در نفحات الانس در احوال حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہٗ می آرد کہ شخصے از ایشان پرسید کہ در طریقۂ شما ذکر و صوت و سماع می باشد فرمودند کہ نمی باشد پس گفت بنائے طریقہ بر چیست۔ فرمودند خلوت در انجمن بظاہر با خلق و بباطن با حق ؎

از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش ‏ ‏ این چنین زیبا صفت کم می شود اندر جہان

آنچہ حق سبحانہٗ تعالیٰ می فرماید رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اشارہ بہ این مقام است تَمَّ کَلَامُہٗ اَنْشِیْ لَیْف۔ عزیزے فرمودہ ؎

در دلِ ما غم دنیا غم معشوق شود ‏ ‏ بادہ گر خام بود پختہ کند شیشۂ ما

اما باید دانست کہ فرق است میانِ حضورِ مبتدی و حضورِ منتہی۔ نسبت مبتدی ضعیف است۔ آن قدر قوت نہ دارد کہ باوجود مشاغل شتی بر حالِ خود باشد۔ اما حضوری کہ منتہی را عنایت شدہ است قوت تمام دارد و در مواضعِ غفلت متزاید می گردد۔ و این حضور را حضورِ خودبخود می گویند۔ یعنی حضرتِ حق سبحانہٗ خود را خود حاضر است چہ این حضور بعد از فنا و لحوق صفات بہ اصلِ او را مرحمت شدہ است بخلاف مبتدی کہ ظلماتِ نفسِ او ہنوز باقی است آن قدر قوت نہ دارد کہ تحملِ ظلماتِ دیگر نماید فَظَهَرَ الْفَرْقُ بَيْنَ حُضُوْرِ الْمُبْتَدِی وَحُضُوْرِ الْمُنْتَهِيْ وَالْفَارِقُ اَلْفَنَاءُ شَتَّانَ مَا بَيْنَهُمَا شکرِ این نعمتِ عظمیٰ بجا بیارند لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب چہلم۔ در بیان ظاہر شدن اسرار لازم الاستتار و معلوم نمودن توجہ جمیع عالم بجانب خویش۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ فضائل و کمالات دستگاہا درین روزہا طرفہ معاملہ عجیبہ گذشت

واسرار لازم الاستتار درمیان آوردند۔ ومعلوم می شد کہ توجہ جمیع عالم از محیط عرش تا مرکز فرش بہ جانب احقر ست۔ ودران وقت شمارا باخود اتحاد خاص می یافت لائح شد کہ شما دربحار آن اسرار غواصی نمودہ وانوار وبرکات راکہ در وقت عروج مشرف شدہ بودند ہمراہ خود آوردہ نزول نمودند وبہ نظر ظن غالب خود آن اسرار بہ مقام ملاحت می یافت وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللہِ سُبْحَانَہٗ شکر این عطیہ عظمیٰ بجا آرند کہ غایبانہ مورد این ہمہ عنایات گشتہ اند لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ۔ والسلام

مکتوب چہل ویکم ۔ بہ سلطان عبدالرحمٰن در نصیحت وبیان آنکہ فناے قلب نتیجۂ تجلی افعال است وکمالِ فنا منوط بہ تجلی ذات وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

حامداً ومصلیاً۔ حق سبحانہٗ وتعالیٰ باخود دارد واز اندیشۂ غیر خود رہائی کرامت فرماید ع اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللہَ بَاطِلٌ ؎

ہر چہ جز عشق خداے احسن ست گر شکر خوردن بود جان کندن ست

او تعالیٰ از کمال کرم خویش بہ کسب مرضیات خود سرگرم دارد۔ دنیاے دون حضیت قدیم ہیچ کس را از دور ونزدیک بریک حال نہ گذاشتہ عاقبت از دوستان وخویشان بریدہ قطع دنیاے بے مدار باید کرد۔ عاقل آن ست کہ عمر چند روزہ خود را صرف طاعت حق کردہ متوجہ دار خلود باشد ؎

گوے توفیق وسعادت درمیان افگندہ اند کس بمیدان درنمی آید سواران راچہ شد

ہمت بران گمارند کہ در جمیع امور چہ در خوردن وچہ خفتن وچہ گفتن از حدود شرعیہ تجاوز واقع نہ شود ودر لباس نیک احتیاط نمایند۔ لباس حریر بر رجال حرام است سعی تمام مبذول دارند کہ بہ این محظور شرعی مرتکب نہ گردند کہ ابتلاے عام است

وبرذکر چندان مداومت نمایند که ماسوائے مذکور از ساحتِ سینہ رخت بربندد۔ بنوعے کہ اگر بہ تکلف یاد کنند بیاد نیاید۔ این حالت تعبیر بہ فنائے قلب ہست ونتیجہ تجلی افعال۔ بعد ازان اگر فضل الٰہی عزشانہٗ مدد نماید شروعے در تجلیات صفات خواہد افتاد ونفس را فی الجملہ فنائے واطمینانے حاصل خواہد شد کمال فنا وابستہ تجلی ذات ہست درین موطن بہ فنائے اتم مشرف می گردد۔ چون محبت این سبب درست آید امیدوار باشند فَاِنَّ الْمَرْءَ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ بشارتے ہست عظمیٰ۔ صحیفہ شریفہ کہ مشعر بر کمال اختصاص ومحبت بودہ رسید مسرت بے اندازہ گردید امید کہ تا ہنگام ملاقات راہِ مراسلات را مفتوح دارند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست۔ والسلام

مکتوب چہل ودوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در تحریص بر صحبت فقرا، واستقامت۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ نامہ نامی کہ نامزدِ این احقر شدہ بود بہ وُرود آن مفتخر ومباہی گردید۔ وچیزہائے کہ از راہِ شفقت ومہربانی فرستادہ بودید رسید بغایت خوش شدیم

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

این ہمہ تصدیع کشیدید خانہ شما آباد۔ آنچہ از ضبطِ اوقات وتقید بہ ذکر ومراقبہ وصحبت سکوت داشتن با میراںجیو مرقوم بود فرحت بر فرحت افزود زَادَكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ اِسْتِقَامَةً وَّتَرَقِّيَاتِ الظَّاهِرِ وَالْبَاطِنِ صحبت وتوجہ خدمت میراںجیو مغتنم شمردہ بیش از بیش سرگرم باشند وآنچہ از واردات رُو دہد نویسان باشند کہ سبب توجہات غائبانہ ہست دیگر خاطر ہموارہ خواہانِ استقامت ظاہر وباطن رالیشان ہست فَاِنَّ الْاِسْتِقَامَةَ فَوْقَ الْكَرَامَةِ۔ والسلام۔

مکتوب چہل وسوم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیانِ علو ارشاد وتکمیل حضرت الشان

و ذکر برخے از ترقیات اصحاب خویش و تحریص بر تواضع و ما یناسب ذلک۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً۔ حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ آن محب الفقراء را بہ ترقیات صوری و معنوی سربلند داشتہ بہ عافیت و استقامت موصوف داراد۔ صحیفہ شریفہ کہ بہ این کمترینِ درویشانِ سلسلۂ احمدیہ معصومیہ فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت و عریضہ کہ در خدمت حضرتِ ایشان ارسال داشتہ بودند بہ نظرِ مبارک در آمد۔ چون آن حضرت چند روز ضعیف بیشتر اند قوت نہ داشتند کہ جواب بنویسند۔ ازین جہت قاصد را دو سہ روز نگاہ داشتہ چند کلمہ بہ دستخطِ خاص حاصل نمودہ فرستادہ شد۔ دیگر معلوم فرمایند کہ معاملۂ تکمیل و ارشاد کہ درین روزہا طراوت پیدا کردہ تا کجا بیان نماید خصوص یارانے کہ بتوسل این عاصی بہ حضرت ایشان محبت درست نمودہ اند امتیاز خاص دارند لیکن شیخ میر بکمال خاکساری خود را فرشِ خانقاہ ساختہ بودند و اکثر اوقات ملازم این مسکین می بودند در اندک مدت ترقیاتِ عالی نمودند چندے از یاران را ہمراہ خود بجہت حلقہ و مجلس سکوت گرفتہ اند و یکسر کمالاتِ دستگاہ میان شیخ پیر وران شہر مغتنم اند گاہ گاہے اگر ہم صحبت شدہ باشند بغایت احسن است۔ عزم دیگر بملاحدہ و زنادقہ چہ قدر رفتگی دارند۔ اگر طریق راہ تواضع و شکستگی پیش گیرند کمال زیبائی است۔ والسلام۔

مکتوب چہل و چہارم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در تحریص بر صحبتِ حضرت ایشان و نازبرداری فقراء باب اللہ۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ حضرت واہب العطیات غرشانہ بہ ترقیاتِ ظاہر

و باطن آن جناب مشفق الفقراء را مستعد گردانیده به معیتِ فقراء منکسر القلوب موصوف دارا د بالنَّبِیِّ العَرَبِیِّ وَآلِهِ الْاَمْجَادِ عَلَیْهِ وَعَلَیْهِمُ الصَّلَوٰتُ وَ التَّسْلِیْمَاتُ۔ اشفاق پناہا اشتیاقِ ملاقاتِ سامی را چہ شرح دہد کہ از حد افزون است در صحیفۂ شریفہ کہ مصحوب جلوہ دار مرسل بود نگاشتہ بودند کہ در شہر رمضان المبارک رخصتے حاصل نمودہ متوجہ این حدود خواہند شد۔ و معلوم شریف الشان باد کہ چون الشان بہ دخول طریقہ علیہ مستعد گشتہ اند و مدار این طریقہ بر صحبت است اگر صحبتِ حضور پر نور میسر گردد خود نورٌ علیٰ نور است و گرنہ تا رسیدن حضور با جماعۃ اہل کمال کہ اصحابِ حضرتِ الشان اند انعقاد صحبت نمایند تا سبب جمعیتِ باطن گردد و بعضے فقراء ہر چند بہ حسب ظاہر حقیر و شکستہ باشند اما نظر از ظاہر معروف داشتہ مترصد ثمرات و نتائج باطنیہ آنہا باشند و ناز برداری فقرا را سعادت دانند ؎

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنینِ عالم است
نازکی کے راست آید بار می باید کشید

می باید کہ منزلِ شریف از مجمع یارانِ طریقِ خاص مشخص باشد و جماعۃ و از صوفیہ بمراقبہ و حضور بسر می بردہ باشند کہ بسبب ترقیاتِ صوری و معنوی است۔ والسلام

مکتوب چہل و پنجم ۔ نیز بہ مشارٌالیہ در ذکر دعا و توجہ در حق او و تحریص بر تعمیر اوقات۔

حامداً و مصلیاً۔ حضرت حق سبحانہٗ و تعالیٰ ظاہر را بہ ظاہر شریعت تجلّی داشتہ و باطن را از حقیقتِ آن منور گردانیدہ بہ ترقیاتِ صوریہ و معنویہ مستعد و ممتاز دارا د بمنہ و کمالہ کہ ہمہ از دعاے ظہر الغیب غافل ندانند بعضے اوقات بے خواست دعا و توجہ خاص در حق شما نمودہ می آید امید واریم کہ آثار آن بزودی ظہور فرمایند

وباید کہ از کیفیاتِ ظاہر و باطن اطلاع می دادہ باشند کہ سبب مزید ارتباط معنوی ہست پارہ از تبرکات حضرت الیشان مرحوم کہ اَمُرَّ مِنْ يَكُونُ بِتَا اَحْمَرْ است مصحوب حاجی عوض برائے شما فرستادہ شد این قسم تبرکات بغایت دشوار ہست و اندک بجھتہ فقیر رسیدہ بود نظر بر کمالِ اتحاد و اخلاص شما نمودہ قلیلے ازان فرستادہ شد و آنچہ از تقید بہ ذکرِ قلبی و تلاوتِ قرآن و مراقبہ و نماز و ذکر لسانی نگاشتہ بودند مسرت بر مسرت افزود و ہمیں دستور اوقات را بذکر و فکر معمور دارند۔ والسلام۔

مکتوب چہل و ششم۔ بہ روشن رائے بیگم مرحومہ در بیان آنکہ معتبر در فنا آن ہست کہ در بیداری خود را معدوم بیند و بیان آنکہ قائلان وحدتِ وجود تفرقہ درمیان ظل و اصل نمی کنند۔ آنچہ از حضرت خواجہ عبدالخالق منقول ہست کہ اگر یکے از فرزندانِ من دران وقت بودے منصور را ازان مقام گذرانیدے موافق مذاق حضرتِ الیشانِ است وَكَانَ سَبَبُ ذٰلِكَ۔

حامداً و مصلیاً۔ نوشتہ بودند کہ در بیداری چشم خود را گم می یابد و صفات را از خود جدا می بیند و پرتو صفاتِ حق می یابد۔ بغایت اصیل ہست چہ معتبر در فنا ہمان ہست کہ در تیقظ و بیداری خود را معدوم بیند و ہمچنین ہست در سائر احوال بعضے مردم بہ خواب و خیال آرمیدہ اند و از حقیقتِ معاملہ غافل اند ؎

چو غلام آفتابم ہمہ ز آفتاب گویم نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیثِ خواب گویم

صفاتِ خود را پرتو صفاتِ حق یافتن علامتِ تجلی صفات ہست و فنا و لطیفہ روح از ظہور صفاتِ الٰہی عز شانہ حاصل میشود بسیار خوب فہمیدہ۔ این مراقبہ را نوشتہ اند و از لطافتِ استعداد شما خبر می دہند جمعے کہ صفاتِ خود را عین صفاتِ حق می یابند

دیہ وحدتِ وجود قائل اند تفرقہ میانِ ظل و اصل نمی توانند کرد و ظل را عین اصل می دانند۔ چنانچہ مختار شیخ محی الدین عربی است و منصور حلاج و بایزید بسطامی درین مقام گذشتہ اند۔ و آنچہ نوشتہ بودند کہ این دید موافق فرمودہ حضرتِ ایشان است الحق ہمین طور ہست چہ نزدِ آن حضرت افراد عالم مظہر اسماء و صفات اند۔ و ظلالِ آن مرتبۂ مقدسہ این دید بغایت عالی است و از مقامِ وحدت وجود بلند است چہ محبوسان مقامِ وحدت از کمالات کہ فوقِ این مقام اند محروم اند والے اگر بہ شیخ کامل نہ رسند و بند این مقام باشند حضرتِ ایشانِ ما قدس اللہ تعالےٰ سرہُ الاقدس طالبانے را کہ کشف توحید وجودی می شد بتصرف ازان مقام در می گذرانیدند و آنچہ در کتاب رشحات از خواجہ عبد الخالق نقل می کنند کہ اگر یکے از فرزندانِ من دران وقت بودے منصور را ازان مقام گذرانیدے موافق مذاقِ حضرتِ ایشانِ ماست للہ سبحانہٗ الحمد شما راہم مدتِ قلیلہ درین مقام داشتہ متوجہ فوق ساختند۔ چنانچہ در یکے از نوشتہائے شما کہ سابق نوشتہ بودند کہ من صفاتِ خود را عینِ صفاتِ حق می یابم معلوم شدہ بود۔ شکر بجا آرند کہ از کوچہ تنگ توحید برآمدہ بہ شاہراہ افتادید۔ مشائخ بسیار درہمین مقام رفتہ اند درین راہ غیب الغیب بے تصرف پیرِ کامل راہ رفتن بغایت دشوار ہست۔ مقامِ شیخی سخت مقامے است عالی و کار ہر بے سر و برگے نیست ؎

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو اینجاست ۔۔۔ نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

و آنچہ از احوالِ جماعتہ کہ داخلِ طریق شدہ اند نوشتہ بودند بہ مطالعہ آن سبب خوش وقتی ہا گردید۔ و دیگر آنچہ نوشتہ بودند کہ بعضے از آنہا در مراقبہ چیزہا مشاہدہ

می نمایند بغایت عالی ہست خصوص احوال حافظہ فاطمہ کہ در مشغولی خود را نمی بینند ظاہر پر توے از فنا بہ طریقِ انعکاس از باطنِ شما بوے رسیدہ۔ و بحال او بیشتر متوجہ باشند۔ والسلام

مکتوب چہل و ہفتم۔ بہ بی بی عرب خانم در تعزیت سید امیر خان مرحوم و بیان شمہ از مصائب کہ بر سلف گذشتہ و تحریص بر صبر۔

قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ہ کسی داند کہ چہ نویسد و چگونہ شرح دہد کہ از استماعِ خبرِ وحشت اثر واقعۂ ہائلہ خان مغفرت نشان محبوب القلوب تغمدہ اللہ سبحانہ بغفرانہ چہ قسم الم و اندوہ بہ این دل افگار رسیدہ و چہ نوع الم و غم رُو نمودہ بہ گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ روزے کہ این خبر رسیدہ حالے کہ بہ جمیع اہل خانہ طاری شد کہ تاب بیان نہ دارد۔ و اگر بعضے مولانع از مرض مدام اندرون و مثل آن نمی بود فقیر خود بجہت تعزیت در انجا می رسید این ماتم تنہا بہ شما نیست ما ہم شریک این ماتم ایم۔ لیکن چہ توان کرد کہ ہیچکس را ازین شاہ راہ گریز نیست ہرگاہ انبیاء و اولیا علیہم الصلوٰت والتسلیمات در دنیا ہمیشہ نہ باشد بدیگران چہ رسد اِنَّکَ مَیِّتٌ وَّاِنَّھُمْ مَّیِّتُوْنَ۔ نص قاطع ہست ما را و شما را ہم ہمین راہ در پیش ہست جَآءَتِ الرَّاجِفَۃُ تَتْبَعُھَا الرَّادِفَۃُ۔ جَآءَ الْمَوْتُ بِمَا فِیْہِ۔

آہ زین منزلے کہ در پیش است کہ گذرگاہ شاہ و درویش است

حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالٰی عنہ نوشتہ اند کہ امام اجل محی السنۃ در حلیۃ الابرار می نویسند کہ در زمانِ عبد اللہ بن زبیر سہ روز طاعون واقع شد

ودران طاعون ہشتاد وسہ پسر از حضرت انسؓ کہ خادم حضرت پیغمبر ما بود علیہ و
علی آلہ الصلوٰت والتسلیمات وآن سرور در حق او دعاے برکت فرمودہ فوت
کردند وچہل پسر از حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فوت شدند
ہرگاہ کہ بہ اصحاب کرام خیرالانام علیہ وعلی آلہ الصلوٰت والتسلیمات این معاملہ
فرمایند ما عاصیان در کدام حساب۔ نیز آنحضرت قدسنا اللہ بسرہ الاقدس در
ہنگام واقعۂ ارتحال حضرت میان محمد صادق مخدوم زادہ کلان بزنگاشتہ اند
کہ مفارقت فرزندی اعزی از اعظم مصائب ہست معلوم نیست کہ کسے بہ مثل این مصیبت
مصاب شدہ باشد اما صبر وشکر کہ حضرت سبحانہ وتعالیٰ درین مصیبت این ضعیف
قلب را کرامت فرمودہ از اجل نعم واعظم انعامات ہست۔ از حضرت حق سبحانہ مسألت
می نماید کہ جزاے این مصیبت ممد بہ آخرت باشد در حدیث ہست کہ حق تعالیٰ
می فرماید کہ اے ابن آدم اگر تو صبر کنی نزد صدمۂ اولی راضی نمی شوم براے تو
ثوابے را غیر جنت۔ والسلام

مکتوب چہل ودہشتم۔ در بیان آنکہ فتح ونصرت دو قسم ست یکے صورت
آن کہ مربوط بالشکر وغزا است۔ ودوم حقیقت او کہ منوط بہ لشکر دعا ہست ودر ترجیح قسم
ثانی بر اول۔

وَلَیَنۡصُرَنَّ اللّٰہُ مَنۡ یَّنۡصُرُہٗ فضائل وکمالات دستگاہا آنچہ از زبان
مبارک بیان ایماے کہ بحکم حدیث لیس المخابرُ مِنَ الۡمُعَایِنۡ وَمَا نَدِمَ مَنِ
اسۡتَشَارَ فرمودہ اند مرقوم بود بہ وضوح انجامید۔ این فقیر ہموارہ در اداوقات رجا
وآدان مظنۂ اجابت دعا در زمان اجتماع فقرا فتح ونصرت بر اعداے آفاقی و نفسی

می خواہد تقویت و تائید دولت قاہرہ کہ ترویج شریعت باہرہ بہ آن منوط است از لشکر دعا کہ ارباب فقر و اصحاب بلا اندمی جوید۔ فتح و نصرت دو قسم است قسمی ہست کہ آن را تعلق بہ اسباب ساختہ اند و آن صورت فتح و نصرت است کہ تعلق بہ لشکر غزا دارد و قسم دیگر حقیقت فتح و نصرت است از نزد مسبب الاسباب است و کریمہ وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ اشارہ بہ آن ہست متعلق بہ لشکر دعا است پس لشکر دعا بہ واسطہ ذل و انکسار خود از لشکر غزا سبقت نمود و از سبب بہ مسبب دلالت فرمود۔ ع

برد ند شکستگان ازین میدان گوے

فرمود

و ایضاً دعا رد قضاے نماید چنانچہ مخبر صادق فرمود علیہ و علیٰ آلہ الصلوٰۃ والسلام لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ۔ و سیف و جہاد این قدرت ندارد پس لشکر دعا با وجود ضعف و شکستگی بقوت تر اند از لشکر غزا۔ و نیز لشکر دعا ہمچون روح است مر لشکر غزا قالب است مر او را پس لشکر غزا را از لشکر دعا چارہ نبود کہ قالب بے روح قابل تائید و نصرت نباشد۔ ازینجا ہست کہ گفتہ اند کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ یَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِیْکِ الْمُھَاجِرِیْنَ۔ ہر چند این فقیر شایان آن نیست کہ خود را در عداد لشکر دعا داخل سازد۔ اما بمجرد اسم فقر و احتمال اجابت خود را از دعا فارغ نمی دارد و امید وار ہست کہ آن حضرت بدانچہ عزیمت فرمایند مبارک و میمون باشد رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ والسلام۔

مکتوب چہل و نہم۔ در ذکر فیوض و برکات کہ در عرس حضرت ایشان ظاہر شدہ و بیان آنکہ درین قسم اوقات از غلبۂ حضور غفلت بہ تکلف ہم میسر

نمی شود و کفر و فسق ہمسایہ یا مدد می نماید۔ و بیان آنکہ شمول انعام الٰہی جل شانہٗ و عموم مغفرت او سبحانہٗ درین طور اوقات متوقع ہست وَمَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ ذٰلِكَ۔

لَهُ الْحَمْد۔ و سلام و تحیہ ازین عاصی قبول فرمایند۔ عجائب فیوض و برکات از امروز ظہور فرمودہ۔ آن قدر ریزش انوار و برکات شدہ کہ قوت بشری از برداشت آن عاجز ہست نَحْمَدُ اللهَ ثُمَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ۔ درین قسم اوقات ہر چند بہ تکلف خود را بہ غفلت انداختہ می شود میسر نمی شود۔ چنانچہ شیخ الاسلام ہرویؒ می فرماید کہ ہر کہ یک ساعت مرا از حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ غافل سازد امید ہست کہ جمیع گناہان او بہ بخشند۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ در مکتوبات قدسی آیات قلمی فرمودہ اند کہ چون معاملۂ عارف بہ صرف ذات عز شانہٗ می افتد عروج و ترقی متعسر می گردد۔ دران وقت کفر و فسق ہمسایہ مدد می فرماید و ہر چند اختلاط بہ اہل غفلت بیشتر راہ ترقی کشادہ سرش آنست کہ ظلمت ہم برائے ظہور نور الانوار در کار ہست و بضدہا تتبین الاشیاء۔ و در ہمین مقام سالک بہ طوع و رغبت خود بہ اہل غفلت محشور می شود۔ سبحان اللہ عجب کاروبار ہست۔ آنچہ بدیگران مانع ترقی ہست اہل اللہ را زینۂ ترقی ہست و عروج۔ وَهٰذِهٖ مَعْرِفَةٌ دَقِيْقَةٌ خَارِجٌ عَنِ الْاِدْرَاكِ الْخَوَاصِ فَكَيْفَ الْعَوَامِ ؎

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہ ہرزہ نیست　　　ہم قصۂ غریب و حدیث عجیب ہست

و این ہمہ شمول انعامات در مجلس این قسم اعراس وغیرہ گاہ گاہ افاضہ می شود و مانند ابر نیسان بہ جمیع خلائق می ریزند وَاِنْ كَانُوْا مِنْ اَهْلِ الْغَفْلَةِ۔ و درین طور اوقات مرجوہ عموم مغفرت متوقع ہست بے تکلف دراز نفسی نمودہ می آید کہ طرفہ سکرے روداد حضرت میاںجیو قدس سرہٗ بہ علو شان خاص ظاہر می شوند۔ والغیب عند اللہ سبحانہٗ۔ والسلام

مکتوب پنجاہم ۔ بہ کمالات دستگاہ شیخ محمد باقر لاہوری در جواب مکتوب او که از ظاہر شدن مقامِ عالی نوشته بود۔ دبیان آنکه مرتبه که فوق تعین جبی است عمده درحصولِ آن حقیقتِ قرآنی است و مرتبه که فوقِ تعین وجودی است حقیقتِ صلوٰة را دران مدخلت تمام است۔ دبیان آنکه قرار یافتن معاملۂ ذاتِ بحت فوقِ تعینِ وجودی پیش از ظہورِ تعینِ جبی است۔ وبعدہٗ آن مرتبه داخلِ تعینات گشته وجواب سوالے که نموده بود۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ نحمدہٗ ونصلی ونسلم۔ بجنابِ آن برادر ارشاد مرتبت سلام سلامت انجام برسد۔ صحیفۂ شریفه متعاقب یک دیگر رسیدٗ خوش وقت ساختند چون مشتمل بر احوالِ بلند بوده مسرت بر مسرت حاصل گردید۔ آنچه نوشته بودند که مقامی عالی ظاہر شد خود را آنا گلو دران مقام داخل یافت ومعلوم شد که مرتبۂ مقدسه ذاتِ بحتِ ذات ست تعالت وتقدست۔ ہمانا که این مرتبۂ مقدسه آن مرتبه باشد که آخرینِ ذات است وفوق تعین جبی است وعمده درحصولِ این دولت حقیقتِ قرآنِ مجید ست و مرتبه که فوقِ تعینِ وجودی است حقیقتِ صلوٰة دران مدخلتے تمام است۔ چنانچه در مکتوبات قدسی آیات واقع است که حدت در نظر دران مقام والبسته به ادای صلوٰة است۔ دران وقت مرتبۂ ذاتِ بحت تعالت وتقدست فوقِ تعینِ وجودی قرار یافته بود۔ وسیر وسلوک به آن مقامِ عالی منتہی باشد و چون تعینِ جبی بمنصۂ ظہور آمد معامله سابق داخلِ تعینات شد و کاروبار در وصول قدمی به وصولِ نظری قرار یافت و درین ہنگام عروج نظری به حقیقتِ قرآن مجید منوط گشت۔ برین تقدیر تناقض لازم نمی آید وجوابے از سوالِ شما نیز پیدا شد

کہ حقیقتِ صلوٰۃ بہ اصل الاصل متعلق است و حال آنکہ التذاذِ خاص در تلاوتِ قرآن مجید بہ حدے معلوم می گردد کہ در ادائے صلوٰۃ مفقود است۔ چہ اصل الاصل گفتن بیّن از ظہورِ تعین حبی است۔ واگر بعد از گذشتن تعین حبی کیفیت والتذاذ زیادہ از صلوٰۃ فہمندو جہے دارد چہ حیلولت حقیقتِ صلوٰۃ درمیان حقیقتِ قرآن مجید و مرتبۂ مقدسہ ذات بحت تعالت وتقدست از حضرت قبلہ گاہی مسموع نہ شدہ واللہ اعلم بالصواب بعد از نمازِ جمعہ چون بزیارت روضۂ منورہ رسیدہ شد معیت خاص شمارا با خود یافت امید غالب است کہ تنزلے از آن مقام عالی شدہ باشد۔ والسلام

مکتوب پنجاہ ویکم۔

بہ حاجی اسد اللہ دزیر آبادی دربیان درجاتِ متابعت آن حضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام وتحریص بر طولِ محبت واعتقاد تام بر وجہے کہ ذرہ اعتراض را بہ ہیچ راہ نہ دہد وتعلق حصول برکاتِ صحبت بر آن وبیان آن کہ مجرد اخلاص بے مشقت کافی است وَمَا بِنَا سَبَبُ ذٰلِكَ۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِهِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ حقائق ومعارف آگاہ حاجی الحرمین الشریفین حاجی اسد اللہ سلام وتحیہ قبول نمایند۔ مکاتیب شریفہ متعاقب یک دیگرے می رسند و در ارسالِ جواب کوتاہی واقع می شود معذور خواہند داشت وَالْعُذْرُ عِنْدَ کِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ۔ ثانیاً معلوم نمایند کہ متابعتِ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہفت درجہ است درجہ اولیٰ را علمائے ظواہر بیان فرمودہ اند۔ و این صورتِ متابعت است وشش درجہ دیگر مخصوص بہ اہلِ باطن است نوشتن ہر درجہ بہ تفصیل در حوصلۂ کتابت نمی گنجد۔ لیکن مجملاً آنکہ در درجۂ ششم کمالات واسرارِ محبوبیت ذاتی مکشوف می شوند ونصیبے از حروف متشابہات قرآنی و

منزلے از حروفِ مقطعات فرقانی حاصل روزگار می شوند و این حروف متشابہات
و مقطعات رمزے است خاص میان محب و محبوب و ہر چند این معاملات مخصوص
بہ انبیاء اند علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات لیکن بہ بعض افراد این امت بہ طریق تبعیت
نیز شربے ارزانی داشتہ اند و درجۂ ہفتم متعلق نزول است کہ بہ تکمیل وارشاد خلق
تعلق دارد تا کدام صاحب دولت را بہ این ہفت درجہ مشرف سازند۔ و این قسم
اسرار و معاملات ورائے شہود و مشاہدہ است، و ورائے فنا و لقا و ورائے تجلیات
و ظہورات و ورائے ولایتِ صغریٰ و ولایتِ کبریٰ و ولایتِ علیا است ع

گر بگویم شرح این بے حد شود

و بہ گفتن و نوشتن راست نمی آید۔ طولِ صحبت و اعتقادِ تام بہ شیخ کامل و مکمل درکار
است بنوعے کہ جمیع حرکات و سکنات شیخ در نظر مرید زیبا و مستحسن در آید و ذرہ
اعتراض را راہ نہ دہد او ہر چہ می کند بہ الہام می کند و بہ اذن او سبحانہ جمیع امور
را سر انجام می دہد۔ پس برین تقدیر اعتراض را گنجایش نباشد۔ اگر بہ رخصت و مباح
عمل می نمایند بہ فضل اللہ سبحانہ حکم فرائض و واجبات می گیرند رخصت عزیمت
پیدا می کند و تا این قسم اعتقاد بہ پیر نہ داشتہ باشد از برکات و ثمراتِ صحبت
محروم مطلق است۔ اگر چہ سالہا در صحبت بگذراند و ریاضتہائے شاقہ پیش گیرد کہ
غیر از حرمان نتیجہ نیست۔ و مجرد اخلاص و محبت بے مؤنت ریاضت و مشقت در حصول
کمالات کافی است۔ آرے اگر مشقت و ریاضت با محبت و اخلاص جمع شود نور
علی نور خواہد بود و الا محبت مجرد محبت ہم بہ کمال می رساند۔ باید کہ بحال خود نیک
تامل نمایند۔ اگر این قسم اعتقاد کہ مذکور شد در خود یابند پس سیر سرہند را القصد نیاز

روضۂ مطہرہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مغتنم دانند و چند گاہ مجاورت آن روضۂ مطہرہ منورہ اختیار نمایند۔ گوہرے ازان کمالات کہ بالا ذکر یافت بدست آرند۔ و اگر این نوع اعتقاد و گرویدہ در خود نہ فہمند پس تصدیع نہ کشند و دیگرے را در تصدیع نیندازند۔ چون مکرر دعوئے طلب نصائح و فوائد نمودہ بودند بنا بر آن شمہ ازان چہ علم داشت ابلاغ نمود۔ و الا این حقیر سراسر بشارات و نقص مغتنم است زیادہ چہ تضییع اوقات نماید۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و دوم - بہ شہزادہ سلطان محمد معظم در فضیلت ذکر خفی و مزیت دوام حضور کہ مخصوص این طریقہ است و بیان آنکہ افادہ و استفادہ این طریقہ علیہ انعکاسی است و بیان آنکہ ذکر ہرچند از اسباب وصول است اما مشروط برابطہ و فنا فی الشیخ است۔ وما یناسب ذالک۔

اَلَمْ یَاْنِ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَنْ تَخْشَعَ قُلُوْبُهُمْ لِذِكْرِ اللّٰهِ - فی الحدیث اَلذِّكْرُ الَّذِیْ لَا تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ تَزِیْدُ عَلَی الَّذِیْ تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعِیْنَ ضِعْفًا۔ در نفحات در احوال شیخ ابی سعید بن ابی الخیر مذکور است کہ شیخ را گفتند فلان کس بر روئے آب می رود۔ گفت سہل است بزغی و صعوہ نیز بر آب می رود گفتند فلان کس در ہوا می پرد گفت زغنی و مگس نیز در ہوا می پرد۔ گفتند فلان کس در یک لحظہ از شہرے بہ شہرے می رود گفت شیطان نیز در یک نفس از مشرق بہ مغرب می رود۔ این چنین چیزہا بس قیمت نیست۔ مرد آن بود کہ در میان خلق نشیند و داد و ستد کند و زن خواہد و با خلق در آمیزد و یک لحظہ از خدائے خود غافل نباشد۔ احقر دعا گویان بعد از تبلیغ سلام و تحیہ بعرض عالی متعالی می رساند

کہ بموجب امر عالی بعضے فوائد کہ تعلق بہ شغل باطنی دارند معروض می دارد استماع فرمایند۔ شغل باطنی در طریقۂ اکابر این طریق بر اقسام است۔ قسم اول ذکر اسم ذات طریقۂ آن بالمشافہ بیان کردہ شد کہ از کیفیت آن اطلاع بخشند عمدہ آنست کہ ذکر ملکۂ دل می گردد و صفت لازمۂ او شود چنانچہ سمع صفت سامعہ دلبر صفت باصرہ بعد از حصول این حالت کار و بار بہ لطیفۂ روح است و روح بہ جانب یمین صدر است و بعد انصرام معاملہ روح و قطع الاحوال والمعارف متعلقہ بہا ینکشف اللَّطَائِفُ الثَّلٰثَةُ الْاٰخِرُ ثُمَّ بَعْدَ ذٰلِكَ يَنْشَرِحُ الصَّدْرُ وَيُفْتَحُ النَّفْسُ ثُمَّ يُعَامَلُ مَعَهُ مَا عُوْمِلَ وَيَصِيْرُ مِنْ مُلُوْكِ الدِّيْنِ۔ باید دانست کہ افادہ و استفادہ این طریق انعکاسی و انصباغی است و مدار معاملہ بہ صحبت است بہ شرط مناسبۃ الطرفین ذکر ہر چند از اسباب وصول است لیکن غالباً مشروط بہ رابطہ و فنا در شیخ است۔ لہٰذا گفتہ اند کہ مقدمۂ فنا فی الشیخ مقدمۂ فنا فی اللہ است این رابطہ فقط با الطاف شیخ کامل بے التزام طریق ذکر موصل است۔ چنانچہ التزام ذکر کہ خالی از این رابطہ باشد موصل نیست وَمَنْ جَمَعَ بَيْنَهُمَا فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيْمًا۔ و ذکر نفی و اثبات ہم فوائد بسیار دارد۔ در تطہیر باطن سیر از ماسوا او را دخل عظیم است۔ بعد از اطلاع بر کیفیت اسم ذات طریق آن نوشتہ خواہد شد درین باب منتظر امر عالی است و دیگر مراتب خیر خواہی و دعا گوئی ظاہر و باطن کہ مرکوز خاطر فقیر است از حیطۂ تحریر و تقریر خارج است و ظہور آثار بر مزید عنایات بادشاہانہ است

ع شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را

بقیۃ المعروض آنکہ جامع علوم ظاہری و باطنی نتیجۃ الاکابر سید علی عرب منتظم

طلب عالی ہمت والیفاے وعدہ از مکارم اخلاق ۔ بالجملہ سید مذکور از عزیزان است قابل محبت وعنایت ۔ برادر گرامی فضائل مآب حافظ مقصود علی کہ سالہا در صحبت فقرالیسر بردہ مشمول عنایات والطاف خاصہ خواہد گردید و بعضے التماسہا در خلوت بعرض عالی خواہد رسانید ۔ ارشاد پناہ شیخ محمد باقر کہ از خلفاے رشید این طریقہ است صحبت وملاقات او غنیمت ہست ۔ والسلام

مکتوب پنجاہ وسوم ۔ نیز بشاہزادہ مذکور در بیان آنکہ مقصود از سیر و سلوک تحصیل مقام اخلاص است وبیان آنکہ طریقت وحقیقت خادم شریعت اند وَمَا یُنَاسِبُ ذٰلِكَ ۔

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا ۔ اما بعد احقر دعاگویان بہ عرض عالی متعالی می رساند کہ از ان ہنگام کہ بہ شرف ملازمت استسعاد یافتہ ہموارہ محبت خاص بہ آن جناب عالی در خود می فہمد و در مراتب دعاگوئی وخیرخواہی روز افزون ہرچند از قدیم بہ استماع اخبار حق پرستی واستقامت بر طریقۂ مرضیہ کہ حضرت حق سبحانہ تعالے بہ خصوص بہ آن صاحب عالم کرامت فرمودہ شادان وخورم بودہ غائبانہ دل را نگرانی وہواداری ہم رسیدہ ۔ لیکن بعد از مشاہدۂ اخلاق واوصاف حالت دیگر دارد ومراتب ہوا خواہی ولوازم دعاگوئی در تضاعف واشتیاق ملازمت گرامی بیش از بیش ۔ خوش گفت ۔ ؎

تا دیدہ رخت عمرے سود ابتو ورزیدم فارغ ز تو چون باشم اکنون کہ رخت دیدم

بہ موجب حدیث نفیس مَنْ اَحَبَّ اَخَاهُ فَلْيُعْلِمْ اِيَّاهُ ۔ شمہ ازان معروض داشت ۔ یقین کہ آن حضرت ہم عنایت وشفقت خاص بحال این دعاگوے

داشتہ باشید بقیۃ المعروض آنکہ مقصود از سیر و سلوک قطع مقامات جذبہ و سلوک بتحصیل مقام اخلاص است کہ مربوط بہ فنائے الٰہیہ آفاقی و انفسی است و این اخلاص جزوے است از اجزائے شریعت چہ شریعت را سہ جزو است علم و عمل و اخلاص۔ پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند در تکمیل جزو ثالث کہ اخلاص است۔ حقیقت کار این است و فہم ہر کس بہ اینجا نہ رسد اکثر عالم بہ خواب و خیال آرمیدہ اند و بہ جوز و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالات شریعت چہ دانند و بہ حقیقت طریقت و ا رسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند کہ حقیقت معاملہ چیست بترہات صوفیہ مغرور اند و بحال و مقامات مفتون ہداہم اللہ تعالیٰ سبحانہ سواء الصراط جاذب الفقیر والامیر مشفق الصغیر والکبیر قاضی محمد منیر کہ وسیلہ این دعا گوے است بجناب عالی متعالی بعضے مطالب معروض خواہند داشت توقع کہ جواب باصواب مرحمت شود صلاح آثار برادر گرامی حافظ مقصود علی از مدتے صحبت فقراء قیام دارد۔ امیدوار عنایات و الطاف بادشاہانہ است والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب پنجاہ و چہارم ۔ بہ ملا محمد جان در سکی در بیان بعضے خصائص و کمالات مجدد الف ثانی قدس سرہٗ۔

نحمدہٗ و نصلی و نسلم۔ بہ جناب آن برادر گرامی سلام سلامت انجام برسد بعضے از خصائص و کمالات و مزایا کہ حضرت حق سبحانہٗ بہ محض فضل و کرم خویش بحضرت مجدد الف ثانی عطا فرمودہ است نوشتہ می شود بگوش ہوش استماع نمایند از آنجملہ آن است کہ آن حضرت مبشر شدہ بودند بہ آن کہ دنیا ترا حکم آخرت دادیم

این کلمۂ جامعہ مشتمل ہست بر چندین بشارات چنانچہ بہ تفصیل حضرت ایشانِ ما در بعضے مکاتیب شرح این را قلمی فرمودہ اند و چند معنی داخل آن درج نمودہ یکے از آنہا آنکہ تنعم وتلذذ و ترفع این دارِ فنا کہ موجب نقصانِ درجات آخرت ہست درحق دیگران و درحق آن حضرت موجب رفع درجات ہست و عین مرضی محبوب آیۂ کریمہ وَلَقَدْ اٰتَیْنٰهُ اَجْرَهٗ فِی الدُّنْیَا وَاِنَّهٗ فِی الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِیْنَ۔ گویا ایمائے است بہ این معاملہ وَهٰذِهٖ نِعْمَةٌ عَظِیْمَةٌ فِیْ حَقِّهٖ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ وازانجملہ آن ہست کہ بہ آن حضرت الہام واقع شد کہ این نسبت خاصہ تو در بعض فرزندان تو تا قیام قیامت باقی ماند۔ وازانجملہ آن ہست کہ می فرمودند کہ اگر مشتے از خاکِ پاک قبر من در قبر شخصے باندازند امیدوار بہاے عظیمہ ہست درحق او قلیلے ازان تربت مقدس باقی ماندہ اگر بندگان حضرت بفرمایند براے ایشان فرستادہ شود۔ وازانجملہ آن ہست کہ فرمودہ اند کہ معارف واسرار ما کہ در مکتوبات قدسی آیات مرقوم گشتہ بہ نظر حضرت مہدی موعود خواہد درآمد و مقبول حضرت او خواہد گردید۔ وازان جملہ آن ہست کہ می فرمودند کہ از من تا مہدی دیگرے بہ این کمالات ظہور نہ خواہد نمود۔ وازانجملہ آن است کہ آن حضرت مبشر گشتہ بودند کہ بقعہ کہ قبر مبارک ایشان دران جا ہست یا محلّی آن روضہ ہست از ریاض جنت۔ وازان جملہ ہست آن کہ وراے کمالاتِ ولایت کہ اولیاے امت بہ آن ممتاز بودہ اند وسکریات وشطحیات در غلبات ازانہا سر بر زدہ بہ آن حضرت راہے کہ موصل کمالات نبوت ہست مکشوف یافتند کہ ہیچ ولی سواے اصحاب و تابعین بہ آن تکلم نہ نمودہ۔ وازانجملہ ہست آن کہ بے طریق ریاضات ومجاہدات شدیدہ بلکہ بارعایت توسط احوال طریق تسلیک طلاب آنحضرت اقرب ہست

بہ وصولِ مطلوب و این طریق بہ وجودِ مبارک حضرتِ ایشان ما شیوع پیدا کردہ از فرزندانِ دیگر این قسم خدمت بہ وقوع نیامدہ۔ و از ان جملہ ہست عدم تعین سجادہ والیضاً عدم تقید بیک مرد مرس فی الحقیقۃ جانشین کسے ہست کہ بیشتر رشد و ارشاد از وے بہ وقوع آید وَھٰذَا بِخِلَافِ مَا ھُوَ مَرْسُوْمٌ عِنْدَ مَشَائِخِ ھٰذَا الْوَقْتِ دیگر تا کجا احصا نماید کہ خارج از حیطہ نوشتن ہست شنیدہ شد کہ سیادت مآب میر محمد ابراہیم ترک منصب نمودند۔ عجب از ایشان کہ فقیر را مطلع نہ ساختند و این ہمہ استعجال نمودند اَلْخَیْرُ فِیْمَا صَنَعَ اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ۔ رَزَقَہُ اللّٰہِ تَعَالٰی الْاِسْتِقَامَۃَ الَّتِیْ ھِیَ فَوْقَ الْکَرَامَۃِ۔ دیگر آنچہ از شوق زیارت حرمین شریفین با رفاقت میر محمد ابراہیم نوشتہ بودند مبارک ہست یَا لَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَھُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ کاش مرا ہم این سعادت میسّر شود۔ لیکن خدمات و رضا مندی حضرت والدہ از اہم امور ہست ایشان اذن نمی فرمایند بہ خدمت بادشاہ دین پناہ بموجب وَ شَاوِرْھُمْ فِی الْاَمْرِ نیز عرض نمایند اگر ایشان رخصت دادند ما ہم رخصت نمودیم از انقطاع ہر چند یک ظلم از عبادات نافلہ بہ وجوہ فاضل تر ہست۔ اگرچہ فرض گشتہ خود حاجت پرسیدن نیست فَاِنَّ حَقَّ اللّٰہِ تَعَالٰی سُبْحَانَہٗ مُقَدَّمٌ عَلٰی سَائِرِ الْحُقُوْقِ۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و پنجم۔ در وصولِ برکات از حقیقت حضرت جبرئیلؑ و یافتن اتحاد خاص بہ این حقیقتِ علیا و اشارہ بہ حقیقتِ حضرت اسرافیل

بعد الحمد والصلوٰۃ بہ آن برادر عزیز می رساند کہ اقوال و اوضاع فقراء این حدود بخیر و عافیت ہست و غیر از ماتم عصیان اندوہے واقع نیست امید کہ

بدعاء ظہر الغیب ممد و معاون باشند دیگر از سوانح جدیدہ آنکہ از حقیقت حضرت جبریل علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام درین روزہا انوار و برکات فراوان فائض گشتند و طرفہ اتحادے بہ آن حقیقت معلوم شد و عنایت خاص آنحضرت را در حق خود یافت وَالْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وحقیقت حضرت اسرافیل علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام و مناسبت آن بہ حقیقت الحقائق در مکتوبات جلد ثالث حضرت مجدد الف ثانی در مکتوب تعیین حبی نگارش فرمودہ اند از انجا مطالعہ خواہند نمود۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و ششم ۔ اُرْسِلَ اِلیٰ سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِی الْاِحْتِرَازِ عَنِ الْمَظَالِمِ وَالْمَنْعِ عَنْ اِعَانَۃِ الظَّلَمَۃِ وَالرَّفْضَۃِ وَاِغْرَائِہِمْ فِی الزَّجْرِ عَنِ التَّسْوِیْفِ فِیْ ذَالِکَ۔

حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَبَرَکَاتُہٗ تَعَالیٰ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ کَانَتْ لَہٗ مَظْلِمَۃٌ لِاَخِیْہِ مِنْ عِرْضِہٖ اَوْ شَیْءٌ فَلْیَسْتَحِلَّہٗ مِنَ الْیَوْمِ قَبْلَ اَنْ لَّا یَکُوْنَ دِیْنَارًا وَّلَا دِرْہَمًا اِنْ کَانَ لَہٗ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِہٖ وَاِنْ لَّمْ تَکُنْ لَہٗ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَیِّئَاتِ صَاحِبِہٖ فَحُمِلَ عَلَیْہِ۔ وَاَیْضًا قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ فِیْنَا۔ قَالُوْا الْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَّا دِرْہَمَ لَہٗ وَلَا مَتَاعَ فَقَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِصَلٰوۃٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوۃٍ وَّیَاْتِیْ قَدْ شَتَمَ ہٰذَا وَقَذَفَ ہٰذَا وَاَکَلَ مَالَ ہٰذَا وَسَفَکَ دَمَ ہٰذَا وَضَرَبَ ہٰذَا فَیُعْطٰی ہٰذَا

حَسَنَاتِہٖ وَھٰذَا مِنْ حَسَنَاتِہٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُہٗ قَبْلَ اَنْ یُّقْضٰی مَا عَلَیْہِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ۔ ہرگاہ فرائض را این حال خواہد شد فما بال النوافل فَاعْتَبِرُوْا یَا اُولِی الْاَبْصَارِ۔ وبالجملہ اِعَانَۃُ الظَّلَمَۃِ وَالرَّفَضَۃِ وَاِعْزَازُھُمْ وَاِحْتِرَامُھُمْ اِعَانَۃٌ لَّھُمْ عَلَی الْمَعْصِیَۃِ قَالَ سُبْحَانَہٗ تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ فَالْحَذَرُ ثُمَّ الْحَذَرُ۔ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَلَکَ الْمُسَوِّفُوْنَ۔ والسلام۔

مکتوب پنجاہ و ہفتم ۔ نیز بہ پادشاہِ دین پناہ در فضیلت سلطان عادل وسفارش درویشی۔

حَامِدًا وَّ مُصَلِّیًا وَّ مُسَلِّمًا۔ اما بعد کمترین دعاگویان وخیرخواہان بعد از عرض سلام معروض مقدس معلّیٰ می گرداند کہ دعاگوے قدیمی ہموارہ بہ دعاے ظہر الغیب کہ شیوۂ قدیمی است رطب اللسان است و چرا نباشد کہ تقویتِ دینِ متین و نصرت ملتِ مبین وابستہ بہ سلاطینِ عظام است فِی الْحَدِیْثِ اَلْاِسْلَامُ وَالسُّلْطَانُ اَخَوَانِ تَوْاَمَانِ لَا یُصْلِحُ وَاحِدٌ مِّنْھُمَا اِلَّا بِمُصَاحِبِہٖ فَالْاِسْلَامُ اُسٌّ وَالسُّلْطَانُ حَارِسٌ وَمَا لَا اُسَّ لَہٗ مُنْھَدِمٌ وَمَا لَا حَارِسَ لَہٗ ضَائِعٌ اَلدَّیْلَمِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَیْضًا فِی الْحَدِیْثِ اَلسُّلْطَانُ الْعَادِلُ الْمُتَوَاضِعُ ظِلُّ اللّٰہِ وَرُمْحُہٗ وَیُرْفَعُ لِلْوَالِی الْعَادِلِ الْمُتَوَاضِعِ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ عَمَلُ سِتِّیْنَ صِدِّیْقًا کُلُّھُمْ عَابِدٌ مُّجْتَھِدٌ اَبُو الشَّیْخِ عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ۔ حضرت سلالت جامع الفضائل برادر دینی حافظ مقصود علی کہ حافظ قرآن مجید و بحلیۂ صلاح و حق پرستی آراستہ است و سابق بہ منصب دوصد پنجاہی سربلندی داشت و مدتے ہست کہ

در صحبت فقراء به وضع صلاح و وصف عبادت می گذارند و جمعے کثیر با خود وابستہ دارد امیدوار است کہ یومیہ فراخور او از پیشگاہ خلافت وجہان داری مرحمت شود کہ درین کبرسن بہ جمعیت بہ عبادت و دعاگوئی مشتغل باشد۔ اخوی کمالات دستگاہی شیخ عبداللطیف کہ از مدتے بہ مرض مبتلا بود والحال شفا یافتہ بہ دعاے محمودی دارین آن حضرت مشغول است و بعرض سلام جرأت می نماید۔ والسلام

مکتوب پنجاہ و ہشتم۔ بہ شاہزادہ سلطان معظم در ذکر بعضے خصائص و مزایاے این طریقہ علیہ و بیان آنکہ عمدہ در حصول آنہا وحدانی التوجہ ساختن است خود را در خدمت پیر کامل و فانی شدن است در وے۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ امابعد۔ احقر دعاگویان بہ عرض عالی متعالی می رساند کہ اناں ہنگام کہ عنایت نامہ گرامی رسیدہ طرفہ مجتبے بہ جناب آن صاحب عالم مید اشد عنایات کہ دران مندرج است شکر آن را چہ گوید ادا نماید توقع چنان است کہ از حاشیہ خاطر عاطر منسی نہ فرمایند واز دعاگویان و خیرخواہان دارین تصور فرمایند۔ بہ مقتضاے ہوا خواہی بعض خصائص و مزایا این طریق عالی کہ بنیادش نقشبندیہ است و بران بنیاد کوشکہا و عمارتہا بنا ساختہ اند معروض می دارد۔ بدانند طریقے کہ بزرگان را اختیار کردہ اند بدایتش از عالم امر است مِنَ الْقَلْبِ وَالرُّوْحِ وَالسِّرِّ وَالْخَفِیِّ وَالْاَخْفٰی وحصولِ الْاَحْوَالِ الْمَوَاجِیْدِ وَالتَّجَلِّیَاتِ یَخْتَصُّ بِکُلِّ فَرْدٍ مِّنْ هٰذِهِ اللَّطَائِفِ الْمَذْکُوْرِ ثُمَّ یَصِیْرُ النَّفْسُ مَعَ تَوَابِعِهَا مُضْمَحِلًّا مُتَلَاشِیًا فَانِیًا مُسْتَهْلِکًا ثُمَّ یَنْشَرِحُ الصَّدْرُ بِحَقِّ الْاِنْشِرَاحِ ثُمَّ یَحْصُلُ التَّصْفِیَةُ وَالتَّزْکِیَةُ لِلْعَالَمِ الْخَلْقِ وَ نَفْیٌ بِالْعَالَمِ الْخَلْقِ اللَّطَائِفُ الْاَرْبَعَةُ

مِنَ الْهَوَاءِ وَالْمَاءِ وَالنَّارِ وَالتُّرَابِ فَيَجْتَنِبُ يُعَامِلُهُمَا لِعَامِلُ وَهٰذِهِ الْأَحْوَالِ لَا يَتَيَسَّرُ إِلَّا بِمُتَابَعَةِ سَيِّدِ الْأَوَّلِيْنَ وَالْآخِرِيْنَ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ أَفْضَلُهَا وَ مِنَ التَّحِيَّاتِ أَكْمَلُهَا۔ حقیقتِ کار این ست اما فہم ہر کس اینجا نہ رسد اکثر عالم بہ خواب وخیال آرمیدہ اند وبجوز ومویز اکتفا نمودہ از کمالاتِ شریعت چہ دانند وبہ تحقیقت وطریقت چہ وارسند شریعت را پوست خیال می کنند وحقیقت را مغز می دانند۔ نمی دانند کہ حقیقتِ معاملہ چیست بہ ترہات صوفیہ مغرور اند وباحوال ومقاماتِ مفتون هَدَاهُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ سَوَاءَ الصِّرَاطِ بخلافِ این اکابر کہ بہ ظاہر وباطن بر شریعت قدم راسخ دارند واز نص بہ فص نمی گرایند واز فتوحاتِ مدنیہ بہ فتوحاتِ مکیہ التفات نمی نمایند آن تجلیِ ذاتی کہ دیگران را برقی ست این بزرگواران را دائم ست شہودِ وحدت را در کثرات در قدم اول گذاشتہ بہ فوق الفوق شتافتہ اند نظرِ شان شافی امراضِ قلبیہ ست وتوجہ شان دافعِ عللِ معنویہ بیمن التفاتِ شان آن حاصل ست کہ در جاہائے دیگر بہ عبادات وریاضات بدست نیاید۔ خوش گفت ؎

نقشبندیہ عجب قافلہ سالار انند | کہ برند از رہِ پنہان بہ حرم قافلہ را
از دلِ سالک رہِ جاذبہ صحبتِ شان | می برد وسوسۂ خلوت وفکر چلہ را

والیضا باید دانست کہ عمدہ در حصولِ مطالبِ ارجمند وصداقی التوجہ ساختن است خود را در خدمتِ شیخ کامل مکمل وفانی شدن ہست درو لہٰذا فرمودہ اند کہ فنا فی الشیخ مقدمۂ فنا فی اللہ سبحانہ رزقنا اللّٰهُ سبحانہٗ وَإِيَّاكُمْ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْمَعَارِفِ وَالْأَسْرَارِ ؎

گر ما نرسیدیم تو شاید برسی　　　دادیم ترا ز گنج مقصود نشان

فضائل مآب برادر گرامی حافظ مقصود علی بخدمت عالی فرستاده شد یقین که عنایات والطاف خاصہ شاملِ حالِ او خواہند مرعی داشت بعضے ادعیۂ ماثورہ و اعمالِ مجربہ نظر بہ محض خیر خواہی دارین نمودہ مصحوب حافظ ارسال داشتہ بمطالعہ خاص خواہد در آمدہ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب پنجاہ و نہم - بہ سلطانِ وقت در بیان آنکہ بلا و مصیبت ہر چند بظاہر تلخ است اما فی الحقیقت ترقی بخش است۔ و بیان آنکہ از ضغطۂ قبر ہیچ کس را نجات نیست و در دید قصورِ اعمال و متہم داشتن نیات و ذکر فضائل مبطون و امثال آن۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فِی السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَفِی الشِّدَّۃِ وَالرَّخَاءِ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ مَا اُوْذِیَ نَبِیٌّ نَحْوَ اِیْذَائِہٖ وَمَا ابْتُلِیَ رَسُوْلٌ مِثْلَ اِبْتِلَائِہٖ بِھٰذَا صَارَ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَسَیِّدُ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔ وَرَدَ فِی الْحَدِیْثِ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ یُعَزِّیْ اَخَاہُ بِمُصِیْبَتِہٖ اِلَّا کَسَاہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ حُلَلِ الْکَرَامَۃِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَنْ ابْنِ حَزْمٍ۔ کمترین دعا گویان محمد سیف الدین بعرض والا می رساند کہ بہ ورود فرمانِ عالیشان سر بلند گردید غریب نوازی فرمودند و دلہائے شکستہ را بدست آوردند فِی الْحَدِیْثِ مَنْ عَزّٰی مُصَابًا فَلَہٗ اَجْرُہٗ۔ مثل این ہمہ تفقدات و مراحم بہ احوالِ نامراداں دلالت بر کمال تواضع آں حضرت دارد ؎

لطفہا می کنی اے خاک درت تاج سرم　　　من کہ باشم کہ بر آن خاطرِ عاطر بگذرم

چون شیوۂ دعاگوئی و خیر خواہی از قدیم داریم ہموارہ بہ دعاے سلامتی دارین آن حضرت رطب اللسان می باشیم خصوص درین ایام مصیبت از صمیم قلب دعا ہا در حق آن حضرت نمودہ شد بہ اجابت قرین باد مصیبت و بلا ہر چند در ظاہر تلخ و بے مزہ است لیکن فی الحقیقت ترقی بخش است و بحلاوت و طراوت چہ جفاے محبوب بہ نسبت بہ القاے او بیشتر لذت بخش و فرح آور است لِاَنَّ فِی الْجَلَالِ وَالْاِیْلَامِ مُرَادُ الْمَحْبُوْبِ خَالِصٌ بِخِلَافِ الْجَمَالِ وَ الْاِنْعَامِ فَاِنَّھُمَا مَشُوْبَانِ بِمُرَادِ النَّفْسِ۔ در دنیا نمکین کہ است ہمین اندوہ و حزن است خوش گفت ؎

غرض از عشق تو ام چاشنی درد و غم است ورنہ زیر فلک اسباب تنعم چہ کم است

آرے ماتم و مصیبت کہ است از عصیان است کہ با وجود مشاہدۂ این قسم امور ہیچ متنبہ نمی شویم و بیش از بیش بہ حظوظ نفسانی راغبیم و خواہان ترفع و تعلی خود۔ حالانکہ نص قرآنی است تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا و در احادیث کثیرہ وارد شدہ کہ از عذاب قبر ہیچ کس را نجات نیست فَمِنْھَا مَا اَوْرَدَ الطَّبْرَانِیُّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ تُوُفِّیَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَخَرَجْنَا مَعَہٗ فَرَاَیْنَاہُ مُھْتَمًّا شَدِیْدَ الْحُزْنِ فَجَعَلَ عَلَی الْقَبْرِ وَجَعَلَ یَنْظُرُ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ نَزَلَ فِیْہِ فَرَاَیْتُہٗ یَزْدَادُ حُزْنًا ثُمَّ خَرَجَ فَرَاَیْتُہٗ سُرِّیَ عَنْہُ فَتَبَسَّمَ فَسَاَلْنَاہُ فَقَالَ كُنْتُ اَذْكُرُ ضِیْقَ الْقَبْرِ وَضُعْفَ زَیْنَبَ وَكَانَ ذٰلِكَ یَشُقُّ عَلَیَّ فَدَعَوْتُ اللّٰہَ اَنْ یُّخَفِّفَ عَنْھَا فَفَعَلَ وَلٰكِنْ ضَغَطَھَا ضَغْطَةً سَمِعَھَا مَنْ بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ۔ وَمِنْھَا مَا اَخْرَجَ سَعِیْدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ وَابْنُ اَبِی الدُّنْیَا عَنْ زَاذَانَ قَالَ لَمَّا دَفَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اِبْنَتُہٗ رُقَیَّۃُ جَلَسَ عِنْدَ الْقَبْرِ فَتَرَبَّدَ وَجْہُہٗ ثُمَّ سُرِّیَ عَنْہُ فَسَأَلَہٗ اَصْحَابُہٗ فَقَالَ ذَکَرْتُ اِبْنَتِیْ وَضُعْفَہَا وَعَذَابَ الْقَبْرِ فَدَعَوْتُ اللّٰہَ فَفَرَّجَ عَنْہَا وَ اَیْمُ اللّٰہِ لَقَدْ ضُمَّتْ ضَمَّۃً سَمِعَہَا مَا بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ اِلَّا الْجِنَّ وَالْاِنْسَ۔ در مِنْہَا مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَا الَّذِیْ تَحَرَّکَ لَہُ الْعَرْشُ وَشَہِدَہٗ سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنَ الْمَلَآئِکَۃِ لَقَدْ ضُمَّ ضَمَّۃً ثُمَّ فُرِّجَ فَرِحَ عَنْہُ یَعْنِیْ سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ قَالَ الْحَسَنُ تَحَرَّکَ لَہُ الْعَرْشُ فَرَحًا بِرُوْحِہٖ۔ ہرگاہ بہ این جماعۃ کہ مقتدای اہل اسلام اند این نوع سلوک نمایند وای بر ما عاصیان خصوص معاملہ این روسیاہ کہ بہ عُصاۃ دیگر نمی ماند ہمتش مصروف بظاہر آرائی وقبول خلق است ومطمح نظرا وحظوظ عاجلہ ومنتہای مقاصد او ترفع وتکبر بر اقران فَالْوَیْلُ کُلُّ الْوَیْلِ چنان باید نمود کہ این نوع مخادع را چہ قسم جزا خواہد بود وَمَا ظَلَمَہُمُ اللّٰہُ وَلٰکِنْ کَانُوْا اَنْفُسَہُمْ یَظْلِمُوْنَ این است حاصل عمر ونسخہ سیر وسلوکش باین عنوان این عاصی را تصور فرمودہ گمان صلاح ودرویشی دور نمایند ودر قطار اہل دنیا داخل دانند وچنانچہ باگمانت بہ حسب ظاہر مہربانی می فرمایند این دور از کار را نیز ازین زمرہ دانستہ مہربانی می فرمودہ باشند نہ بعنوان صلاح ودرویشی کہ بمراحل ازان دور ومہجور است۔ واین معنی را بر تکلف وتحمل محمول نہ فرمایند کہ واقع ونفس الامری است حضرت سلامت ضعیفہ مرحومہ کہ قریب بہ سیزدہ وچہاردہ سال بہ انواع امراض مبتلا بود کہ یکے ازانہا علت بطن است۔ ودر حدیث آمدہ کہ مَنْ قَتَلَہٗ بَطْنُہٗ لَمْ یُعَذَّبْ فِیْ قَبْرِہٖ۔ ونیز وارد شدہ کہ اَلْمَبْطُوْنُ شَہِیْدٌ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اِنَّ اَکْثَرَ شُہَدَآءِ اُمَّتِیْ لَاَصْحَابُ الْفُرُشِ وَرُبَّ قَتِیْلٍ

بَیْنَ الصَّفَّیْنِ۔ وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِبُغْیَتِہٖ نظر بایں احادیث امیدوار عظیمہ است و الْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔ والسلام۔

مکتوب شصتم ۔ ایضاً بہ سلطان وقت در بیان آنکہ دید قصورِ اعمال مشعر از کمال است۔ وایں معرفت مراقبہ اخص خواص است۔

اما بعد می رساند کہ فرمانِ عالیشان و عطر کہ از روے عنایت مرحمت شدہ بود در وُرودِ کرامت آمود فرمود و فلانے بہ زبانی نیز اظہار تفقدات مقدس نمودہ اداے سپاس بے قیاس نمود۔ و باعثِ جمعیتِ خاطر شد و موجب مزید دعاء دولت دو سرا کہ از قدیم وظیفۂ فقراست گشت۔ ایں فقیر از اشتغال بایں امر خطیر ہموارہ فارغ نیست و نخواہد بود وَکَیْفَ یَفْرُغُ کہ از عہد بعید رِبقۂ خیر اندیشی در رقبۂ جان او داد و ایں سر رشتہ را متین و مستحکم می دارد وَلِلّٰہِ الْمِنَّۃُ کہ آثار خیر خواہی بر ضمیر فیض پذیر ہم میر من گردید و ایں معنی مرارًا بر زبانِ الہام ترجمان گذشتہ والآن نیز رجاء بقاے مناسبتِ معنوی واثق کہ ایں ہمہ عنایات از آثار است و دید قصور کہ مرقوم قلم محتشم گردیدہ مشعر از کمال دید است از انجا کہ ممکن مرآت کمالات وجوب است و تقابل لازم مرآت پس ممکن ہرچند در دید قصور بیشِ تقابلِ کمالات آن مرتبۂ مقدسہ آئینہ داری بیش و لضدہا تتبین الاشیاء و ایں معرفت مراقبۂ اخص خواص است و کَلَّ لِسان مناسب است۔ والسلام۔

مکتوب شصت و یکم ۔ غالبًا بہ والدۂ شاہزادہ سلطان محمود مرحوم در تحریص بر محبت و اخلاص بہ جناب تقدس نقاب بارگاہ ثریا جاہ تتق نشین ہودج عصمت و شہریاری ثمرہ گزینِ سرادقات مکرمت و جہان داری احقر فقرا عرض

می دارد کہ ہرچند بہ جناب عالی نور دیدۂ دانش و بینش خلافت جہانبانی نور حدیقۂ آفرینش سلطنت و کامرانی شاہزادہ والا درجہ ملاقات صوری نہ شدہ لیکن ازانجا کہ الطاف و عنایت خاصہ در غیبت شامل حال فقرا بے نوا فرمودہ بہ نشان خاص مرحمت اختصاص نگاشتہ انامل قدسی کو اہل ممتاز و مفتخر می فرمایند لوازم وظائف دعا گوئی روز افزون می شود و مراسم ہوا جوئی و خیر خواہی در تحقیق و ارتباط معنوی مزید می گردد و قدسیہ سلامت مدار این طریقۂ علیہ بر محبت و اخلاص قلبی و اتحاد حقیقی است ہر گاہ این معنی میسر گشت مقاصد دارین حاصل گردید۔ اگر کسے در ظاہر دوریست و اخلاص صمیمی بہ این سلسلۂ علیہ دارد بہ سبب محبت از راہ معیت بتوجہات باطنی این بزرگواران تمام امید مرام صوری و معنوی است رو بترقیات محبت یا فقرا ثمرۂ رفعت دنیا و آخرت است۔ والسلام۔

مکتوب شصت و دوم۔ بہ روشن رائے بیگم مرحومہ در جواب مکتوب او کہ از تصفیۂ عناصر و جز آن نوشتہ بود۔ و بیان آنکہ در ظہور انوار کعبۂ ربانی تصفیہ عنصر خاک دخل تمام دارد و در تحریص بر تعمیر اوقات۔

صحیفہ شریفہ کہ متضمن وارد عالی بودہ رسیدہ مطالعۂ آن سبب لذات معنویہ گردید۔ الحمد للہ سبحانہ کہ در انوار و برکات کہ در حضرت بیت دار الارشاد فائض و دارد اند شریک می باشید و ہموارہ از راہ محبت معنویہ ہمراہید۔ و آنچہ نگارش یافتہ بود کہ در تصفیہ عناصر بود دم نورے ظاہر شد می تواند کہ این نور از حقیقت کعبۂ ربانی منعکس گشتہ باشد۔ چنانچہ سابق ایماے بہ این معنی رفتہ بود و توجہ غائبانہ درین امر مصروف نمود۔ حمد اللہ سبحانہ کہ پرتوے از انوار کعبہ در باطن یافتہ

اگرچہ بہ طریقِ انعکاس باشد نعمتے ہست عظمیٰ بتصفیۂ عناصر خصوص تصفیہ خاک را
دخل تمام ہست در ظہور آن نور صرف۔ وچون این تزکیہ وتصفیہ بحد کمال خواہد رسید
امید ست کہ اصالتہً آن نسبت ظہور فرماید امیدوار باشند واوقات را بہ ذکر وفکر
معمور دارند۔ واین حقیر را بہ توجہات غائبانہ ممد ومعاون دانند۔ شب چہارشنبہ
بل جمعے از درویشان در مسجد معتکف شدیم۔ خیمہ کہ فرستادہ بودید بہ وقت رسید
سہ چوبہ دیداد شے را در صحن مسجد استادہ کردہ فقرا بہ آسودگی لبسر می برند وبدعاے
خیریت شما رطب اللسان اند۔ والسلام۔

مکتوب شصت وسیوم۔ دربیان سبب قبض وبستگی باطن وتحریص برمحبت
واستقامت درجمیع امور۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی۔ صحیفہ شریفہ آن
برادر گرامی درعینِ انتظار رسید وخوش وقت ساخت وسبب توجہ غائبانہ گشت
چون مشتمل بر درد وشوق بودہ فرحت بر فرحت افزود۔ ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

اشعار رنگین ودلکش بہ مطالعہ درآمد وحظہا از خواندنِ آن یافتم۔ ؎

الا اے طوطیِ گویاے اسرار   مبادا خالیت شکر زمنقار

باید کہ بہ ہمین آئین از احوالِ خیر مآلِ خویش اطلاع می دادہ باشند کہ موجب مزید
ارتباط وسببِ توجہات غائبانہ ہست۔ دیگر از قبض وبستگی باطن درآزار نباشند
کہ قبض وبسط مرد وبازوے طیرانِ عروج اند با آنکہ گویم کہ سالکے کہ علم بہ احوالِ خود
ندارد لبسا ہست کہ نسبت بہ باطن او ہمیشہ جلوہ گر باشد وظاہر را ازان علم نباشد

دریاین سبب منقبض و محزون بود۔ غیرانہ قبض و بستگی از احوالِ خود تعبیر تواند کرد۔ استعدادات طلاب مختلف افتادہ اند عمدہ کار محبت و رسوخ است بہ شیخ خود و استقامت تام است بر ادخالِ شرعیہ در جمیع امور چہ در ماکول و مشروب و ملبوس وچہ غیر آن اگر این معارف نقدِ وقت است۔ ہیچ غم نیست چہ این دولتِ عظمیٰ بے تجلی بہ نسبت صورت پذیر نیست۔ و اگر درین دو چیز مسطور خللے واقع شود و با وجود آن احوال و جمعیتِ باطن بحال باشد غیر از خرابی و استدراج ہیچ نیست بالجملہ این حقیر را از یادِ خود غافل نہ دانند و از دعا و توجہ ممد و معاون شناسند در وقت تحریر کتابت توجہ بہ جانب شما نمودہ شد و امیدواری تمام حاصل گشت بلکہ بحکم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ نسبتِ خاصہ سائر باطن شما جلوہ گردید۔ وَ اَلْغَیْبُ عِنْدَ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ۔

مکتوب شصت و چہارم۔

در بیان آنکہ حضورِ معتبر نزد اکابر این طریقہ حضورِ بے غیبت است و بیان یادداشت و تفصیل آن و بیان آنکہ مقصود از سیر و سلوک تحصیل مقام است و مدحِ این طریقہ علیہ و ترجیح آن بر سائر طرق۔

مخدوما در عبارات اکابر این سلسلۂ علیہ قدس اللہ تعالیٰ اسرارہم واقع شدہ است کہ نسبتِ ما فوقِ ہمہ نسبتہا است از نسبت حضور و آگاہی خواستہ اند حضورے کہ نزدِ ایشان معتبر است حضورِ بے غیبت است کہ تعبیر از ان بہ یادداشت نمودہ اند۔ پس نسبتِ این عزیزان عبارت از یادداشت باشد کہ بہ فہم قاصر فقیر قرار یافتہ برین تفصیل است تجلیِ ذات عبارت از ظہورِ حضرتِ ذات است تعالیٰ و تقدس و حضور او سبحانہٗ بے ملاحظۂ اسماء و صفات و شیون

واعتبارات وآن تجلی را برقی گفته اند یعنی لمع لیسیر ارتفاع شیون واعتبارات متحقق می شود و باز در پردۂ شیون واعتبارات متواری می گردد پس برین تقدیر حضور بے غیبت متصور نباشد بلکہ زمان لیسیر حضور ہست واغلب اوقات غلبہ۔ پس این نسبت نزد این عزیزان معتبر نباشد وحالانکہ تجلی را مشائخ سلاسل دیگر نہایت النہایت گفتہ اند۔ ہرگاہ این حضور دوام پذیرد واصلا استتار قبول نہ کند وہموارہ بے پردۂ اسماء وصفات وشیون واعتبارات متجلی شود حضور بے غیبت خواہد بود۔ پس نسبت این اکابر را بانسبتہاے دیگران قیاس باید نمود وبے تکلف فوق ہمہ باید داشت۔ این قسم حضور اگرچہ پیش اکثر مردم مستبعد می نماید۔ شعر

هَنِيئًا لِأَرْبَابِ النَّعِيمِ نَعِيمُهَا وَلِلْعَاشِقِ الْمِسْكِينِ مَا يَتَجَرَّعُ

این نسبت علیہ بر نہجے غرابت پیدا کردہ ہست کہ اگر فرضاً پیش ارباب ہمین سلسلہ بزرگ گفتہ شود محتمل کہ اکثر آنہا در مقام انکار آیند وباور نہ دارند نسبتے کہ الحال درمیان ارباب این خانوادۂ بزرگ متعارف شدہ ہست عبارت از حضور حق است سبحانہٗ وشہود او تعالیٰ بر وجہے کہ از وصف شاہدے ومشہودے منزہ باشد وتوجہے ہست معرا از جہات ستۂ متعارفہ۔ اگرچہ جہت فوق متوہم باشد وبظاہر دوام پذیرد واین نسبت در مقام جذبہ فقط نیز متحقق می گردد۔ فوقیت آن را وجہے ظاہر نیست بخلاف یادداشت بمعنی سابق کہ حصول آن بعد تمامی جہت جذبہ ومقامات سلوک ہست وعلو درجۂ آن بر ہیچ احدے مخفی نیست۔ اگر خفاے ہست در حصول اوست ولیس حاسدے اگر از حسد انکار

نماید و ناقصے از نقص خود محو دکند معذور است

قاصرے گر کند این طائفہ را طعن قصور   حاش للہ کہ برآرم بہ زبان این گلہ را

ہمہ شیران جہان بستۂ این سلسلہ اند   روبہ از حیلہ چسان بگسلد این سلسلہ را

مخدوما بعد از طے منازل سلوک و قطع مقامات جذبہ معلوم شد کہ مقصود ازین سیر و سلوک تحصیل مقام اخلاص است کہ مربوط بہ فنائے آلہہ آفاقی و انفسی است و این اخلاص جزوے است از اجزائے شریعت۔ چہ شریعت را سہ جزو است علم و عمل و اخلاص۔ پس طریقت و حقیقت خادم شریعت اند در تکمیل جزو او کہ اخلاص است حقیقت کار این است۔ اما فہم ہر کس اینجا نرسد اکثر عالم بخواب و خیال آرمیدہ اند و بجوز و مویز اکتفا نمودہ اند از کمالات شریعت چہ دانند و بحقیقت و طریقت چہ وارسند۔ شریعت را پوست خیال می کنند و حقیقت را مغز می دانند نمی دانند کہ حقیقت معاملہ چیست بہ ترہات صوفیہ مغرور اند و بہ احوال و مقامات مفتون۔ ھَدَاھُمُ اللہُ سُبْحَانَہٗ سَوَاءَ الصِّرَاطِ۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللہِ الصَّالِحِیْنَ۔ بدانکہ طریقے کہ اقرب است او سبق و اوفق و اوثق و اسلم و احکم و اصدق و اولٰی و اعلٰی و ارفع و اجل و اکمل طریقہ نقشبندیہ است قدس اللہ تعالٰی ارواح اہالیہا و اسرار موالیہا۔ این ہمہ بزرگی این طریق و علو شان این بزرگواران بہ واسطۂ التزام متابعت سنت سنیہ است علٰی صاحبہا الصلوٰۃ و التحیۃ و اجتناب از بدعت نامرضیہ ایشانند کہ در رنگ اصحاب کرام علیہم الرضوان من الملک المنان نہایت کار در بدایت شان مندرج گشتہ۔ و حضور و آگاہی ایشان دوام پیدا کردہ و بعد از وصول بدرجہ کمال فوق آگاہیہا دیگران شد۔

درمیان نباشد لا اُحصی ثناءً علیک انت کما اثنیت علی نفسک وکان فی قولہٖ سبحانہٗ واذکر ربک اذا نسیت ای نفسک ایماءٌ الی ھذا وھذہٖ الدولۃ القصوی لا تیسر الا بصحبۃ اھل الباطن بشرط حسن الظن ازان حضرت استفسار نمایند کہ بیشتر التذاذ درمرتبہ ذکر قلبی است یا در ذکر نفی و اثبات یا در تلاوت قرآن مجید و یا در ادائے نماز بطول قنوت لیکل منہا وقت معین وحال مخصوص۔ واز تحسین عدد ذکر نفی واثبات نیز استفسار نمایند بالجملہ در خیر خواہی آن حضرت خود را معاف ندارند این حقیر ناقابل ہم غائبانہ این امر خیر غافل نیست وبہ این تقریر نسبت شما نیز بیشتر توجہ مصروف است و ترقیات و تنویر باطن شما ازینجا ملحوظ می گردد و اتحاد خاص با خود می فہمد اغلب کہ نسبت ضمنیت آغاز نمودہ باشد بمشیت سبحانہ۔ بعد از وضوح تام بازہم اشعار خواہم نمود۔ ظاہر شدن توجہ غائبانہ و دریافتن اثر آن می تواند کہ عبارت ازین معاملہ عظیم باشد والغیب عند اللّٰہ سبحانہٗ۔

مکتوب شصت و ششم۔ بہ محمد و خان در فضائل قضاء حوائج مسلمان۔

نحمدہٗ ونصلی ونسلم فی الاربعین للشیخ الامام المتقین الحافظ قدوۃ المحدثین رکن الدین ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللّٰہ المنذری الحافظ۔ عن ابن عمر رضی اللّٰہ عنہما قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قضی لاخیہ حاجۃ کنت واقفا عند میزانہٖ فان رجح والا شفعت لہٗ وعنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من کان وصلۃ لاخیہ المسلم الی ذی سلطان فی مبلغ بر او تیسیر

مکتوب شصت و پنجم - به حقائق آگاہی حافظ محمد محسن دہلوی در فضائل ذکر قلبی و بیان آنکہ کمال در ذکر بلکہ جمیع عبادات آنست کہ وجود ذکر و عابد درمیان نہ باشد وَ مَا یُنَاسِبُ ذٰلِکَ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و ارسال ملتمیات بہ جناب آن برادر گرامی می رساند کہ انچہ از عنایت و شفقت بندگان حضرت والنعقاد مجلس سکوت قلبی بود بہ وضوح انجامید و سبب ازدیاد دعاء دولت قاہرہ گردید۔

آسمان سجدہ کند بہر زمینے کہ در و	یک دو کس یک دو نفس بہر خدا بنشیند

فضائل ذکر نہ آن قدر ست کہ احصار تواند نمود۔ صاحب کتاب صراط مستقیم کہ از اجلہ محدثان ہست و سوائے عمل صحیح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دران کتاب مندرج نیست۔ می فرماید چون ایام وحی نزدیک رسید خلوت و تنہائی را دوست گرفت و در کوہ حرا کہ سہ میل راہ ہست تا کعبہ خلوت می داشت۔ و دران کوہ غارے ست خورد کہ درازی آن چہار گز شرعی ہست و پہنائے آن یک گز و ثلثے و در بعضے مواضع باقی کمتر دران غار خلوت بچہ نوع بود بعضے گفتہ اند کہ عبادت وے بہ فکر بود۔ و بعضے گفتہ اند عبادت بہ ذکر بود و این قول صحیح تر ست و دران ایام از مجموع اشیا کہ بہ آن معاشر و مصاحب بود تا از اہل و مال و ذات کلی دوری نمود و در دریائے ذکر قلبی مستغرق شد و از اضداد بکلی منقطع شد و انس بیاد آنکہ در خلوت برائے وے بود پیدا گشت و ہمیشہ دران انس می بود و محل وحی صفا بر صفا می افزود و درین باب مالیقی درجات کمال رسید رالی آخرہ حال و کمال ذکر بلکہ جمیع عبادات آن ہست کہ وجود ذاکر و عابد

عُسْرٍ اَعَانَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى عَزَّ وَجَلَّ عَلٰى اِجَازَةِ الصِّرَاطِ عِنْدَ دَحْضِ الْاَقْدَامِ۔
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ
عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرْتُ الْخَيْرَ وَالشَّرَّ فَطُوْبٰى لِمَنْ جُعِلَتْ مَفَاتِيْحُ الْخَيْرِ عَلٰى يَدَيْهِ
وَوَيْلٌ لِمَنْ جُعِلَتْ مَفَاتِيْحُ الشَّرِّ عَلٰى يَدَيْهِ۔ وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَلْقُ عِيَالُ
اللّٰهِ فَاَحَبُّهُمْ اِلَيْهِ اَنْفَعُهُمْ اِلَيْهِ۔ وَعَنْ كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ
عَوْفٍ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ عِبَادًا خَلَقَهُمْ لِحَوَائِجِ النَّاسِ اِلٰى عَلٰى نَفْسِهٖ اَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ
بِالنَّارِ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وُضِعَتْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يُحَدِّثُوْنَ اللّٰهَ
وَالنَّاسُ فِي الْحِسَابِ۔ وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَشٰى فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْفَعَتِهٖ
فَلَهٗ ثَوَابُ الْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ۔ وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ
عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَضٰى لِاَخِيْهِ الْمُسْلِمِ
كَانَ كَمَنْ اَحْرَمَ لِلّٰهِ عُمْرَةً وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً جَعَلَ اللّٰهُ لَهٗ
شُعْلَتَيْنِ مِنْ نُوْرٍ عَلَى الصِّرَاطِ يَسْتَضِيْءُ بِضَوْئِهِمَا عَالَمٌ لَا يُحْصِيْهِ
اِلَّا رَبُّ الْعِزَّةِ۔ اشفاق پناہا صحیفۂ شریفہ مشتمل بر معانی جنین فضائل
پناہ حقایق و معارف آگاہ شیخ فلان و تفصیل اسعاف اوطار حافظ مقصود علی
و فرزند ملا عبد الحق در رفعت مآب زین العابدین و سائر اہل اسناد کہ نوشتہ
این جانب می برند و گذرانیدن رقائم نیاز بہ جناب معلّی و جریان کلمۃ الوعد

در باب نگارش جواب بر زبانِ والا و گماشتن حیله پہ سزا و لے تیاری سند مبلغ مرمت خانقاہ وحصول پروانگی رسیدن فضائل پناہ قاضی فضل اللہ در مقدمہ بہ حضور سعادت ظہور و اصدار حکم رفع بدعت مبتدعان از بلدہ اورنگ آباد درود مسرت آمود نمود و انبساط اخلاص مناط افزود۔ ازان رو کہ امر خطیر القرام مہام مسلمین بموجب احادیث مسطورہ فی الصدر مستوجب درجاتِ عظیم و مستلزم مثوباتِ فخیمہ است شکر توفیقِ احراز این موہبتِ کبریٰ بر اصحاب این امنیت قصوی است۔ وازان جہت کہ این خادم فقرا بہ وسیلۂ جمیلہ مساعی الیشان درین عمل خیر تحصیل اجر جزیل وجزا ر جمیل می گردد اداے این حق بہ دعاے مزید دولت نشاتین برین کس لازم و ازان وجہ کہ سببے در حصول این منزلت با نشان ازین جانب و قوعے دارد۔ اگر این معنی را باعثِ ثبوتِ حق گفتہ شود رواست و اگر سبقت اداے حق متاخر الیشان نامیدہ آید سزاوار۔ ازان سبب کہ اہل حوائج توسطے در وصولِ الیشان بہ نتائج باقی آن جہانی دارند می توان گفت کہ اینہا ہم حقوق باشند کملہ چون اینہا وسائط دولتِ اُخروی اند حقوق شان راجح باشند تبارک اللہ این جماعہ با وجود خواری و بے اعتباری اعتبارے بہم رسانیدہ اند۔

غلام خویشتنم خواند لالہ رخسارے سیاہ روئی من کرد عاقبت کارے

وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَفْتِحُ بِصَعَالِيكِ الْمُهَاجِرِيْنَ

این ہمہ بہ واسطۂ ترغیب ازدیاد ہست و الا حق توجہات سامیہ دادہ فقرا بے شمار ہست و تحمل الیشان تکالیف کثیرہ مصارف را موجب کمال استغنا رنے لے

اطلاقِ معذرت و تکلیف در مقامے کہ نظر دور بینان حدید البصیرۃ را اسرار کریمہ
مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ نفوذ کردہ باشد و دولِ فانیہ در جنب نعم یافتہ
مضمحل شدہ چہ ملایم سبحان اللہ وبحمدہٖ این دو کلمہ مبارکہ چہ جامعیت دارد کہ
علوم مرتبۂ فنا در کلمۂ اولی مندرج است و معارف موطن لقا در کلمۂ ثانیہ مندرج۔
اَوَمَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنٰہُ وَجَعَلْنَا لَہٗ نُوْرًا یَّمْشِیْ بِہٖ فِی النَّاسِ مؤید
آن است کہ اَلْقُرْاٰنُ یُفَسِّرُ بَعْضُہٗ بَعْضًا۔ خوش گفت ؎

گر بر سر کوے ما کشتہ شوی | شکرانہ بدہ کہ خوں بہائے تو منم

قلم بجاے دیگر افتاد و ما نحن فیہ از دست رفت۔ نعم ما قال۔ بوے گلم چنان
مست کرد کہ دامنم از دست برفت۔ یقین کہ در آیندہ بیش از بیش شفیق غربا
بودہ توجہ در صدور جواب عرائض خواہند فرمود و سند تعمیر خانقاہ ارسال
خواہند نمود۔ والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب شصت و ہفتم۔ بہ بادشاہِ دین پناہ در نصائح فردیہ و سفارش بعضے احبہ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حَامِدًا وَّمُصَلِّیًا وَّمُسَلِّمًا۔ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ
اَصْدَقَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَاَوْثَقُ الْعُرٰی کَلِمَۃُ التَّقْوٰی وَخَیْرُ الْمِلَلِ
مِلَّۃُ اِبْرَاھِیْمَ وَخَیْرُ السُّنَنِ سُنَّۃُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَشْرَفُ
الْحَدِیْثِ ذِکْرُ اللّٰہِ وَاَحْسَنُ الْقَصَصِ ھٰذَا الْقُرْاٰنُ وَخَیْرُ الْاُمُوْرِ عَوَازِمُھَا
وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَاَحْسَنُ الْھُدٰی ھُدَی الْاَنْبِیَاءِ وَاَفْضَلُ الْمَوْتِ قَتْلُ
الشُّھَدَاءِ وَاَعْمَی الْعَمٰی الضَّلَالَۃُ بَعْدَ الْھُدٰی وَخَیْرُ الْعِلْمِ مَا نَفَعَ وَخَیْرُ

الہدیٰ ما اتبع وشر العمیٰ عمی القلب و الید العلیا خیر من ید السفلی وما قل وکفی خیر مما کثر والہی وشر المعذرۃ حین یحضر الموت و شر الندامۃ یوم القیامۃ ومن الناس من لا یاتی الصلوٰۃ الا دبرا واعظم الخطایا اللسان الکذوب وخیر الغنی غنی النفس وخیر الزاد التقوی وراس الحکمۃ مخافۃ اللہ عزوجل وخیر ما وقر فی القلوب الیقین والارتیاب من الکفر والنیاحۃ من عمل الجاہلیۃ والغلول من حر جہنم والسکر کی من النار والشعر من مزامیر ابلیس والخمر جماع الاثم والنساء حبالۃ الشیطان والشباب شعبۃ من الجنون وشر المکاسب کسب الربو وشر الماکل مال الیتیم والسعید من وعظ بغیرہ والشقی من شقی فی بطن امہ وانما یصیر احدکم الی موضع اربع اذرع والامر بالاخرۃ وملاک العمل خواتمہ وشر الرویا رویا الکذب وکل ما ہو آت قریب وسباب المؤمن فسوق وقتل المؤمن کفر واکل لحمہ من معصیۃ اللہ وحرمۃ ماله کحرمۃ دمہ ومن یتالی علی اللہ یکذبہ ومن یغفر یغفر اللہ لہ ومن یعف یعف اللہ عنہ ومن کظم الغیظ یاجرہ اللہ ومن یصبر علی الرزیہ یعوضہ اللہ ومن یتبع السمعۃ یسمع اللہ بہ ومن یصبر یضاعف اللہ لہ ومن یعص اللہ یعذبہ اللہم اغفرلی ولامتی قالہا ثلثا اخرجہ البیہقی فی الدلائل والدیلمی وابن عساکر عن عقبۃ بن عامر۔ احقر فقرالعرض مقدس معلی ابن مسانید

کہ دعاے خیریت دارین محمودی نشائین بندگان حضرت ہر چند بر کافۂ انام لازم و
ثابت ہست لیکن نظر بر خصوصیت و عنایات پیغامات کہ از قدیم شامل حال این فقیر
است واجب دانستہ بدل و جان در دعاگوئی مشغول ہست از قریب مجیب حضرت صلاحیت
فضیلت دستگاہ اخوی شیخ عبد اللطیف کہ غربت و نامرادی و مراتب فضل و کمال
ظاہری و باطنی او در بندگان حضرت ہویدا است از عرصہ بہ مرض شکم مبتلا ہست
اگر چند روز صحت ہست باز عود می نماید در حدیث نفیس آمدہ سَافِرُوْا وَاغْزُوْا وَ
تَرْزُقُوْا۔ اخرجہ ابن السنی وابو نعیم فی الطب عن ابی سعید چون درین
ایام قوت سفر بہم رسانیدہ بود بحضور موفور السرور فرستادہ شد عمدہ استعداد خدمت
بندگان حضرت ہست یقین کہ مورد عنایات و الطاف بادشاہانہ خواہد گردید کہ از
صمیم القلب در دعاگوئی و ختم حضرات خواجہا بزرگوار مشتغل می باشد حضرت سلامت
کمالات اکتساب سید علی عرب عید روس بعد از شکر عنایات کہ شامل حال او شدہ
سلام و تحیہ معروض می دارد و امید از مزید الطاف بادشاہانہ ہست خاندان سید
مشار الیہ در دیار عرب شہرتے تمام دارد ہر قدر کہ حضرت در حق موصی الیہ مہربانی
فرمایند بہ موقع ہست عزیزے ہست دیگر از قبیلۂ سید مذکور سید علوی نامی در علم
حدیث بے نظیر ہست وکذلک فی الفقہ وحفظ القرآن ومع ہذا از خصائص این فرقہ
حظ وافر بر داشتہ و بہ اتفاق این فقیر زین العلم فی شرح عین العلم تالیف نمودہ وجرح
و تعدیل احادیث آن نمودہ و احادیث دیگر نیز مندرج کردہ۔ بالجملہ نسخۂ مذکور غیر
مکرر مؤلفہ شدہ بمشیئت سبحانہ متعاقب ارسال حضور پر نور خواہد نمود و این عزیز
ارادۂ وطن دارد و اعانت آن حضرت در حق او مطلوب ہست۔ اگر حکم والا صادر شود

بہ ملازمت عالی مشرف شدہ متوجہ آن حدود گردد۔ درازنفسی از حد گذشت۔ والسلام

مکتوب شصت وہشتم۔ دربیان آنکہ حالت معتبر ہمان ہست کہ بردوام باشد وبیان آنکہ تحیر وجہل از لوازم تجلی ذات ہست وترقی بخش یافتن غم واندوہ دنیوی از آثار بقاے خاص ہست۔

اِنَّ اَعْرَفَهُمْ بِاللّٰهِ اَشَدُّهُمْ تَحَیُّرًا فِیْهِ۔ مکتوب مرغوب آن برادر ارشد کہ مشتمل براحوالات بلند ومقامات ارجمند بودہ رسیدہ فرحت فراوان رسانید آنچہ از استمرار حال وعدم ادراک کہ عجز از لوازم آنست نوشتہ بود دید نیک مبارک است۔ حالت معتبر ہمان ہست کہ علی الدوام باشد وَلَا یَکُوْنُ مَخْصُوْصًا بِوَقْتٍ دُوْنَ وَقْتٍ فَاِنَّ الذَّاتَ اِذَا تَجَلّٰی اِلَّا اَسْتَتَارَ لَہٗ عِلْمٌ وَعَدَمُ عِلْمٍ۔ وجہل کہ نگاشتہ اند از لوازم تجلی ذات ہست فَاِنَّ النِّسَبَ فِیْ تِلْکَ الْمَرْتَبَۃِ الْمُقَدَّسَۃِ کُلُّهَا مَفْقُوْدَۃٌ وَاَجْہَلُهُمْ اَعْرَفُهُمْ نشان آن مقام۔ از حضرت ذات بہرہ استہلاک ہست۔ استہلاکی از تصور پاک ہست۔ آن معرفتے ہست نامش پاک ادراک بسیط۔ آنجا چہ محل دانش وادراک ہست وبعضے اوقات کہ خود را بعنوان محجوبیت می یابند چہ عجب وَلَا دَخْلَ مِنْ کَاسِ الْکِرَامِ نصیبٌ غم واندوہ وتباہی کہ موجبات ترقیات می شود از آثار بقاے خاص ہست۔ عارف درین ہنگام قائم بمراد دوست غرشانہ وجماعہ کہ داخل طریقہ علیہ شدہ اند۔ وسلام فقیر بجماعۃ رسانند وبہ احوال شان متوجہ باشند۔ والسلام۔

مکتوب شصت ونہم۔ بہ شہزادہ سلطان محمد اعظم دربیان آنکہ از مبدأ فیض ہیچ گاہ تعطیل نیست ومراتب قبول وعدم آن بہ اندازۂ اقبال واعراض

مستفیض است۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْاَعْظَمِ مِنْ كُلِّ عَظِيْمٍ سُلْطَانُهٗ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى حَبِيْبِهِ الرَّفِيْعِ شَانُهٗ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الَّذِيْنَ اَنَارُوْا بُرْهَانَهٗ۔ اما بعد صحیفۂ شریفہ محبت انگیز و ملاطفہ لطیفہ سعادت آمیز مصحوب حافظ مقصود علی در مبدئ گا که خاطر خلاص مآثر اخبار خیریت اشتمال بود و وصول صحت شمول نمود۔ للّٰہ الحمد کہ سیمائے اتحاد بہ فقرا از جبین آن پیدا و صورت وداد بہ این فرقہ علیا از آئینہ آن ہویدا بود این معنی مورث امیدوار یہائے حصول کمالات ظاہر و باطن موجب رجائے مزید سعادات صورت و معنی گردید ایمائے از تقید بہ اشتغال واستدعائے ہمت ازین بے پر و بال رفتہ بود۔ بزرگان گفتہ اند کہ از مبدء فیض تعطیل نیست و در ہر لحظہ ابواب فیوض مفتوح۔ ع

فراغت از تو میسر نمی شود مارا

مراتب قبول و عدم آن بہ اندازۂ مدارج اقبال و اعراض از جانب مستفیض است خوشا وقت ہوشیاری کہ بہ دوام اقبال موصوف بود و مدار بہ اضمحلال مشغوف رمزے از اشتیاق کہ بہ قلم محترم درآمدہ مانا کہ پرتوے شوق این جانب بودہ ازین طرف نیز قصہ اشتیاق برخوانند و حدیث نفیس وَاِنِّیْ اِلَیْهِمْ لَاَشَدُّ شَوْقًا بمطالعہ فرمایند۔ برادر دینی حافظ مقصود علی کہ از یاران مخصوص ہست از مہربانی گرامی رطب اللسان واز شفقت سامی عذب البیان رسید باعث ازدیاد توجہ و دعا گردید۔ دو کلمہ در باب مشار الیہ سیادت پناہ میر مرتضیٰ نوشتہ شدہ یقین کہ ہرگاہ میر مذکور معروض دارد بسمع اجابت مسموع خواہد گشت۔ والسلام۔

مکتوب ہفتادم۔ در بیان آنکہ اہل اللہ سہ طائفہ اند۔ طائفہ ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا۔ و طائفہ ارباب جہل اند کذالک۔ و طائفہ برزخ اند بین العلم والجہل و ترجیح این طائفہ بر فریقین۔

فَمِنَّا مَنْ عَلِمَ وَ مِنَّا مَنْ جَهِلَ بَعْدَ مَا عَلِمَ وَ بَقِيَ عِلْمُهُ عَلَى الْإِجْمَالِ.

ازین خیر خواہ سلام عافیت انجام درمعرض قبول افتد۔ اہل اللہ سہ طائفہ اند۔ طائفہ ارباب علم اند از ابتدا تا انتہا و طائفہ ارباب جہل اند من الابتدا الی الانتہا و طائفہ برزخ اند بین العلم والجہل وَهُمْ أَحْسَنُ حَالًا مِنَ الْفَرِيقَيْنِ۔ چہ علم تفصیلی لیساہت کہ از کثرت ظہور انوار غیر مطلب را مطلب داند و در راہ بماند و طائفہ کہ بجہل متصف اند لیساہت کہ سستی در طلب شان پیدا شود فَالْأَفْضَلُ هُوَ التَّوَسُّطُ بَيْنَ الْإِفْرَاطِ وَ التَّفْرِيطِ لِخُلُوِّهِ عَنِ الْآفَاتِ۔ وَ بَعْد از وصول ہر سہ فریق در نفس ولایت برابر اند۔ صاحب علم را بر صاحب جہل فرییتے نیست در رنگ آنکہ دو شخص بکعبہ رسیدند یکے در راہ تماشا کنان رفت و دیگرے را بہ چشم بستہ رسانیدند بعد از وصول ہر دو مساوی اند۔ اگر گویند کہ ارباب جہل را علم بہ ولایت خود چگونہ شود و چہ طور دانند کہ ما از اولیائیم۔ جواب آنکہ اگر شیخ او صاحب علم ہست بہ حصول مراتب او را آگاہ خواہد ساخت كَمَا شَاهَدْنَا فِي صُحْبَةِ شَيْخِنَا وَ إِمَامِنَا إِنَّ أَكْثَرَ مِنْ أَصْحَابِهِ الْكُمَّلِ وَصَلُوا إِلَى دَرَجَاتِ الْوِلَايَةِ وَ مَا حَصَلَ لَهُمُ الْعِلْمُ بِحَالِهِمْ إِلَّا عَلَى سَبِيلِ النُّدْرَةِ۔ و جواب دیگر آنکہ حصول یقین مر ارباب جہل را مشاہدہ احوال مسترشدان خود میشود۔ چنانچہ بسیارے اہل جہل را مریدان ہستند کہ در تجلیات و ظہورات مستغرق اند و آن از راہ انعکاس ہست و شیوخ آنجماعۃ چندانے حضور قلب راہم

نمی دانند بالجملہ عمدہ کار شیخ کامل اگرچہ حصولِ مراتبِ ولایت مریدے را کہ از ارباب حیل ہست بشارات بعضے مراتب قرب بدہند و مرید نہ فہمد بہیچ قصوری نیست هٰكَذَا شَاهَدْنَا وَسَمِعْنَا مِنْ شَيْخِنَا وَاِمَامِنَا وَلِتَتَمَّ الْمُقَابَلَةُ بِالْمُرْقَعَةِ قِبَلَتُنَا - - - - - - - الْمُجَدِّدُ لِلْاَلْفِ الثَّانِي فِي بَعْضِ مَكَاتِبِهِ هٰذَا. والسلام

مکتوب ہفتاد و یکم

در فضائلِ ذکرِ خفی و تحریص بر رابطۂ محبت و رعایت ادب شیخ و بیان آنکہ افادہ و استفادہ این طریق انعکاس ہست بخلاف سائر طرق کہ مدار آنہا بر وظائف و اوراد ہست۔ و بیان آنکہ ریاضتِ این طریقہ اتباعِ سنت و اجتنابِ بدعت ہست و بیان طریقِ ذکر اسم ذات کہ قدمِ اول این راہ است وَمَا يُنَاسِبُ ذٰلِكَ

فِي غَايَةِ الْعُمَّالِ اَلذِّكْرُ الَّذِي لَا تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ يَزِيْدُ عَلَى الذِّكْرِ الَّذِي تَسْمَعُهُ الْحَفَظَةُ سَبْعِيْنَ ضِعْفًا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِي شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا خَامِلًا قِيْلَ وَمَا الذِّكْرُ الْخَامِلُ قَالَ الذِّكْرُ الْخَفِيُّ ابن المبارک فِي الزُّهْدِ عَنْ حَمْزَةَ بْنِ حَبِيْبٍ مُرْسَلًا خَيْرُ الذِّكْرِ الْخَفِيُّ وَخَيْرُ الرِّزْقِ مَا يَكْفِيْ. رَوَاهُ اَحْمَدُ فِي صَحِيْحِهٖ عَنْ سَعْدٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى مَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ وَمَنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ مَلَاءٍ مِنَ النَّاسِ ذَكَرْتُهٗ فِيْ مَلَاءٍ خَيْرٍ مِنْهُمْ وَاَطْيَبَ رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ زُبْدَةُ الْمُحَدِّثِيْنَ وَاُسْوَةُ الْمُتَاَخِّرِيْنَ مَوْلَانَا عَلِيُّ الْقَارِيُّ رَحْمَةُ اللّٰهِ فِيْ شَرْحِ حِصْنِ الْحَصِيْنِ فَاِنْ ذَكَرَنِيْ فِيْ نَفْسِهٖ اَيْ فِيْ سِرِّهٖ وَهُوَ يَحْتَمِلُ اَنْ يَكُوْنَ ذِكْرًا قَلْبِيًّا اَوْ لِسَانًا

مسنده والبيهقي في شعب الايمان وابن حبان

اخفائیاً ذکرتہ فی نفسی ای فی ذاتی من غیر اطلاع حالہ علی غیری
من مخلوقاتی وقیل المعنی اخفی ثوابہ علی منوال علمہ۔ واتولی
بنفسی اثابتہ لا اکلہ الی احد من خلقی وفیہ دلیل علی ان الذکر القلبی
افضل ثم اللسانی الاخفائی لما ورد من ان افضل الذکر الخفی
الذی لا تسمعہ الحفظۃ سبعون ضعفاً۔ وورد خیر الذکر الخفی۔
در طریقہ ما مدار وصول بدرجہ کمال مربوط برابطہ محبت ہست بہ شیخ مقتدا۔ طالب
صادق از راہ محبتے کہ بہ شیخ دارد اخذ فیوض وبرکات از باطن او می نماید وبمناسبۃ
معنویہ ساعۃً برنگ او می برآید۔ گفتہ اند فنا فی الشیخ مقدمہ فنائے حقیقی ہست
ذکر تنہا بے رابطہ مسطورہ وبے فنا فی الشیخ موصل نیست ذکر ہر چند از اسباب وصول
ہست لیکن غالباً مشروط برابطہ محبت وفنا در شیخ ہست آرے این رابطہ تنہا
با رعایت آداب صحبت وتوجہ التفات شیخ بے التزام طریق ذکر موصل ہست ودر
سلوک وتسلیک اختیاری کہ بطریق دیگر وابستہ ہست مدار کار بر وظائف و
اوراد واذکار ہست وبنیاد معاملہ بر ریاضات واربعینات وبہ پیر طریقت بایں
مثابہ رجوع نیست۔ ودرین طریق کہ طریق صحابہ کرام ہست علیہم الرضوان اخذ
واستفادہ انعکاسی صحبت شیخ مقتدا با رعایت آداب کافی ہست ووظائف
اذکار وطاعات نیز از ممدات ومعاونات ہست۔ صحبت خیر البشر علیہ وعلی آلہ الصلوۃ
الزاکیات والتسلیمات والتحیات النامیات در حصول کمالات بشرط ایمان
وتسلیم وانقیاد کافی بود۔ لہذا راہ وصول درین طریقہ اقرب گشتہ ہست ودر اخذ
فیوض وبرکات از شیخ کامل مکمل کہول وصبیان وشیوخ واحیا واموات برابر اند۔

ریاضت دریں طریق عالی کہ متضمن اندراج نہایت ہست در بدایت اتباع سنت سنیہ ہست و اجتناب از بدعت نامرضیہ۔ طریق ما طریق دعوت اسمانیست اکابر این طریق استہلاک در مسمی این اسما اختیار فرمودند۔ از نسبت این بزرگواران اگر اندک بدست افتد اندک نیست زیرا کہ نہایت دیگران در بدایت ایشان مندرج ہست۔ استماع فرمایند کہ شغل باطنی در طریقہ ما اقسام ہست قسم اول ذکر اسم ذات ہست و طریق این ذکر آن ہست کہ طالب را باید کہ زبان خود را بکام بچسپاند و بہ جمع ہمت متوجہ قلب صنوبری چپ واقع ہست گردد و این قلب صنوبری آشیانہ قلب حقیقی ہست کہ از عالم امر ہست و آن را حقیقت جامعہ نیز گویند ولفظ مبارک اللہ را در دل بہ طریق خطور بگذرانند و بزبان دل این لفظ خطیر بگوید بے آنکہ صورت دل را تصور کند و نفس را بند نہ کند و در ذکر گفتن ہیچ گونہ آن را دخل نہ کند۔ نفس بطور خود می آمدہ باشد و از لفظ مبارک اللہ ذات بیچون خواہد و ہیچ صفت آن ملاحظہ نماید و از ذروہ ذات بہ تخصیص صفات فرود نہ آید و از تنزیہ بہ تشبیہ نگراید باید دانست کہ ہمچنانکہ قلب بہ جانب دست چپ دارد چنانچہ بالا گذشت روح بدست راست تعلق دارد۔ آن نیز محل ذکر ہست۔

مکتوب ہفتاد و دوم۔ اَرْسَلَ اِلٰی سُلْطَانِ الْوَقْتِ فِی النَّصَائِحِ النَّفْسِیَّۃِ وَذَمِّ الْکَفَرَۃِ وَالرَّافِضَۃِ حَیْثُ وَضَعُوا الْقَوَاعِدَ عَلٰی خِلَافِ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ وَاِجْمَاعِ السَّلَفِ۔

قَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ الْعَالِمُ الْہُمَامُ خَاتَمُ الْحُفَّاظِ مُرَبِّی الْمُرِیْدِیْنَ

القطبُ الربّانی والعارفُ الصمدانی الشیخ عبدُ الوهّاب الشعرانی قدّس
اللهُ تعالیٰ روحَهُ فمما انعم اللهُ تعالیٰ علیَّ بعدَ المجاهدةِ علمی بکونِ الحقِّ
تعالیٰ یکرهُنی او یحبُّنی وذالک بنظری الی اعمالی وما انا منظورٌ الیه
فان نظرتُ فی نفسی ورایتُها متبعةَ الکتابِ والسُنّةِ مهتدیّةً
بهدی السلفِ الصالح بحسب طاقتِها حکمتُ بانَّ الحقَّ تعالیٰ یحبُّها
وهو راضٍ عنها وان رایتُها مخالفةَ الکتابِ والسُنّةِ قلیلةَ الورعِ
قلیلةَ الزهدِ قلیلةَ الخشوعِ قلیلةَ الخوفِ من اللهِ تعالیٰ ذاکرةً
للدنیا وذِکرِ اهلها ومناصبِها ناسیةً للاٰخرةِ ودرجاتِها ومراتبِها حکمت
بانَّ اللهَ تعالیٰ یکرهُها فعلیک یا اخی بالتعمّلِ بهذا المیزانِ صبحًا
ومساءً ان لم تستطِع ذالک فی جمیعِ الساعاتِ لتعلمَ ما لک وما علیک
ولا تنظر احدًا اعنی غیرَک بینک الیٰ فعلِ ذلک فانّه مفقودٌ فی هذا
الزمانِ وقد قال اللهُ تعالیٰ بلِ الانسانُ علیٰ نفسِهِ بصیرةٌ۔ فنعلمُ
انّه یتأکّدُ علیٰ کلِّ شخصٍ لیس له شیخٌ او اخٌ صادقٌ ان یزنَ
افعالَهُ بالکتابِ والسُنّةِ وکلامِ الائمّةِ لینظرَ فی ربحِه وخسرانه
واللهُ یهدی مَن یشاءُ الیٰ صراطٍ مستقیمٍ وقال فی موضعٍ اخرانَّ اللهَ
تعالیٰ قد طوی علمَ المصالحِ عن عبادِهِ وتفرّدَ به واعطاهم بدلَ میزانِ
الشریعةِ فما کان محمودٌ فهو من الصالحِ وما کان من مذمومٍ فهو
من المفاسدِ فالحمدُ للهِ ربِّ العٰلمین۔ قال عزَّ من قال قل ان کنتم
تحبّون اللهَ فاتّبعونی فلا وربِّک لا یؤمنون حتّیٰ یحکّموک فیما شجر بینهم

وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَاءَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ۔ وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآئَهُمْ مِنْ بَعْدِ مَاجَاءَكَ ۔ الْاٰیَة ۔ یٰدَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِیْفَةً ۔ وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰی یَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ وَهٰذَا اِجْمَالٌ جَمِیْلٌ وَلِكُلٍّ تَفْصِیْلٌ جَزِیْلٌ وَبِالْجُمْلَةِ مَلَاكُ السَّعَادَاتِ الدِّیْنِیَّةِ وَالدُّنْیَوِیَّةِ اِتِّبَاعُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ جَمِیْعِ مَاجَاءَ بِهٖ وَهُوَ الدِّیْنُ وَالْاِسْلَامُ وَتَحْكِیْمُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْمَا شَجَرَ بِالْشِرَاحِ الصَّدْرِ یَمْشِیْ حَیْثُ مَعَ الشَّرْعِ وَیَقِفُ حَیْثُ یَقِفُ مَعَ الشَّرْعِ ۔ ؎

وَاِنْ اُعْطِیْ عَلٰی ذٰلِكَ الْخِلَافَه مُحِبُّ اللّٰهِ لَا یَهْوٰی خِلَافَهٗ

كُلُّ ذٰلِكَ مُفَصَّلٌ فِیْ كُتُبِ الْفِقْهِ وَنَبَذًا مِنْ ذٰلِكَ فِی الَّتِیْ سَتُوْرُ الشَّرِیْعَةِ الْاَعْظَمِ وَلٰكِنَّ النَّفْسَ مِنْ شَاْنِهَا اَنْ تُحِبَّ الْاِطْلَاقَ وَالْاِنْشِرَاحَ وَتَكْرَهُ التَّحْجِیْرَ وَلَوْ مِنَ الشَّارِعِ وَقَلَّ مِنَ النَّاسِ مَنْ یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ تَحْجِیْرَ الشَّارِعِ وَاِیْثَارَهٗ عَلٰی هَوَاهَا وَلِذٰلِكَ تَرَی الَّذِیْنَ یَسْتَحِبُّوْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا عَلَی الْاٰخِرَةِ مِنَ الْكَفَرَةِ وَالرَّفَضَةِ وَالْجَهَلَةِ وَضَعُوْا قَوَاعِدَ وَضَوَابِطَ مِنْ مِنْ عِنْدِ اَنْفُسِهِمْ عَلٰی خِلَافِ مَا وَرَدَ بِهِ الْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَاَقْوَالُ الْاَئِمَّةِ مِنَ الْمُعَامَلَاتِ مَعَ الرَّعَایَا وَالْكُفَّارِ وَاَهْمَلُوْا ذٰلِكَ الَّذِیْ سَتُوْرُ الشَّرِیْعَةِ وَلَا عِبْرَةَ بِهٖ عَلٰی مَا یُشَاهِدُ فَاِنْ اَرَادُوْا تَبْدِیْلَ الَّذِیْنَ تَمَتَّعَهُمْ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا ۔ الْاٰیَة وَاِنْ اَرَادُوا التَّكْمِیْلَ (عہ) اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ ۔ الْاٰیَة وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنْ یَّنْصُرْكُمُ اللّٰهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ فَمَنْ جَاءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَبِّهٖ ۔ الْاٰیَة وَاَسْاَلُ اللّٰهَ التَّوْفِیْقَ وَالسَّلَامَةَ وَالْعَافِیَةَ ۔

عہ ان کی تحقیق نہ ہو سکی

مکتوب ہفتاد و سیوم ۔ بہ بی بی عرب خانم در جواب آنچہ عدم یافت احوالِ باطن نوشتہ بود و بیانِ اختلافِ مشائخ در فقدان و وجدان و ترجیح اول بر ثانی و ذکر فضائلِ محبت و سخاوت ۔

آنچہ از عدم یافت احوالِ باطن و فقدانِ حلاوت و اشتغال نوشتہ بودند معلوم آن عصمت پناہ باد کہ درمیانِ مشائخ کبار اختلاف ہست کہ وجدانِ قربِ محبوب بہتر است یا فقدان۔ آن جمعے از مشائخ عظام و اکمل بر آنند کہ نایافت بہ احوالِ باطن بہتر ہست کہ آن از لوازمِ ایمان بہ غیب ہست و ایمانِ غیب بہتر از ایمانِ شہودی ہست حق تعالےٰ در کلامِ مجید خود مومنینِ غیب را ستایش می کند۔ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ اَلْاٰیَۃَ ۔ و نیز نایافت بہ ارادۂ محبوب ہست بخلاف یافت کہ دران حظِ نفس را نیز دخل ہست و آنچہ ارادۂ محبوب ہست ہمان احب ہست ؎

گر ہجر بود مرادِ دلبر   از وصل ہزار بار خوشتر

و اغلب آن ہست کہ استعدادِ شما را مناسبت بہ جہالت و حیرت بیشتر ہست از ین دل تنگ نہ باشند کہ بعضے طلاب را باوجودِ استعدادِ عالی نسبت بہ جہالت و حیرت می کشند و حضرت مجدد الف ثانی یکے از خلفاے کبارِ خود را کہ باوجودِ کمالِ حال و ارشاد از احوالِ خود ہیچ علم نہ داشت و مردم دیگر از وے خوارق بسیار نقل می کردند و اورا از وے اطلاعے نہ بودہ۔ این عبارات بجہت تسکین خاطرِ او نوشتہ اند۔ صحیفہ شریفہ وصول یافت نوشتہ بودند کہ ذوقے و فرحے کہ اول داشت حالا در خود نمی یابد و این را تنزلی خود می داند۔ معلوم اخوی باد کہ حالتِ اولی در رنگِ حالت اہلِ وجد و سماع بودہ کہ جسد را دران دخلِ تمام بود۔ و

حالتے کہ الحال میسر شدہ حیںد از انجا قلیل النصیب ہست بہ قلب و روح بیشتر تعلق دارد و عدم وجدان ذوق و فقدانِ فرح فوق فوق وجدان ذوق و فرحت ہست دلسنبت ہر چند بجہالت بکشد و بحیرت انجامد از جسد دور تر رود اصیل ہست و بحصول مطلوب نزدیک تر۔ زیرا کہ دران موطن جز جز جہل را گنجائش نیست۔ و نیز از احوال این عزیز حضرت ایشان بہ یکے از یاران نوشتہ اند۔ اخوی اعزی مولانا احمد برکی کہ عوام ورا از علمائے ظاہری دانند و او نیز علم بہ احوال خود و یاران خود ندارد دسرش آن ہست کہ باطن او متوجہ شہود تنزہی ہست کہ موطن جہل ہست و ایمان او در رنگ علما ایمان بہ غیب ہست باطن او از بلند فطرتی التفاتے بشہود کثرت آمیز نکردہ ہست وظاہر او بہ ترہات صوفیہ مفتون و مغرور نہ گشتہ انتہی کلامہ الشریف۔ و دیگر سبب نا یافت احوال آن ہمشیرہ این ہست کہ علم احوال از امتداد صحبت شیخ مقتدا می یاشد چون ایشان را صحبت ممتد نہ شدہ بنا بران علم بہ احوال نہ دارد امیدوار ہست کہ بعد از کثرت توجہات یا وجود حضور صحبت علم احوال نیز بہ آن ہمشیرہ انشاء اللہ العزیز میسر گردد و بالفعل آنچہ در ایشان صحبت خدا و رسول او صلی اللہ علیہ وسلم کہ علاقہ محبت در ولیشان و امداد و اعانت ایشان ہست نقد وقت ہست خبر از وصول مراتب کمال می دہد چنانچہ در حدیث شریف آمدہ از ابن مسعود کہ گفت مردے بخدمت رسول صلی اللہ علیہ وسلم آمدہ پس گفت یا رسول اللہ چہ گونہ می فرمائی تو در حق مردے کہ دوست داشتہ ہست قومے را کہ ملحق نہ شدہ بہ آنہا یعنی عمل نہ کردہ مثل اعمال آن قوم پس فرمود رسول صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ یعنی مرد با کسے ہست کہ دوست داشتہ ہست آن را۔ و از انس رضی اللہ عنہ آمدہ کہ بدرستی مردے گفت یا رسول اللہ

عنی اللہ علیہ وسلم کے آمدنی ہست قیامت۔ فرمود صلی اللہ علیہ وسلم دیل ہست ترا
چہ آمادہ کردۂ تو برائے آن۔ گفت آن مرد ہیچ آمادہ نہ کردہ ام مگر آنکہ بدرستی من
دوست دارم خدا و رسول او را۔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمود تو با کسے ہستی کہ دوست
داری آن را۔ انسؓ گفت پس ندیدم مسلمانان را کہ خوش وقت شدند چیزے بعد از
اسلام مثل خوش وقتی ایشان باین کلمہ و آنچہ حق سبحانہ و تعالیٰ آن ہمشیرہ را بہ صفت
جود و سخا آراستہ کردہ شکر این نعمتِ عظمیٰ بجا می آرند کہ چہ قدر صفت این خصلت
حسنہ در حدیث وارد شدہ۔ علی الخصوص کہ اموالِ ایشان اکثر بخدمتِ اہل اللہ مصروف
است۔ در حدیث شریف از ابی سعید مروی ہست کہ پیغمبر فرمود صلی اللہ علیہ وسلم کہ
در زمان پیشین بادشاہے بود بسیار ظالم و عاصی۔ چون طعام می خورد و سفرۂ او را
بر مزبلہ می افشاندند یکے از عابدان بر مزبلہ آمدہ آنچہ پس خوردہ افتادہ می بود می
خورد و بہ آن اوقات می گذاشت۔ بعد از آن بادشاہ بمرد و بہ سبب گناہانِ او
وے را داخل دوزخ کردند۔ بعد از آن عابد بہ گیاہ و آب صحرا می گذرانید۔ بعد
از آن آن عابد نیز بمرد۔ پس حق تعالیٰ فرمود آن عابد را و او اعلم ہست ہیچ کس را بر تو
احسانے ہست کہ مکافاتِ آن کنی۔ گفت نے۔ فرمود پس از کجا بود معاش تو۔ گفت
بر مزبلہ بادشاہے می رفتم آنچہ آنجا می یافتم می خوردم۔ چون تو قبض کردی آن بادشاہ
را بہ گیاہ و آب صحرا قناعت کردم۔ پس امر کرد حق تعالیٰ آن را۔ پس برآوردہ شد
از دوزخ ہمچو انگشت سوختہ شدہ۔ گفت عابد ہمین ہست کہ می خوردم از سفرۂ او
پس فرمود حق تعالیٰ بگیر دستِ او را و داخل کن در بہشت بہ سبب احسانے کہ
بودہ است او را بہ سوے تو۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و چہارم۔ غالباً بہ بادشاہ دین پناہ در بیان آنکہ وقوعِ حضور و آگاہی در اماکنِ غفلت مشعر از قوتِ نسبت است و بیان فرق در حضور مبتدی و حضور منتہی۔

در دلِ ما غمِ دنیا غمِ معشوق شود   بادہ گر خام بود پختہ کند شیشۂ ما

سلام و تحیہ ازین خیر خواہ در معرضِ قبول آرند سبحانہ' للہ الحمد کہ استیلائے حضورِ او تعالےٰ بر نہجے غلبہ نمودہ کہ در اماکنِ غفلت و ہنگامِ اختلاط بیشتر جلوہ می نماید این امر جلیل آن قدر از اعظمِ عنایاتِ او است سبحانہ' و از قوتِ نسبتِ باطن خبر می دہد و مشعرِ انجام کار در نفحات الانس در احوال حضرت نقشبند می آرد کہ شخصے از ایشان پرسید کہ در طریقۂ شما ذکر جہر در خلوت و سماع می باشد فرمود کہ نمی باشد پس گفت بنائے طریقۂ شما بر چیست فرمودند خلوت در انجمن بظاہر با خلق و بہ باطن با حق سبحانہ' تعالےٰ۔

از درون شو آشنا و از برون بیگانہ وش   این چنین زیبا صفت کم می بود اندر جہان

آنچہ حق سبحانہ' و تعالیٰ می فرماید کہ رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ اشارہ بہ این مقام است۔ لیکن باید دانست کہ فرق است در حضور مبتدی و حضور منتہی۔ مبتدی چونکہ بہ شرف فنا فی اللہ متحقق نہ شدہ است و نفس او ہنوز باقی است حضور او صاف نہ شدہ است و منتہی چون جمیع صفات وجود را بہ اصل سپردہ و بہ فنا فی اللہ مشرف شدہ حضور او در کمال انجلا است لہٰذا آن حضور را حضور خود بخود نامند یعنی حضرت سبحانہ' و تعالیٰ خود را خود حاضر است چہ سالک درین وقت رخت بہ صحرائے عدم کشیدہ و مظہر تجلیاتِ اسمائی و

صفاتی گشته معشوق ہر گاه می خواہد بباطن او بے خواست متجلی می شود شکر این قسم نعمت عظمی بجا آوردن ضروری است لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ ۔ والسلام ۔

مکتوب ہفتاد و پنجم ۔ در تحقیق بقا و ذکر آنچہ سود مند است درین مقام

حامداً و مصلیاً و مسلماً ۔ چون سالک این راه خود را بعدم صرف ملحق می سازد واز کمال بنده نوازی ذاتے از نزد خود او را اعطا می فرمایند و تعبیر از آن ذات موہوب بہ بقاے می نمایند بعد ازین حالت اگر خود را موصوف خواہند یافت بہ آن صفات موصوف خواہند بود و درین وقت ہر دو جہت فنا و بقا بہ اتمام می رسند و مرتبۂ ولایت خاصہ حاصل می شود ۔ ولایت را دو جزء است فنا و بقا در فنا صفات وجود را از خود منتفی می یابد در بقا صفات دیگر از ان جناب قدس عطا می فرمایند بہ بقاے ابدی سرفراز می سازند للہ سبحانہ الحمد کہ مناسبتے بہ این مقام بہم رسانیده اند چنانچہ نوشتہ بودند کہ وجود و صفات را ہمہ از آن جناب می دانند بیشتر تقید نمایند کہ بہ حقیقت این مقام پرسند و الحال مناسب وقت ذکر کلمہ لا الٰہ الا اللہ است بہ حضور تکرار آن نمایند ہر قدر توانند بگویند ۔ و اگر عدد معین را مقرر نموده وظیفہ سازند بہتر است تا پنج ہزار ہر روز خوانده شود خیلے سود مند خواہد بود کہ تکرار از کلمہ مبارکہ کوه وجود بشری را زائل می سازد ۔ ع

تا بہ جاروب لا نہ روبی راه   کے رسی در سراے الا اللہ

واقعہ کہ امشب دیده اند بغایت عالی است از مناسبت تام خبر می دہد ۔ والسلام ۔

مکتوب ہفتاد و ششم ۔ بہ بادشاه دین پناه در تہنیتہ فتح بعضے بلاد کفار و اخذ جزیہ از آنہا و ذکر فضائل جہاد ۔

امابعد ـــــ احقر بعد از تبلیغ تقدیم دعوات ترقی درجات معروض می دارد
که از استماع خبر از لال رانا که راس کفره فجره ہست این دعاگوے صمیمی و جمیع مسلمین
شادیہا نمودہ اند کہ تفصیل آن در دفترہا نہ گنجد۔ و شک نیست کہ از لال رانا با این
ہمہ غلبہ و اخذ جزیہ بہ انواع تحف و ہدیہ از کمال اعزاز دین متین ہست و معلوم نیست
کہ در ملک ہند از مبداء ظہور اسلام تا این زمان رانا کہ مرکز کفر ہندوستان بود
ہیچ یکے از بادشاہان بدین غلبہ حکمرانی کردہ باشد تا بہ اخذ جزیہ چہ رسد کہ آن
در دیگر ممالک ہند ہم بیش ازین کمتر بہ وقوع آمدہ مثل این فتوح را اگر از مقدمات
ظہور امام مہدی موعود شمردہ شود بعید نیست۔ زبان از شکر این نعمت کہ شامل حال
جمیع کافہ اہل اسلام شدہ قاصر ہست قَالَ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى۔ وَلَوْلَا دَفْعُ
اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّفَسَدَتِ الْاَرْضُ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى
الْعٰلَمِيْنَ۔ والحال آنچہ عنان عزیمت نصرت قرین براے اعزاز دین بہ طرف دکن
معطوف ساختہ اند اعاظم جہاد ہست پاک ساختن ساحت اسلام از لوث نجس کفر
از نتائج این سفر ہست و صاف کردن راہ طائفان حرمین الشریفین از لوازم این
عزم مبارک اثر حق سبحانہ و تعالیٰ بہ فضل و کرم خویش بہ احسن وجوہ سرانجام کناد
خوش وقت وحال آنانے کہ درین امر خطیر و مہم عظیم کمر ہمت را در خدمت پر برکت
حیثیت بربستہ اند۔ و بہ نیت صالحہ این سفر صعب را کہ فی الحقیقۃ متمر خیرات و برکات
است و وسیلہ ترقی درجات بہ شوق برگزیدہ اند رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
فرمودہ اِنَّ فِی الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
مَا بَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ۔ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ

روایت کردہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ مُوْقِفُ سَاعَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بِمَکَّةَ عِنْدَ حَجَرِ الْاَسْوَدِ رَوَاہُ الْبَیْہَقِیُّ وَ ابْنُ حِبَّانَ فِیْ صَحِیْحِہٖ۔ قَالَ الْعُلَمَاءُ فَیَکُوْنُ مُوْقِفُ سَاعَةٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ مِائَةِ اَلْفِ اَلْفِ شَہْرٍ لِاَنَّ قِیَامَ لَیْلَةِ الْقَدْرِ بِمَکَّةَ بِمِائَةِ اَلْفِ اَلْفِ شَہْرٍ فِیْ غَیْرِہَا۔ وَاَنَسٌ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کردہ ست کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمودہ مَنْ رَابَطَ لَیْلَةً فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَارِسًا مِنْ وَرَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ کَانَ لَہٗ اَجْرُ مَنْ کَانَ خَلْفَہٗ مِمَّنْ صَامَ وَصَلّٰی رَوَاہُ الطَّبْرَانِیُّ بِاَسْنَادٍ جَیِّدٍ قال العلماء۔ وَھٰذَا الْحَدِیْثُ دَلِیْلٌ عَلٰی اَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَکْتُبُ لِلنَّوَائِیْ مِثْلَ اَعْمَالِ مِنْ عَبْدِ اللّٰہِ (ـه) فِیْ مَحَلِّ وِلَایَةِ بِمُجَانِبَةٍ لَہٗ وَمَا اَجْزَلَ ھٰذَا الْفَضْلَ الْعَظِیْمَ۔ افسوس کہ این دور از کار ازین قسم نعمت خوشگوار بحسب ظاہر محروم ست وجہت بعضے عوائق وموانع از جہاد فی سبیل اللہ مہجور۔ یٰلَیْتَنِیْ کُنْتُ مَعَہُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِیْمًا۔ لیکن از روے باطن با خود دانند وازراہ دعا وتوجہ کہ وظیفۂ فقرا ست مدد ومعاون تصور فرمایند۔ اگر فقراے اہل عزلت سالہا ریاضت کنند وار بعینات کشند بہ گرد این عمل نہ رسند طاعات وعبادات کہ دران مقام بہ وقوع آید بہ اضعاف بر طاعت عزلت زیادہ ست۔ ذکر وتسبیح آن موطن ثواب دیگر دارد ونماز الجماعة رتبہ علیحدہ وصدقات ونفقات آن محل را درجہ بزرگ وامراض آن معرکہ را نتیجہ جدا۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرمود طُوْبٰی لِمَنْ اَکْثَرَ فِی الْجِہَادِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ فَاِنَّ لَہٗ بِکُلِّ کَلِمَةٍ سَبْعِیْنَ اَلْفَ حَسَنَةٍ

ـه نہ پڑھا جاسکا۔

سِتُّهَا عَشَرَةَ اَضْعَافٍ مَعَ الَّذِیْ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْمَزِیْدِ رَوَاهُ الطَّبْرَانِیُّ
ونیز فرمودہ علیہ الصلوٰۃ والسلام صَلٰوةٌ فِیْ مَسْجِدِیْ تَعْدِلُ بِعَشَرَةِ اٰلَافِ صَلٰوةٍ
وَصَلٰوةٌ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ تَعْدِلُ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلٰوةٍ. وَالصَّلٰوةُ بِاَرْضِ
الرِّبَاطِ بِاَلْفِ اَلْفِ صَلٰوةٍ. رَوَاهُ اَبُو الشَّیْخِ وَابْنُ حِبَّان. ونیز فرمودہ علیہ
وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام اِنَّ صَلٰوةَ رُبَاطٍ تَعْدِلُ خَمْسَمِائَةِ صَلٰوةٍ. وَ
نَفَقَةُ الدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمِ مِنْهُ اَفْضَلُ مِنْ سَبْعِمِائَةِ دِیْنَارٍ مُنْفَقَةٍ
فِیْ غَیْرِهٖ. ونیز فرمودہ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام. مَنْ اَعَانَ مُجَاهِدًا فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ غَارِمًا فِیْ عُسْرَتِهٖ اَوْ مُكَاتَبًا فِیْ رَقَبَتِهٖ اَظَلَّهُ اللّٰهُ فِیْ ظِلِّهٖ
یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهٗ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ ونیز فرمودہ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ
والسلام مَوْقِفٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَا یُسَلُّ فِیْهِ سَیْفٌ وَلَا یُطْعَنُ فِیْهِ بِرُمْحٍ
وَلَا یُرْمٰی فِیْهِ بِسَهْمٍ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّیْنَ سَنَةً لَا یُعْصَی اللّٰهُ فِیْهِ طَرْفَةَ
عَیْنٍ رَوَاهُ ابْنُ النَّجَّارِ ونیز فرمودہ علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام مَنْ مَرِضَ یَوْمًا
فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْ بَعْضَ یَوْمٍ اَوْ سَاعَةٍ تُغْفَرُ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَكُتِبَ لَهٗ
مِنَ الْاَجْرِ عَدَدُ عِتْقِ مِائَةِ اَلْفِ رَقَبَةٍ قِیْمَةُ كُلِّ رَقَبَةٍ مِائَةُ اَلْفٍ رَوَاهُ
ابْنُ زَنْجُوَیْه وشک نیست کہ این خدمت وہم کہ بہ آن توجہ دارند جہاد فی سبیل
اللہ است. اَخْرَجَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالذَّهَبِیُّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا مَرْفُوْعًا یَكُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ یُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ یَرْفُضُوْنَ
الْاِسْلَامَ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ. وَاَخْرَجَ الدَّارَقُطْنِیُّ عَنْ عَلِیٍّ عَنِ
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَیَاْتِیْ مِنْ بَعْدِیْ قَوْمٌ لَهُمْ. نیز

يُقَالُ لَهُمُ الرَّافِضَةُ فَاِنْ اَدْرَكْتَهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ۔ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلُ اللهِ مَا الْعَلَامَةُ فِيْهِ قَالَ۔۔۔۔۔

مکتوب ہفتاد و ہفتم۔ بہ مغفورہ مرحومہ روشن رائے بیگم در بیان آنکہ ہر زمین را فیض علیحدہ ہست و ذکر مکاشفہ مخصوصہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ درین مقام۔

صحیفہ شریفہ در اسعد آنات ورود بہجت آمود فرمود تشریف بردن بہ حویلی جدید با واردات و مکاشفات تازہ مبارک باشد آنچہ از فیض و برکات آن مکان برکات نشان مرقوم قلم محترم بود باعث لذات معنویہ گردید زادہم اللہ سبحانہ شوقاً و ذوقاً حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ اند کہ ہر سرزمین را فیض علیحدہ ہست و ہر جائے را خاصیت جدا الکل ارض حصۃ ولساکنہا حصۃ زمینے مناسبت بفنا دارد و بقعۂ ملائمت بہ بقاء

ہر خوش ایمرے را حرکاتے دگر ہست

حضرت پیر دستگیر ما رضی اللہ تعالیٰ عنہ در بعضے مکاتیب از مکتوبات قدسی آیات برنگاشتہ اند کہ حضرت مجدد الف ثانی در ہنگامے کہ بہ تقریبے بہ لاہور تشریف بردہ بودند اول در حویلی شخصے فرود آمدند معارف فنا درانجا فائض شد و بعضے مکاتیب معاملات فنا درہمان جا بہ قلم محترم درآمد۔ چون آن حویلی کہنہ بود بہ حویلی دیگر کہ در محلہ دیگر بود انتقال فرمودند و پیش از انتقال بر زبان الہام ترجمان آوردند کہ دران حویلی معارف بقا فائز خواہد گشت و بعد ہذا انتقال

،ہمچنان واقع شد و بعضے مکاتیب مشتمل بر معارفِ بقا ہمانجا محرر گردید و نیز برنگاشته اند که حضرت مجدد الف ثانی برکات و انوار خانہاے خود و خانہا که ہمسایه بودند بیان می فرمودند و در ہر منزل و قریه که می فرا آمدند حقائق آن منازل و قری بر آن حضرت منکشف می گشت حقایق بعضے مومن و حقایق بعضے کافر و قریۂ کافره را بایمان دعوت می کردند۔ این مکاشفه از خصائص خاصه آن حضرت ہست رضی اللہ تعالےٰ عنه ظہور این دار دار غرائب روزگار ہست سجداتِ شکر انکشاف این معنی در جنابِ قدس خداوندی جل سلطانه بتقدیم رسانید و خواہان مزید بر مزید باشید لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيْدَنَّكُمْ۔ دو ہزار روپیه نیاز و ہدایاے متعدده دیگر به واسطہ بی بی جیو و فقیر زادہا موافق فرد علیحده خصوص قرآن مجید و رحل که ہر دو غیر مکرر تحفه اند فرستاده بودند رسید و سبب خوش وقتیہا گردید۔ والسلام۔

مکتوب ہفتاد و ہشتم۔ فی ذکر احکام القبور من التسنیم و التسطیح التجصیص و البناء و الکتابة علیہا۔

قال فی غایةِ السروجی و یسنم القبر ولا یسطح ای لایربع وبه قال موسیٰ بن طلحه و زید بن ابی حبیب و الثوری و اللیث و مالک و ابن حنبل و ابی هریرة رضی الله عنهم و قال الشافعی ؒ یسطح و مثله عن مالك فی الجلاب الجمهور ما روی البخاری ای فی صحیحه عن سفیان التمار انه رای قبرا لنبی علیه السلام مسنما و مسند البخاری عن النخعی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سنم قبره

وعن محمد بن علي ان قبر رسول الله صلى الله عليه وسلم لسنم وعن الشعبى قال رايت قبور شهداء احد مسنمة وعن محمد بن الحنفيه انه جعل قبر ابن عباس مسنما. اختار التسنيم ابو على الطبرى وابو على ابن ابى هريرة والجوينى والغزالى والروياني والسرخسى وذكر القاضى حسين اتفاقهم عليه وخالفوا الشافعي رحمة الله من ذلك فان قيل فقد روى الترمذى عن ابى الهياج الاسدى واسمه حيان قال قال لى على الا ابعثك على ما بعثنى الله رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا ادع قبرا مشرفا الا سويته ولا تمثالا الا ان طمسته قيل له المراد به هذه المشرفة المبنية التى يطلب بها المباهات انتهى. وقال فى البحر. يسنم قدر شبر وقيل قدر اربع اصابع. وما ورد فى الصحيح من حديث على رضى الله عنه ان لا ادع قبرا مشرفا الا سويته فمحمول على ما زاد على قدر التسنيم المنتهى. وقال مولانا على القارى فى شرح المشكوة قال العلماء يستحب ان يرفع القبر قدر شبر ويكره فوق ذلك ويستحب الهدم ففى قدره خلاف قيل الى الارض تغليظا وهذا اقرب الى اللفظ او لفظ الحديث من التسوية وقال ابن الهمام هذا الحديث محمول على ما كانوا يفعلونه من تعلية القبور بالبناء الحسن العالى وليس مرادنا ذلك فى تسنيم القبر بل قدر ما يبدو من الارض ويتميز عنها والله سبحانه اعلم رواه مسلم قال مبارك رواه ابو داؤد والترمذى والنسائى وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص القبر

و ان بنی علیہ قال فی الازہار النہی عن تجصیص القبر للکراہۃ وھو
یتناول البناء بذالک وتجصیص وجہہ والنہی فی البناء للکراہۃ
ان کان فی ملکہ وللحرمۃ فی المقبرۃ المسبلۃ ویجب الہدم و ان کان مسجدا
انتہی کلامہ۔ وایضاً یکرہ تجصیص القبر والبناء علیہ فی حریمہ و
خارجہ نعم ان خشی نبش اوحفر سبع او ہدم سیل لم یکن البناء
والتجصیص مکروھاً بل قد   نظر اما مرو سیعلم من ہدم ما فی
المسبلہ حرمۃ البناء فیہا اذ الاصل انہ لا یہدم الا ماحرم وضعہ
کذا فی التحفۃ وایضاً یکرہ الکتابۃ علی القبر لما روی عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم انہ نہی عن تجصیص القبر وان بنی علیہ وان یکتب
علیہ وان یوطأ ولو بنی علیہ ہدم ان کانت القبر مسبلۃ وان
کان القبر فی ملک فلا کذا فی شرح الوجیز وکذا لو اوصی ان یبنی مسبلۃ
للمسلمین لم ینفذ و ذلک حرام و ان کان فی ملکہ فہو مکروہ کما فی
السراج الوہاج وایضاً یحرم البناء علیہ للزینۃ لما رویناہ ویکرہ
الاحکام بعد الدفن لان البناء للبقاء والقبر موضع الفناء لا الدفن
فی مکان بنی فیہ قبلہ لعدم کونہ قبراً حقیقۃ بدونہ کذا فی البرہان
شرح مواہب الرحمان۔

مکتوب ہفتاد و دوئم۔ بہ بی بی عرب خانم مرحومہ در تحریص بر طلب محبت
فقرا و مدح کلام حضرت مجدد الف ثانی وبیان آنکہ طریق مرضی ومحبوب درین زمانہ
طریق اکابر ماست۔

والدۂ مہربان من . بورودِ عنایت نامہ گرامی مسرور گردید. او سبحانہٗ
در طلب خود و محبت دوستان خود روز افزون کناد. عزیزی می فرماید خداوندا
مرا ازین قوم گردان یا از نظارہ کنان این قوم گردان کہ قوم دیگر را طاقت
نہ دارم الحمد للہ کہ این معنی در نہاد آن مشفقہ کائن ہست شفقت خاص بہ فقرا
معلوم می شود. خوش گفت ؎

گردِ مستان گرد او گر کم رسد بوئے رسد
گرچہ بوئے ہم نباشد روئے ایشان بس است

از غایتِ حسن ظن طلب نعلین این عاصی نمودہ بودند الامر فوق الادب دانستہ
فرستادہ شد جائے آن ہست کہ این معنی ازین جانب بہ وقوع آید چرا کہ آن جناب را
نسبتِ جزئیت بہ آن سرورِ دین و دنیاست علیہ وعلی آلہ من الصلوٰۃ افضلھا
ومن التسلیمات اکملھا بہر حال رضامندی ایشان منظور دانستہ این بے ادبی
نمودہ شد. دیگر بعضے مکاتیب از مکتوباتِ قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی
انتخاب نمودہ شد. یقین کہ بمطالعہ خاص خواہد درآورد و اطلاع خواہند بخشید
این قسم دقائق این راہ درین اواخر الزمان در کتب دیگر دیدہ نمی شود واکثر فقرا
این وقت عزیمتِ دعوت دتسخیر خلائق را منظور داشتہ ریاضتہائے شاقہ اختیار
کردہ اند وبہمین نیت چلہا وخلوتہا می نشینند وجمعے دیگر سماع ورقص را کہ از ممنوعات
شرعیہ ہست دیدن خود کردہ خود ہا را رواج دادہ اند وطریق مرضی ومحبوب درین زمانہ
طریق اکابرِ ماست کہ جامع جمیع طرق ہست. الا این بزرگواران امورے را کہ موجب
امتیاز ہست نزد عوام کالانعام قصداً بپس پشت دادہ اند ودر تستر احوال واخلاص
تلبی کہ خلاصہ احوالات ہست مبالغہ تمام دارند. لیکن چہ توان کرد کہ ازین معاملہ کمے

واقف شد بزرگی می فرماید ؎

پری نهفته رخ و دیو در کرشمه و ناز — بسوخت عقل زحیرت که این چه بوالعجبی است

مکتوب هشتادم به سلطان وقت در فضیلت ذکر و تلاوت و سفارش بعضی

احبه یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوْا وَاذْکُرُوا اللّٰهَ کَثِیْرًا لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۔ وَاَخْرَجَ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ عَنْ کَعْبِ الْاَحْبَارِ قَالَ مَا مِنْ شَیْءٍ اَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ مِنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَالذِّکْرِ لَوْلَا ذٰلِكَ مَا اَمَرَ النَّاسَ بِالصَّلٰوةِ وَالْقِتَالِ اِنَّهٗ قَدْ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِالذِّکْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ ۔ این خیر خواهان به عرض والا می رساند که بعضے ادعیه ماثوره که از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در حین قتال به ثبوت پیوسته مصحوب کمالات دستگاه میر محمد عارف که از دعاگویان قدیم است و متوجه ملازمت عالی ارسال داشته آمد یقین که بمطالعه خاص خواهند در آمد و این حقیر بسبب محرومی ملازمت خود را (مقصر می داند - اگر حضور اقدس باشند خود را) برکات سعادت برساند منتظر اشاره است قَالَ الشَّیْخُ الْعَالِمُ الْعَارِفُ الْکَامِلُ الشَّهِیْرُ فِی الْحَرَمَیْنِ الشَّرِیْفَیْنِ الشَّیْخُ الشَّعْرَانِیُّ قَدَّسَنَا اللّٰهُ بِسِرِّهِ الْاَقْدَسِ فِیْ کِتَابِهِ الْمُسَمّٰی بِالْمِنَنِ اِذْ مِمَّا اَنْعَمَ اللّٰهُ تَعَالٰی بِهٖ عَلَیَّ مَحَبَّتِیْ لِوُلَاةِ اُمُوْرِ الْمُسْلِمِیْنَ وَمُشَارَکَتِیْ لَهُمْ فِی الْهُمُوْمِ وَالْاَمْرَاضِ لَاسِیَّمَا السُّلْطَانُ الْاَعْظَمُ وَقَدْ مَرِضْتُ لِمَرَضِهٖ مَرَّتَیْنِ وَضَرَبَتْ عَلَیَّ مَفَاصِلُ رِجْلِیْ مَرَّاتٍ اٰخِرُهَا فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ سَنَةَ احدی وستین وسبعمائة لما سافر لقتال الروافض وملکت مریضا من اول رمضان الی آخره فلا شفی السلطان شفیت تم کلامه حضرت سلامت برادر دینی میر محمد عارف امید وار است که مورد عنایات والطاف بادشاهانه

گردد فَاِنَّهٗ شَابٌ نَشَاءَ فِی عِبَادَةِ اللّٰہِ۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و یکم۔ بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در تحریص بر ارتباط معنوی وطلب ترقی وبیان بعضے کمالات بہ طریق اجمال وذکر احوال بعضے

حامدا ومصلیا۔ برادر طریق فضائل وکمالات دستگاہ ملا محمد امین از ین عاصی دور افتادہ سلام عافیت انجام در معرض قبول آوردہ مشتاق دانند آن ہنگام کہ متوجہ آن حدود بہ دعاے وسلامتی یاد نمودہ اند موانع جز استغراق مطلوب حقیقی جل شانہٗ امر دیگر مباد۔ بہرحال ارتباط معنویہ را در ازدیاد دارند کہ مدار کار برآن ہست وشب وروز خواہان ترقی بود مَنِ اسْتَوٰی یَوْمَاهُ فَهُوَ مَغْبُوْنٌ شنیدہ باشند بالجملہ سعی نمایند کہ از اسم الظاہر عروج نمودہ بہ سیر اسم الباطن کہ معبریت ولایت علیا ہست برسند تا ہر دو بازوے طیران درست گردد۔ بعد ازان بمحض فضل خداوندی عزشانہٗ از جمیع صفات وشیون برآمدہ بہ ذات بحت کہ معرا ہست از نسبت اعتبارات ودصل عریانے از لوازم آن مقام ہست مستعد گردند۔ ع

این کار دولت ہست کنون تا کرا دہند

دیگر سعادت آثار میان شیر محمد بدخول طریقۂ علیہ استفادہ یافتہ ظاہر الشمامعرفی ہم دارد لوازم ہم برکیمیا را بجا خواہند آورد وبتوجہات باطنیہ ممد ومعاون خواہند بود۔ دیگر از حقیقت احوالات ظاہری وباطنی خویش اطلاع می دادہ باشند کہ بارہا توجہات غائبانہ ہست وہیچ کس داخل طریق شدہ ہست یا نہ اگر شدہ بچہ کیفیت ہست مفصلاً خواہند نوشت کہ خاطر نگران ہست۔ دیگر خدمت حقائق آگاہ حافظ محمد شریف درین نوبت امتیاز تمام در یاران حاصل کردند وبشارات خاص مشرف

کنند. چنانچه از حقیقت کعبه و حقیقتِ قرآن مجید و اسرار خلت بهره تام گرفتند
بالجمله کار ایشان از اکثر یاران گذشت۔ و میان محمد باقر هم آن قدر ترقی نمودند
که چه نویسد بالجمله کار سنین را درین مدتِ قلیله قطع کرد ۔ والسلام۔

مکتوب هشتاد و دوم ۔ به حقائق آگاه صوفی سعد اللہ کابلی در بیان
ترقیات اصحاب خویش و ذکر متوسل شدن حاجی اسد اللہ وزیرآبادی به آن حضرت
و میسر شدن غائبانه بعضے یاران به بشارت عامیه۔

برادرِ گرامی حقائق آگاه صوفی سعد اللہ از حقیقتِ صلوٰة بهره وافر
گرفته متوجه فوق باشند کتابهاے شما رسید و در فرستادن جواب توقف
می شود معذور خواهند داشت۔ درین روزها آن چهار کس از یاران این فقیر
حقیقت صلوٰة فرمودند و بعضے الحاق بحقیقت الحقائق هم نشان دادند معامله
محبت درین آوان به نوع دیگر هست۔ امید واریم که آن برادر گرامی از راه محبت
بهره ازین کمالات برداشته باشند ترقیات یاران این فقیر اظهر من الشمس گشته
یاران جاهاے دیگر حسرت ها دارند زود تر برسند که ما منتظر شمائیم کتابتے که
مصحوب خواجه عوض ارسال داشته بودند به مطالعه در آمد وقت جواب نوشتن
کم شده۔ آنچه از ملاقات نمودن به شاهزاده نوشته بودند مبارک است بعد از
استخاره ملاقات بکنند و به پسران شیخ میر نیز ملاقات نمایند و به حقائق آگاه
حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد صالح سلام فقیر رسانند و یارانے که پیش شما
داخل طریقه گشته اند به سلام مخصوص اند۔ حاجی اسد اللہ از خلفاے شیخ آدم
که در وزیرآبادی باشد به فقیر متوسل شد و سه چهار توجه ازین عاصی گرفت

و خیلے محظوظ رفت۔ به اخوی خواجه محمد شریف سلام رسانند و بگویند که سلام فقیر به شیخ عبدالعلیم رسانند و ظاهر سازد که حاجی اسداللہ وزیرآبادی که از اعاظم خلفاء شیخ آدم ہست خاصه پیش فقیر داخل طریقه علیه احمدیه معصومیه گشت۔ و خیلے محظوظ شد و به پسر شیخ آدم که شیخ اولیا نام دارد و کتابتے نوشته فرستاد که من استفاده کردم شما را ہم اگر طلب حق باشد آمده خدا طلبی نمایند و در خانقاه شیخ آدم ہم شورے برخاسته ہست حضرت ایشان ہم از توجه گرفتن او بسیار خوش وقت شدند از مضمون این کتابت مثل خواجه محمد شریف و خان بیگ و تیمور بیگ را مطلع خواہند ساخت که از ترقیات یاران این مسکین مطلع گردند در خانقاه طرفه شورسے ہست به میان محمد باقر لاہوری غائبانه حضرت ایشان بشارات حقیقت صلوٰۃ و مقامے که فوق آن ہست و لحوق به حقیقت الحقائق نوشتند بعد از رسیدن به صحبت بعض اسرارہا دیگر فرمودند والسلام

مکتوب ہشتاد و سیوم نیز به موصی الیه در ذکر دخول بادشاه دین پناه درین طریقه و ہجوم اہل طلب۔

له الحمد علی نعمائه۔ کمالات دستگاه معارف آگاه صوفی سعداللہ به اعلیٰ مراتب کمال و تکمیل برسند۔ مخفی نه ماند که بادشاه به دخول طریقه علیه مشرف گشته بسیار متاثر گشت سه صحبت با حضرت ایشان داشت۔ چون شاہجہان وفات یافت به جہت ضرور متوجه اکبرآباد گشت۔ دیگر از ہجوم اہل طلب که مانند مور و ملخ غلو دارند چه نویسد که از حیطه نوشتن خارج ہست فقیر در خانه شیدالرحمان سلطان سکونت دارد از غایت اخلاص بجد شده بخانه خود آورده بسیار خدمت گاری می نماید حضرت ایشان بعد از چند روز ظاہراً متوجه آن حدود گردند و فقیر در رفتن متردد است

بعض یاران باعث اند کہ شما ہمین جا اقامت نمایند و معالجہ مریض نمودہ بہ وطن

رسد ظاہر ماندہ شود اما متعین نیست ۔ والسلام ۔

مکتوب ہشتاد و چہارم نیز بہ مشارٌ الیہ در جواب مکتوب او کہ از انکشاف حقیقتِ قرآنی وغیر آن نوشتہ بود ۔

حامداً و مصلیا ۔ کمالات اکتساب ذو المعارف العالیہ والحالات القویہ صوفی سعد اللہ بہ جمیع خصائص و کمالات طریقہ احمدیہ معصومیہ بہرہ ور باشند کتابت شما با کتابت فضائل پناہ شیخ عبد الباقی رسیدہ مضامین ہر کدام معلوم گردید زادکم اللہ سبحانہ ذوقاً و شوقاً ۔ آنچہ از انکشاف حقیقت قرآن وغیر آن مندرج بود بہ وضوح انجامید ۔ حقیقتِ قرآنی بس مقامے ہست عالی ۔ منشاء آن وسعت بے چونی ہست کہ بذاتِ غیب متعلق ہست حق سبحانہ بہرہ از آن کامل روزی گرداناد ملاحظہ وسعت برادر خود خواہند نمود کہ از لوازم آن حقیقت ہست چون قاصد بسر راہ بود بہ ضرورت بر چند کلمہ اختصار افتاد و متعاقب انشاء اللہ تعالے کتابت حضرتِ ایشان و جواب کتابت کمالات پناہ میان شیخ عبد الباقی فرستادہ خواہد شد ۔ والسلام ۔

مکتوب ہشتاد و پنجم ۔ در ذکر ملا محمد محسن سیالکوٹی ۔

باسمہ سبحانہ ۔ حامداً و مصلیا ۔ سلام و تحیہ از ین عاجز مسکین قبول فرمایند چون کمالات دستگاہ شیخ محمد محسن سیالکوتی کہ خود را در اعلاء کلمۂ حق فدا ساختہ ہست و امر معروف و نہی منکر شیوۂ مرضیۂ اوست بہ جہتِ تبلیغ بعضے امور دینی متوجہ ملازمت ہست بنا بر آن بہ این چند کلمہ دراز نفسی نمود معاف خواہند فرمود

و یک مکتوبے از مکاتیب حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کہ مناسبت بہ خدمت گرامی فرستادہ شد بہ مطالعہ شریف خواہند درآمد امید کہ نافع آید۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و ششم ۔ بہ عاشور بیگ در تحریص بر دوام ذکر و نگاہش بر ترک آشنائی فقرا۔

برادر طریقت صلاح آثار عاشور بیگ چندان بذکر قلبی مداومت نماید کہ دل را استغراق تام در مطلوب میسر شود بحدے کہ اگر بہ تکلف یاد ماسوا نماید بہ یادش نیاید۔ این حالت معتبر بہ فنائے قلب است دیگر مدتے است کہ از شما ہیچ خبرے نہ رسیدہ است از احوال خویش آگاہ می ساختہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است۔ دیگر صحبت حقائق آگاہ صوفی سعد اللہ مغتنم شمردہ گاہ گاہ می رسیدہ باشند کہ از یاران خاص است و بہ ہمشیرہ خود خواہند گفت کہ با فقرا آشنائی کردہ باز قطع نمودن خوب نیست احتمال ضرر غالب است۔ والسلام

مکتوب ہشتاد و ہفتم ۔ در جواب مکتوب او کہ اثر متضمن معارف بلند بودہ۔

بعد الحمد والصلوٰۃ و تبلیغ الدعوات می رساند کتابتے کہ از راہ محبت فرستادہ بودند رسیدہ مسرت بخش گردید از مدرک شدن حقیقت قرآنی انبساط وانبساط و وسعت بے کیفی آن و اتحاد زیادتی با حقیقت فقر و ولایت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و زیادتی مناسبت بہ اخفی و یافتن معاملہ تفصیل بہرہ یافتن از محبت و یافتن پرتوے از حقیقت صلوٰۃ بر باطن شما و ظاہر شدن تفوق آن حقیقت قرآنی کہ نوشتہ بودند ہمہ بہ وضوح پیوست از کرم او تعالےٰ چہ عجب کہ بندہ را بہ خصائص نعم مخصوص سازد و بمزایا ممتاز گرداند اِنَّ رَبَّکَ وَاسِعُ

المغفرة ماموال از دوستان دعا است۔ والسلام۔

مکتوب ہشتاد وہشتم۔ بہ شیخ محمد تھانیسری۔ در تعزیت۔

لہ الحمد علی کل حال۔ جناب برادر گرامی میاں شیخ محمد سلام وتحیہ در معرض قبول آرند۔ ودرین درد وغصیبت کہ درین کبر سن بہ شمار رو داده است شریک خود دانند واز کیفیت روداد مشروحاً اطلاع بخشند ودر جمیع امور مدد ومعاون خود دانند تاخیر در مراسلات واجوبہ بیشتر بہ واسطہ عدم اطلاع است بر روند حالات آن حدود از راه غفلت نیست وچگونہ غفلت را گنجایش باشد کہ اتحاد خاص بہ شما سالہاست مع ہذا از ادائے حقوق کما حقہ متقصریم معذوری داشتہ باشند۔ والسلام

مکتوب ہشتاد ونہم۔ ارسل الی محمد بن سلیمان المکی فی فضل جوار الحرم ومدح ہذہ الطریقۃ العلیہ۔

نحمد اللہ حق حمدہ۔ ونصلی ونسلم علی رسولہ وعبدہ وعلی آلہ وصحبہ رجوم العدی ونجوم الہدی الکرام الاعلام ما جرت بذکرہ وذکرہم جیاد الاقلام فی میادین الاعلام وتہدی سلاما الطف من لقاء الحبیب واطیب من منادمۃ اللبیب الی جناب واسطۃ عقد الریاسۃ ومطلع شموس الفراسۃ ذی المقام الاسم الذی یتقاصر عنہ عوالی الہمم ولیقدر البالغ اعلی واسنی مراتب التعظیم السائر فی العالم ذکرہ حتی صار اشہر من نار علی علم الحائز من بحور علوم المنقول منہا والمعقول لآلی الجواہر وجواہر اللآلی والحائز قصبات السبق فی حلبۃ معانی الایام واللیالی علامۃ العلماء الشیخ الذی لا ینتہی۔

ولكل لج ساحل الملاذ الهمام جمال الدنيا والدين الشيخ محمد بن سليمان
سلمه الله وادام رياض علوم الناظرة بانوار بيانه مشرقة للطالبين و
بحار معروفه المعروف من فيض منانه متدفقة للراغبين وبعد فالداعي
على زبرا لزبور طي المسطور المنشور اهداء السلام عليكم ورحمة الله
وبركاته على الدوام والقيام بوظائف الاخوة القديمة في الاوقات
الخالية الصافية والازمنة الرايقة الانفة الخوالي التي تطعناها في
حمى ميادين الانبساط ونحن ليشبعاخرون فضل ولم يكن حسبها الآن
سهول الوصال حيث كانت الارواح قبل الاشباح جنود مجندة
كما في الاحاديث المرفوعة المعروفة المسندة وهذا النهر ولله
الحمد من ذلك الحبر وما ضونا لبعد المسافة بيننا سرائركم تسرى
الينا متلاحق وما شاع وذاع وشغفنا لاسماع ولنشط الطباع ووقع عليه
الطباق والاتفاق بين اهل الخلاف والوفاق مما خولتموه من كرائم
الخلال المرضية ومنحتموه من ترميم السير على سنن السيرة السنة
السنية المرضية وهذه نعمة كبرى وغاية قصوى وعاجل بشرى
وثناء الاخيار عنوان صحيفة المؤمن يوم القيمة كما ورد في الاخبار
فيحسن نشرها ويستحب حسر قناع سترها مع صميمة الاعلام بالحب في الله
المامور بذكره وتضويع نشر عطره ومجاورتكم بجوار ذلك الحرم الامين
وانتظامكم في سلسلة الثمين المتين وذلك هو الفوز المبين بالقيام
بادابه والتزام زكوة نصابه محط الامنيات ومنتهى الرغبات و

مهبط التنزلات والبركات فمن ثمة لم تنزل الافئدة الى الوفود
عليه علىٰ انه لم يجد نهل مشاقه ملناحة ولم تزح الارواح الى رواح
مراحه نادين الى المولى سبحانه الكف الضراعة والابتهال فى بلوغ
غاية المارب والامال من الدوام على التزام الطريقة السنية
النقشبندية الاحمدية التى اساس عمادها ومركز عمودها متابعة
الكتاب والسنة ومجانبة البدعة ولو كانت فى الجملة مستحبة كما
يعلمه من سير سير السلف الصالح واقتفى آثارهم من اهل العناية
فهى اقرب طرق السيادة الصوفية المرضية ارباب المراتب العلية
على جزيل عددها وجليل مددها مسلكا ونهاية واليق اهل الزمان
والنسب بابناء الاوان لا نفرادها بمزيد اختصاص وكمال اختصاص
من اندراج النهاية فى البداية وهى فى حلقة ذلك البرهان غاية
الغاية وقد صح الخبر المروى وهو فى التنويه يكفى خير الذكر الخفى و
كذلك الاجتماع فى ذلك الحرم الميمون الامن على احسن حال وانعم
بال ثم مهما كانت حاجة تعرض الى سلطان زماننا ملك بلادنا مما
يتعلق بخدمة الحرم الحرام وجيرانه الكرام فلابد وان تشرفونا
بالاعلام بذلك وا لتنبيه على ما هنالك لنتشرف بخدمة وتنظيم
فى سلك خدمته هذا وقد رقمنا صحيفة نعرض على مولانا الشريف
عماد حوم الله تعالى المنيف الوريف روما للاتصال بجنابه وطلبا
للتوصل الى خطابه وكتابه فيكون جوابه وجوابكم تفضلا علىٰ

او ثواب الدلالة على الخير محصلاً و تقربوهٗ منا السلام ورحمة الله وبرکاتہٗ والمکاتبۃ کما قیل بعض المشاہدۃ وبلوغ السلام من التلاق والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وعلیٰ من حل بالنادی واقام بذالک الوادی وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمد والہ واصحابہ وسلم اولاً و اٰخراً۔

مکتوب نودم۔ بہ حقایق آگاہ شیخ بایزید سہارنپوری در تحریص بر زیارت روضہ ہاے

باسمہ سبحانہ حقایق ومعارف آگاہ ازین مشتاق دیدار سلام وتحیہ در معرض قبول آرند مدتے شد کہ بتقریب زیارت روضہاے متبرکہ سیری باین دیار نکشیدہ اند۔ ع انتظار از حد گذشت احباب را۔

اما ارتباطہاے معنویہ مقتضی آن ہست کہ گاہ گاہے محبان را بہ ملاقات فائض البرکات خوش وقت می ساختہ باشند ؎

مایدان مقصد اعلیٰ نتوانیم رسید　　ہم مگر لطف شما پیش نہد گامے چند

صحیفہ شریفہ رسیدہ لذات روحانی بخشید۔ والسلام۔

مکتوب نود و یکم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ دربیان آنکہ مدار بر باطن ہست۔

باسمہ سبحانہ حقایق ومعارف آگاہا۔ بہ وصول ملاطفہ گرامی مبہج ومسرور گردید۔ خاطر بجانب شما ہمیشہ نگران می باشد اگرچہ در ظاہر در بعضے احیان نسیان واقع شدہ باشد لیکن مدار بر باطن ہست خوش گفت ؎

مابرون را ننگریم و قال را　　ما درون را بنگریم و حال را

فقیرزادہا سلام می رسانند مخدوم زادہا بکمال برسند۔ والسلام

مکتوب نود و دوم۔ نیز بسوی الیہ در بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانیؒ

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ از جمیع مراتب ظلال و اصول گذرانیدہ بہ وصول حضرت احدیت مجردہ کہ منزہ است از شیون و اعتبارات مشرف و مستسعد سازاد بحرمت من مازاغ بصرہ وماطغیٰ علیہ وعلیٰ آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات العلیٰ۔ این کمال از کمالات مرتبۂ نبوت علیٰ مصدرہا السلام ناشی است و از ولایاتِ ثلثہ صغریٰ و ولایتِ کبریٰ و ولایتِ علیا باشد برتر واقع شدہ است چہ ولایتِ صغریٰ تعلق بہ ظلال اسماء وصفات دارد و ولایتِ کبریٰ و ولایتِ علیا ہر دو بہ اصول اسماء وصفات متعلق اند و فوق آنہا نیست مگر کمالات نبوت کہ دران حاظور ذات بحت است علی الدوام۔ این است بیان خلاصہ سلوک حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ۔ مکتوب شریف رسیدہ باعث خوش وقتی گردید۔ ع اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی۔

قبلہ گاہی حضرت میانجیو را از صعب درگلو ہم رسیدہ بود للہ سبحانہ الحمد والمنۃ کہ بعافیت مبدل شد۔ والسلام۔

مکتوب نود و سیوم۔ نیز بہ مشار الیہ در فضیلتِ ارتباط معنویہ۔

لہ الحمد۔ عرفان پناہا۔ عجب چیزے است اشتیاق طرفین بحد کمال وعجب صورت اتفاق نمی افتد لعل اللہ یحدث بعد ذٰلک امرا۔ وازین ہم عجیب تر آنکہ کتابت یکے بہ دیگرے نمی رسد۔ کتابتہائے شما خوب تواتر می رسند ہر چند فقیر مقصر است در ارسال جواب لیکن باوجود آن بارہا جواب نوشتہ ارسال داشتہ۔ سبب عدم وصول تاچہ باشد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ۔ بعد از آمدن لاہور در کتابت نوشتہ شد

دلشمانہ رسید الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ اما بعد سبحانہ الحمد کہ ارتباط معنویہ روز افزون است وھو المطلب الاقصیٰ والغایۃ است۔ خوش گفت ؎

آسودہ شبے باید خوش مہتابے   تا با تو حکایت کنم از ہر بابے

السلام علیکم وعلیٰ من لدیکم۔

مکتوب نود وچہارم۔ نیز بمشارٌ الیہ در بیان آنکہ جلال وجمال را مساوی باید یافت بلکہ از جلال بیشتر راضی باید شد۔

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ۔ کتابتے کہ آن فضائل مآب کمالات انتساب بہ این احقر درویشان ارسال داشتہ بودند در حسین اوقات رسیدہ سبب خوش وقتی گردید للہ سبحانہ الحمد کہ دوستان خدا جل شانہٗ این دور افتادہ را گاہے بخاطر خود را می دہند وچند کلمہ ارشاد می فرمایند۔ لیکن استماع واقع کہ درین روزہا از بعضے مقتدیان نسبت بخاندان شما بہ وقوع آمدہ است موجب بے حلاوتی گشتہ۔ اما چون فعل جمیل مطلق است وہرچہ ازان طرف برسد ہر چند بظاہر تلخ نماید فی الحقیقت عین خوبی وبہبودی است۔ عاشقان صادق جلال وجمال را مساوی می یابند بلکہ از جلال بیشتر راضی وخوش وقت اند۔ خوش گفت ؎

من از تو روے نہ پیچم گرم بیازاری   کہ خوش بود ز عزیزان تحمل خواری

جعلنا اللہ سبحانہ وایاکم من المحبین الصادقین والسلام

مکتوب نود وپنجم۔ نیز بمشارٌ الیہ در فضیلت قرب معنوی۔

باسمہٖ سبحانہ بحمدہٖ ونصلی ونسلم بعد از ابلاغ ہدیات انجام بہ جناب آن برادر گرامی معارف آگاہی در معرض قبول افتد صحائف شریفہ اکثر می رسند وبہ سبب

عدم علم به مترددین آن حدود در جوابها توقف واقع می شود۔ می داشته باشند که خصوصیتِ شمانه ازان قبیل است که موقوف بر سمیاتِ ظاهر باشد ارتباط و قربِ معنویہ بمشیئت سبحانه روز افزون است اظهار اشتیاق ملاقات نموده بودند این جانب رانیز مشتاق دانند وحدیث وانا الیهم لاشد شوقا برخوانند الامور مرهونة باوقاتها اخوی شیخ بهاء الدین و محمد کاظم سلام خوانند۔ والسلام۔

مکتوب نود و ششم۔ به خواجه محمد شریف بخاری در جواب مکتوب او۔

باسمه سبحانه۔ کمالات دستگاهی خواجه بیرنگ به استقامت باشند مکتوب شما رسید و واقعه عالی که شب برات دیده بودند بمطالعه درآمد وسبب لذاتِ معنویه گردید حق سبحانه وتعالیٰ همیشه به جمعیت وعافیت دارد۔ والسلام

مکتوب نود و هفتم۔ نیز به مشارٌ الیه در فضائلِ محبتِ فقرا و خدمتِ الشان و میان آنکه برابر معیت هیچ بشارت نیست

حامدا ومصلیا۔ حقائق آگاه برادر گرامی خواجه محمد شریف بجمیع کمالات که خاصه حضرت مجدد الف ثانی است بهره مند گردند۔ مجتنے که بنصیب وقتِ شما است خیلے عزیز دانند وطلب زیادتی نمایند۔ هرکه از جهان آباد می آید می آید آن قدر از شما اظهار رضامندی می نماید که از نوشتن خارج است خصوصاً حاجی یوسف و ملا ابوالحسن آن قدر مملو احسان واشفاق شما اند که چه نویسد خوش وقتی فقرا باعث ترقیاتِ دارین است۔ آن را امر سهل نه دانند حق سبحانه وتعالیٰ عنایت است که در حق شما کرده است وشمارا از جمیع یاران امتیاز داده۔ برابر محبتِ شما هیچ بشارتے نیست۔ والسلام۔

مکتوب نود و ہشتم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در فضیلت ارتباط معنوی ۔

للہ الحمد ۔ کمالات دستگاہی برادر گرامی خواجہ محمد شریف ہموارہ بہ استقامت باشند ذکر خیر شما اکثر غائبانہ می شود و سبب امید واریہا مے گردد ۔ و مکاتیب گرامی بتعاقب یک دیگر برسند و گاہے در جواب کوتاہی می شود معذور می داشتہ باشند ۔ عمدہ کار ارتباط معنوی است ۔ بحمد اللہ سبحانہ آن روز افزون است ۔ درین روزہا نیازے کہ برائے فقیر حضرت والدہ ماجدہ فرستادہ بودند رسید فاتحہ خواندہ شد تقبل اللہ سبحانہ منکم ۔ والسلام ۔

مکتوب نود و نہم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در ذکر ترقیات یاران خویش و شمہ از خدامت و اخلاص میرزا دہا ۔

للہ الحمد ۔ برادر دینی خواجہ محمد شریف بہ استقامت باشند کتابتے کہ فرستادہ بودند رسید للہ سبحانہ الحمد کہ روزگار خواجہ عبد اللہ صورت پذیرفت دیگر یاران این فقیر ترقیات عالی نمودہ اند ۔ چنانچہ ہفت کس بہ حقیقت صلوٰۃ مشرف گشتہ اند و چہار کس بہ حقیقت الحقائق استعداد دارند پسران شیخ میر مرحوم آنچہ حق خدمت بود بجا آوردہ اند ۔ چنانچہ در بازارہا پیادہ در رکاب فقیر می رفتہ اند پنج شش روپیہ از جانب خود بہ بعضے مردم روزینہ کردند و می خواہند کہ روضہ منورہ را از سر نو تازہ سازند قریب دہ ہزار روپیہ خرچ خواہد شد ۔ والسلام ۔

مکتوب صدم ۔ نیز بہ موی الیہ در جواب وقایع روشن کہ نوشتہ بود ۔

حامداً و مصلیاً ۔ جناب حقایق آگاہ خواجہ محمد شریف سلام و تحیہ قبول نمایند کتابتے کہ بدست میر سید علی فرستادہ بودند رسید و کتابت کہ بحضرت الیشان

فرستاده بودند رسانیده شد نسبت خواجه عبد اللہ مبارک است در وقت خوش از آن حضرت فاتحه خواهد گرفت. انشاء اللہ تعالیٰ چند وقائع روشن که در مکتوب حضرت جیو مرقوم بود بغایت روشن است و امید وار بخش متعاقب به دستخط خاص جواب حاصل نموده فرستاده خواهد شد انشاء اللہ تعالیٰ۔ والسلام۔

مکتوب صد و یکم۔ نیز بمشار الیه در بیان فضل محبت۔

حامداً و مصلیاً۔ نجابت دستگاه خواجه محمد شریف بکمال جذبه و سلوک متحقق گشته به معارفے که فوق این در کمال اند و از ولایت صغریٰ مزیت دارند داخل ولایت کبریٰ اند عروج نمایند محبت شما امید است که دقیقه از دقائق را فرو نه گذارد فان المرء مع من احب۔ حامل مکتوب شیخ ابو الحسن که در خدمت فقیر بوده است برائے بعضے مطلبها متوجه آن حدود است۔ امید وار شفقت و مهربانی شما است۔

مکتوب صد و دوم۔ نیز به مشار الیه در فضل محبت اهل اللہ و ما یناسب ذالک

له الحمد۔ امید داریم که معامله باطنی آن برادر گرامی روز بروز آناً فآناً در ترقی باشد۔ محبتے که حق تعالیٰ الغیب شما گردانیده است باعث غبطه است امید وار باشند فان المرء مع من احب بشارتے است دور افتادگان را صحیفه شریفه را عوض باقی رسانید و نیاز نامه که بحضرت الیشان مرسل بوده بنظر مبارک گذشت بدستخط خاص جواب قلمی فرموده اند لله سبحانه الحمد حضرت الیشان با ضعفے که رو داده بود و تا دیر مانده درین روزها روز بروز به تخفیف است چنانچه آنحضرت غسل کرده اند و بیرون می آیند۔ دیگر نوشته بودند که برخوردار خواجه عبد اللہ را داخل طریقه سازند لله سبحانه الحمد که در سلک مریدان منسلک گشت۔ حامل رقیمه

صلاح آثار صوفی سعد اللہ از یاران مخصوص است و تا چندگاه در صحبت بسر بردہ است و کسب بعضے کمالات نیز کردہ است۔ چون جزوے قرض بر ذمہ خود دارد اگر تکلیف نباشد جزوے امداد بہ مشارٌ الیہ نمایند کہ موجب امر عظیم است۔ والسلام۔

مکتوب صد و سیوم ۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در میان آنکہ محبت جاذب جمیع کمالات است و تحریص بر صحبت و ذکر بعضے احبہ۔

لا الحمد۔ برادر گرامی حقایق آگاہ خواجہ محمد شریف امید است کہ از غایت محبت بہرہ از جمیع کمالات حاصل نمایند بلکہ بحکم المرء مع من احب بہ بشارات عظیمہ سر بلند گشتہ اند نہایتش ظہور بعضے مقامات تعلق بہ حضور دارد۔ اگر یکبارے بہ صحبت رسیدہ باز گردند چہ بلا زیبا است۔ غائبانہ فقیر قصد دارد کہ از حضرت ایشان بشارات عظیم بکند موقوف بر وقت است۔ انشاء اللہ تعالیٰ وقت خوش یافتہ التماس نمودہ خواہد شد و فقیر ہم متوجہ خواہد بود و حقایق آگاہ میان شیخ پیر خیلے اظہار رضامندی از شما نمودہ بودند۔ ازین سبب فرحت تام گردیدہ چنانچہ در حق بعضے یاران خدمتگاریہا و نوازیہا و دستیہا نمودہ اند در حق مشارٌ الیہ بیش از بیش متوقع است و جناب کمالات دستگاہ میران سید اسرائیل ہم آنجا تشریف دارند اگر گاہے ملاقات بہ ایشان می شدہ باشد بسیار خوب است بالجملہ این دو عزیز از یاران مخصوص اند۔ السلام علیکم۔

مکتوب صد و چہارم ۔ نیز بہ مومی الیہ در فضل محبت و ارتباط معنوی۔ و ما یناسب ذالک۔

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفی۔ اللہ سبحانہ آن برادر گرامی را

به مراتب کمال و تکمیل موصوف دارد مکتوب مرغوب که از کمال اخلاص و محبت ارسال داشته بودند رسیده خوش وقت ساخت. می باید که همبرین منوال از احوال ظاهر و باطن خوش می نوشته باشند که سبب توجهات غائبانه است. چون محبت شما با فقرا قوی است باعث امیدواری عظیم است المرء مع من احب حدیث نبوی است علی صاحبها الصلوٰۃ والسلام رابطہ معنوی ہر چند استوار بود از کمالات باطنی بزرگان زیادہ از منصور نصیب وقت باشد. خوش گفت ؎

ہیچ نکشد نفس را جز ظل پیر　　سایۂ آن نفس کش را سخت گیر

از حضرت حق سبحانہ از دیاد این نسبت واسطہ خواہند کہ مدار کار برین است. والسلام.

مکتوب صد و پنجم. نیز بہ مشارٌ الیہ در عزای اہلیۂ او.

باسمہ سبحانہ. مکتوب محبت اسلوب آن برادر گرامی رسید و خبر ارتحال والدۂ فرزندان شما سبب گرانی خاطر گردید و تاسف و تالم رو داد رحمہا اللہ سبحانہ رحمۃ واسعۃ. فاتحہ مغفرت در حق آن مرحومہ خواندہ شد و توجہ غائبانہ کردہ آمد اِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ آن مغفورہ از معتقدات خاص حضرت ایشان قدس سرہ بودہ امیدواریہاے کثیرہ دربارۂ آن مغفورہ متوقع است در روضۂ منورہ جاے موجود بودہ لیکن در مسئلہ خالی از اشکال نیست اختیار دارند. والسلام.

مکتوب صد و ششم. نیز بمشارٌ الیہ در بیان آنکہ عنایتے کہ متمثل بخلعت شود کنایت از اعطاے نسبت است.

حامداً و مصلیاً و مسلماً. انواع عنایات حضرت خداوندی جلت عظمتہ شامل حال آن برادر دینی باد بالنبی العربی و آلہ الامجاد علیہ و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات

کتابت شریف شما رسیده سبب خوش وقتی گردید۔ آنچہ از وقایع نوشتہ بودند به وضوح انجامید و باعث مسرت معنویہ گردید۔ می باید کہ ہمبرین منوال از احوال ظاہر و باطن می نوشتہ باشند واقعہ کہ اول کتابت مندرج بود بغایت مبارک ہست و امید بخش ہست۔ عنایتے کہ متمثل بہ خلعت شود کفایت ہست از انکہ نسبت خاصہ خویش عطا نمودہ باشند وقایع دیگر ہمہ خوب و روشن بودند۔ چون حضرت ایشان را چند روز ہست کہ ضعف بدنی عارض شدہ ہست بنابران در خدمت عالی گذرانیدہ نہ شدہ ہست۔ انشاء اللہ تعالے وقتے کہ صحت کامل رو دہد حضور ایشان عرضداشت شما گذرانیدہ خواہد شد۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتم۔ نیز بہ مشار الیہ در ذکر توجہ غائبانہ کہ از حضرت ایشان در حق او بہ وقوع آمدہ و تحریص بر وحدانی التوجہ بودن و اشارہ ترقیات یاران خویش۔

للہ الحمد۔ حقایق آگاہ نجابت دستگاہ خواجہ محمد شریف این فقیر را بظاہر و باطن متوجہ خویش دانند و از دعوات غائبانہ غافل نہ شمرند شب جمعہ گذشتہ در حضرت روضہ مقدسہ بجہت شما از حضرت ایشان دربارہ توجہے گرفتہ شد۔ امید کہ آثار آن ظاہر گردد۔ گاہے بہ جانب شما غائبانہ نظر کردہ می شود شما را با خود خصوصیتے خاصہ می فہمد و بعضے کمالات بلند در حق شما متوہم می گردند مگر قبلہ توجہ وحدانی ہست و پراگندہ نہ گشتہ۔ امید ہست کہ کار سنین بہ ساعات منقضی گردد۔ چنانچہ بعضے یاران کہ بہ نقیر می نشستند حضرت ایشان فرمودند کہ کار سنین آنہا در ساعات میسر شد۔ سعادت آثار ملا حضور معاً را بہ فنائے قلب رسانیدہ ہست

و در اخلاص و فدویت بے نظیر۔ امید کہ در حق مشارٌ الیہ توجہات خاصہ دریغ نہ دارید۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتم۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در بیان آنکہ قول حضرت علی لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً و امثالِ آن ہنگام عروج ہست و در وقت نزول عارف محتاج بہ دلائل می گردد۔ و بیان آنکہ بہرہ وافر از مقام اثبات موقوف بر تمامیت معاملہ نفی ہست۔ و مجموع معاملہ نفی و اثبات بے قرانِ ولایت محمدیؐ و ولایتِ ابراہیمی صورت نمی بندد۔

نحمدہ و نصلی و نسلم۔ مرحمت نامہ آن برادر مہربانی کہ مشتمل بود بر فوز شفقت و الطاف بود در رسید متضمن احوالات و واردات بودہ فرحت بر فرحت افزود ع

اے وقتِ تو خوش کہ وقتِ ما خوش کردی

متوقع کہ ہمیشہ بر این منوال این قسم اذواق و مواجید کہ نتیجہاے ارباب کشف و شہود ہست محبان و خیر خواہان را خوش وقت می ساختہ باشند فانکم فی العالم مثل القلب و الروح فی الجسد فی صلاحکم صلاح العالم۔ نوشتہ بودند کہ بعضے اوقات حالتہا رُو می دہند کہ بے اختیار للتصدیق قول حضرت علی مرتضیٰ کرم اللّٰہ وجہہٗ کہ لو کشف الغطاء ما ازددت یقیناً می شود۔ و مع ہٰذا فقدان نقد وقت ہست و کلما احس بباالک او خطر فی خیالک فاللّٰہ سبحانہ وراء ذٰلک کمر شکن این حالت ہست۔ لغایت اصیل و لبس بلند ہست و واصلان آن اقل قلیل۔ لیکن این ہست کہ این معاملہ ہنگام عروج ہست فقط و وقتِ نزول عارف محتاج بدلائل و براہین می گردد و در رنگِ عوام از اثر بہ مؤثر پے می برد و از دال بہ مدلول می گراید

گر بگویم شرح این بے حد شود

کریمہ رَبِّ اَرِنِی کَیْفَ تُحْیِی الْمَوْتٰی۔ گویا نشان حالِ آن مقام ہست با وجود علو
این وارد طلب و ارا الوار نمودن و این مشہود دخل ہوا ساختن و تحت لا آوردن
از بلندی استعداد و علو ہمت مشعر ہست فطوبیٰ لمن جمع بینہما باید دانست
کہ در حلقہ نفی حضرت خلیل الرحمٰن ہست علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیچ ذرہ
از ذرہائے شرک نہ گذاشت کہ مسدود بگداز نہ ساخت۔ کریمہ وَمَا كَانَ مِنَ
الْمُشْرِكِيْنَ مؤید این معنی ہست۔ و تا تمام معاملہ نفی را قطع ننماید و از مقام خلت
حظ وافر نہ گیرد از مقام اثبات کہ خاصہ حضرت پیغمبر ماست علیہ من الصلوٰۃ افضلہا
ومن التسلیمات اکملہا بہرہ حاصل نہ کند۔ از انجاست کہ تجلی ذات بے تخلل صفات
و شیون مخصوص بہ ولایت او علیہ الصلوٰۃ والسلام گشت۔ و دیگران را بہ تبعیت
و وراثت تنزلے از ان ارزانی فرمودند و او علیہ الصلوٰۃ والسلام در دنیا بروئیت
بصری مشرف گشت و دیگران را موعود بہ آخرت شد وغیرہ از ایقان کہ ثمرہ رویت
ہست نصیب نہ شد۔ تا کہ بعضے محققان صوفیہ منع رویت قلبی نمودہ اند برویت
بصری خود چہ رسد سبحانہ اللہ بعضے از متصوفہ بہ ظہور شعبدہا قائل رویت بصری
درین دار فانی شدہ و مخالف کتاب و سنت و سیر صالحین اختیار کردند ضلوا
فاضلوا اضاعوا فاضاعوا بر سر اصل سخن رویم و گویم کہ مجموع معاملہ نفی و اثبات
بے اقتران ولایت محمدی و ولایت ابراہیمی علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام صحت
نہ پذیرد و کمالات مقام خلت کہ تعلق بہ محیط دائرہ دارد بہ مرکز دائرہ کہ حاصل
مقام محبوبیت ہست جمع نہ شود بوئے از مقام اثبات بہ مشام جان نہ رسد۔

واجتماعِ این دو بحرِ محیط بے تقربِ شیخ کامل ممکن الحصول نه، بالجمله طول صحبت
ورسوخِ تام هر دو در کار اند الحمد لله که رسوخ وفدویت تام دران برادر
بجنابِ حضرت پیر دستگیر مفهوم می شود۔ والسلام

مکتوب صد ونهم۔ به سید نور محمد بنگالی در بشارتِ معیت وتصفیه عناصر اربعه واشارتے به هیئتِ وحدانی۔

باسمه سبحانه۔ حامداً ومصلیاً۔ امابعد میران سید نور محمد معلوم نمایند که
دیروز در مجلس سلوک در حق شما بسیار امید وار شدیم معیت خاص باخود یافته
شد وچنان متخیل گشت که معامله که تعلق به عالم خلق داشته یعنی تصفیه وتنقیه
عناصر اربعه منوط بوده مقتضی شده باشد والغیب عند الله سبحانه الحال امید دارند
معامله که به هیئت وحدانی تعلق دارد باشند وفقیر را الجانب خود متوجه شناسند
وبه دعاے سلامتی خاتمه ممد ومعاون بوند۔ والسلام۔

مکتوب صد ودهم۔ نیز به مشارٌ الیه در بشارتِ مناسبت به لطیفه اخفیٰ ولطیفه خاک ودر دید قصور اعمال۔

له الحمد۔ امابعد۔ سیادت پناه برادر گرامی میران سید نور محمد معلوم نمایند
که این فقیر از احوال شما غافل نیست وخواهانِ ترقیاتِ شما می باشد۔ قبل ازین چند
گاه مناسبتِ شما به لطیفهٔ اخفیٰ که اعلیٰ ترین لطائف عالم امر ست دریافته بود والحمد لله
علیٰ ذٰلک واسرار ناز کہلے این لطیفه از نوشتن وگفتن خارج ہست ولایت محمدی
علیٰ صاحبها الصلوٰة والسلام تعلق به این لطیفه دارد وزیر قدم آنحضرت ہست علیه
الصلوٰة والسلام۔ چنانچه شرح وبسط آن در مکتوبات قدسی آیات مندرج از انجا

تشفی نمایند و امروز در حلقہ صبح مناسبتِ شما بہ لطیفہ خاک متوہم شد و این لطیفہ راس در پیش لطائفِ عالمِ خلق است و معاملہ کہ بہ او مربوط است فوق جمیع لطائفِ عالمِ امر و خلق است کما حقق فی المکتوبات القدسیہ فلیراجع ھنالک۔
ہر چند این دور از کار را بر دید و یافت خود مطلقاً اعتماد نیست لیکن نظر بہ استقامتِ احوال و صدقِ طلب کہ نقد روزگار شما است حصولِ این معنی جائے استبعاد نیست فطوبیٰ لکم و بشریٰ و معاملہ کہ فوقِ جزء ارضی است بہ ہیئت وحدانی انسانی مربوط است و تفصیل آن در مکتوب بیان طریقِ جدید در مکتوبات قدسی آیات حضرت مجدد الف ثانی مبین است پیش فرزندے ارشدی محمد اعظم آن مکتوب تکرار نمایند و بکنہ آن برسند والسلام اولاً و آخراً۔

مکتوب صد و یازدہم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در جواب مکتوب او۔

باسمہ سبحانہ۔ مکتوب محبت اسلوب آن برادرِ گرامی رسیدہ خوش وقت ساخت۔ از انوار و برکات روز عرفہ کہ نوشتہ بودند معلوم شد و سببِ لذاتِ معنویہ گردید بہ ہمین آئین احوال را نویسان باشند کہ سببِ توجہاتِ غائبانہ است والسلام۔

مکتوب صد و دوازدہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در بیان فضائل محبت و اخلاص۔

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ۔ امابعد دو مکتوب محبت شما رسیدند یکے را فرہاد بیگ رسانید و قہوہ بن نیز رسید جزاکم اللہ سبحانہ خیرا۔ محبت و اخلاص کہ در نہادِ شما از قدیم متمکن است اظہر من الشمس است لہذا امتیازِ خاص است شما را فطوبیٰ لکم۔ امیدوار یہائے عظیمہ ہم در عقبیٰ و ہم در دنیا در حق شما متوقع است اگر فضائل و کمالات این محبت کما حقہ بنویسد در دفتر ہا گنجائی ندارد پس سخن کوتاہ باید۔ والسلام

مکتوب صد و سیزدہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در فضائل محبت اہل اللہ۔

باسمہ سبحانہ. برادر قدیم بہ ترقیات دارین سربلند باشند کدام سعادت برابر آن تواند بود کہ کسے تمام عمر خود را در محبت بزرگان صرف کردہ باشد درین محبت شمارا امتیاز تمام است و امید وار یہائے عظیمہ در حق شما متوقع است فضائل و کمالات این محبت در دفتر ہا نگنجد. لہذا عنانِ قلم را ازان باز داشت۔ والسلام۔

مکتوب صد و چہاردہم۔ نیز بمشارٌ الیہ در جواب مکتوبے کہ از وقایع اعلیٰ نوشتہ بود۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً. جناب نجابت دستگاہ برادر گرامی خواجہ محمد شریف ازین احقر سلام عافیت انجام مطالعہ نمایند. احوال این فقرا مقرون بخیر است۔ المسئول منہ سبحانہ سلامتکم و عافیتکم و استقامتکم کتابتے کہ مصحوب فرہاد بیگ مرسل بود رسید باید کہ ہمیرین منوال احوال را نویسان باشند کہ بسبب توجہات غائبانہ است و آنچہ از وقایع روشن مندرج بود مطالعہ آن سبب امید واریہائے عظیمہ گردید۔ دیگر سابقاً مصحوب سعادت آثار خان بیگ یک عصا متبرک کہ بہ استعمال حضرت ایشان درآمدہ بود بہ جہت شما فرستادہ بودیم معلوم نشد رسیدہ باشد یا نہ وظاہر این است کہ نہ رسیدہ است وگرنہ شکرانہ این قسم نعمت بجا می آوردند و عجب است کہ ہیچ اشعار ننمودہ اند البتہ مطلع خواہند ساخت۔ والسلام۔

مکتوب صد و پانزدہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ دربیان آنکہ عروج عناصر اربعہ بکمالات نبوت تعلق دارد و معاملہ ہیئت وحدانی منوط بحقیقت کعبہ ربانی است۔

الحمد برادر گرامی خواجہ محمد شریف عناصر اربعہ را بہ تفصیل تصفیہ نمودہ از

کمالات ہیئت وحدانی انبیاء را حظ وافر اخذ نمایند۔ عروج عناصر اربعہ بکمالات نبوت تعلق دارد و معاملہ ہیئت وحدانی منوط بہ حقیقت کعبہ ربانی ہست و از گذشت آن حقیقت قرآنی ہست۔ و پس از وے حقیقت صلوٰۃ ہست للہ سبحانہ الحمد کہ جمعے از یاران فقیر بہ وصول این حقائق ثلثہ امتیاز دارند۔ امید کہ آن عزیز نیز بہ این خواص استعداد یابند۔ حقائق آگاہ میان ظہور اللہ و نتائج مآب میان عطاء اللہ می رسند صحبت ایشان را مغتنم خواہند شمرد۔ باقی حقائق را از میان ظہور اللہ زبانی معلوم خواہند کرد۔ والسلام۔

مکتوب صد و شانزدہم۔ نیز بہ مشار الیہ در بیان فنا و بقا بہ طریق اجمال

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ آن برادر گرامی را بہ عنایات و واردات خاصہ ممتاز داشتہ شربے از فناے نفس کرامت فرماید۔ فناے نفس وقتے میسر گردد کہ سالک وجود و توابع آن را از خود نفی نماید و این دید غالب آید بحدے کہ خود را معدوم محض خالی از ہمہ صفات مثل جماد بے حس و حرکت یابد۔ این زمان آنچہ از روے وجود و صفات دیگر کہ از روے امانت بود ہمہ رو بہ زوال می آرد و وجود و صفات دیگر راجع بہ اصل خود کہ اسمے ہست از اسماے الٰہی جل شانہ و مبدا و فیوض ہست می گردد و فناء اتم حاصل روزگار او می شود۔ و بعد از ان صفاتے ازین زائل شدہ بود غذیت ذاتی نصیب وقت او بود عنایت الٰہی جل شانہ از کمال کرم صفات و وجود از ان طرف بہ سالک عطا می فرمایند و بہ آن بقا می بخشند و سالک متخلق بہ اخلاق اللہ می گردد این ہست بیان فنا و بقا کہ کمال مربوط بہ آن ہست۔ خوش گفت

هیچکس را تا نہ گردد او فنا　　　نیست رہ در بارگاہِ کبریا

دیگرے می فرماید ے

از تست حجاب تو یقین ست　　　شرطِ ہمہ رہروان ہمین ست
می بین و مگوے مذہب این آ　　　می باش و مباش مشکل این ست!

دیگر کتابتے کہ فرستادہ بودند رسید خوش وقت ساخت آنچہ از واقعات و واردات مرقوم بود بہ وضوح انجامید کتابتِ شمارا الجنس در خدمت حضرت قطب الاقطاب حضرت الیشان گذرانیدیم پسند فرمودند کہ جواب آنہارا ماخواہیم نوشت از مکتوب شریف آنحضرت جواب آن را خواہند فہمید۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفدہم۔ ارسل الی شریف مکۃ المعظمۃ فی فضل الحرم الشریف۔

الحمد للہ الرفع اعلام الملۃ الغراء بنصب الائمۃ الاعلام و المحکم بحکام الشریعہ الزھرا ما لعتہ وھن من الاحکام وجعل البیت الحرام مثابۃ للناس وامنا ووعد لمن وفاہ حقوق المثوبۃ الحسنیٰ و الصلوٰۃ والسلام علی محمد کہ الاولیا وعماد الالاءؑ وعلی الہ المنوہ فخرھم فی التنزیل فی قولہ عزمن قائل قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربیٰ وعلی المشہود لفضلھم فی الاولیٰ کالعقبیٰ وکلا وعد اللہ الحسنیٰ و تبلیغ سلاماً یشرح الخواطر ویسرح فی ریاضہ الناظرۃ النواظر تتعطف من فنون افنان ازھارہ ویجنی من عیون اعیان انوارہ متحوفا یاسنی التحیات العظام محفوفا بازا کی الاجلال والاکرام الی حضرت مستقر

العزء منبع الكرم ومطلع الجود ومرتع عوالی الیهم حیث السنة المحمدیة مادة الرواق والطریقة الاحمدیة عاقدة النطاق ذی القدر المعلیٰ والمجد الوافر الاعلیٰ المغمور بیطال جوده العمیم کل ناد وواد والمغمور بنوال فضله الجسیم الحاضر والباد فلم یزالا هامعان علیهم وغادیان و رائحان الیهم مولانا الغنی عن البیان اذ هو برهان ولا یقام الدلیل ـــه

اسامیا لم تزده معرفته　　　وانما لذة ذکرناها

السید السنی المنیف جامی حوزه بلد الله الحرمه المکرم الوریف ابو السعادات واخو البرکات .... سلمه الله تعالیٰ ولا زالت ربوع الاسلام بعواطف لطفه عامرة المعاهد وجموع الضلال لعواصف قهره دامرة المشاهد ومعالم الهدیٰ ببیانه وبنانه واضحة المقاصد وذوای الغتی لبتهب رجومه طامة المراد ولا یبرح علم علمه مرفوعا ابداً وبناء مجده العالی العماد منصوبا بخفض الاعن اما اهتدیٰ هادو بمناره وغشی غاش داره وعشی عاش الیٰ ناره تحریر سطور المسطور لاهداء السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته علی الدوام والتلذذ بذکر بعض اخلاقکم الکرام المشهورة بین الخاص والعام والتشرف بمخاطبتکم ومکاتبتکم ومواصلتکم علیٰ ما یحب ویرضیٰ وتخالتکم مع طلب الوقوف علیٰ احوالکم الغارة واخبارکم السارة جعلها الله کما تحب علیٰ ما یحب و یرضیٰ لاسیما وقد اقمتم میزان المعدلة بذلک الحمی المنیف و انختم رکایب الانصاف بالوادی الشریف و تممتم البلاد التلاد والعباد التبلاد

بالمصالح کما ھو شان السلف الصالح ادام اللہ عمارۃ حصونہ الحصینۃ بوجودکم وحرس اقتیۃ المنیفۃ لجمیع جنودکم وجمعنا علی احسن حال واتم مسرۃ وبا نعم بال دائم مبرۃ انہ علی ما یشاء قدیر وبالاجابۃ حری وجدیر والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد والہ واصحابہ اجمعین۔

مکتوب صد وہیزدہم ۔ بہ معارف آگاہ شیخ محمد باقر لاہوری دربیان آنکہ زوال علم حصولی عبارت از فنائے قلب ہست وزوال علم حضوری معبر بقائے نفس ومایناسب ذلک۔

حق سبحانہ وتعالی از رقیت ماسوا مجرد گناد۔ زوال علم حصولی عبارت از فنائے قلب ہست۔ چون عنایت حضرت ازلی واہب العطایا در رصد وبالاتر از مقام قلب عروج واقع شود زوال علم حضوری کہ بذات این کس متعلق ہست و معبر بہ فنائے نفس ہست حاصل روزگار خواہد گردید۔ ووجود وصفات تابع او بہ اصل خود کہ مبدا التعین اوست رجوع خواہد نمود۔ ودرین نتیجہ تجلی صفات است وچون حضرت ذات تجلی فرمایند آن عدم کہ حقیقت انسان ہست ودر تجلی صفات فنا شدہ بود این زمان رو باختفا خواہد آورد۔ عنلے ونشنئے از عارف نخواہند گذاشت

این کار دولت ست کنون تاکرا دہند والسلام۔

مکتوب صد ونوزدہم ۔ نیز بہ شیخ مذکور دربیان آنکہ بہرہ از مطلوب حقیقی غیر از جہل وعجز نیست واین جہل وعجز عین ادراک ومعرفت ہست۔ وبیان آنکہ حصول اسلام حقیقی منوط بزوال عین واثر ہست۔ ودر تحریص بر صحبت صوفیہ علیہ

در تعلق حصول حقیقت اخلاص بر ان و ذکر حرارت ہنگامہ اہلِ طلب و بیان شمہ خصائص حضرت ایشان بر سبیل اجمال ۔ ؎

مصلحت دید من آنست کہ یاران ہمہ کار
بگذرانند و سر طرۂ بازی گیرند

فضائل مآب کمالات اکتساب میان محمد باقر بموجب حدیث نبوی علیٰ مصدرہ الصلوٰۃ والسلام لن یؤمن احدکم حتیٰ یقال انہ مجنونٌ ۔ از جمیع تعلقات شتیٰ کہ مانع وصول مطلوب حقیقی اند فارغ البال گشتہ وقطع ہمہ آنہا نمودہ دیوانہ وار بظاہر و باطن متوجہ وگرفتار مطلبے باشند کہ ہیچ چیز ازان بدست نیاید وغیر از عجز و جہل حاصل روزگار نہ گردد عدم ادراک ونکارت دران متوطن نفس ادراک و عین معرفت ہست کما قال الصدیق الاکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ العجز عن درک الادراک ۔ چہ غیر از استہلاک واضمحلال ازان حضرت غراسمہ نصیبے نیست ۔ خوش گفت ؎

از حضرت ذات بہرہ استہلاک ہست
استہلاکے کہ از تصور پاک ہست

آن فرقیست نامش ادراک بسیط
آنجا چہ محل دانش ادراک ہست

جمعے کہ ببرکت صحبت حضرت قبلہ گاہی مشرف اند و بقضاء اکمل استعداد دارند بر دوام بہ این استہلاک واضمحلال موصوف اند و نامے و نشانے از خود نہ گذاشتہ و عین و اثر را از خود برباد دادہ متوجہ فوق اند و تا بکمال این انقطاع متحقق نہ گردد از اسلام حقیقی بے بہرہ ہست ہرچند صورت اسلام را علمائے ظواہر درست نمودہ اند و علم و عمل را بدرجہ کمال رسانیدہ ۔ اما از حقیقت اخلاص کہ کالروح ہست مر اعمال را و بے تحقق بہ آن علم و عمل را از حیز اعتبار ساقط شمہ مشام جان شان نہ رسیدہ ہست

پس خدمت صوفیہ والتزام صحبت شان از ضروریات دین ہست خصوص این نوع اجتماع و صحبت للّٰہ فی اللّٰہ کہ امروز در حضرت سرہند میسر ہست بعد از ہزار سال بہ وجود آمدہ و اسرار و معارف کتاب و سنت را کہ در خیر القرون جلوہ داشت از سر نو طراوت بخشیدہ۔ طالبان کہ از اطراف و جوانب چون مور و ملخ می ریزند و بہرہا ازان معارف می برند۔ جمعے بہ کمالاتِ ولایتِ ثلثہ کہ ولایتِ صغریٰ و ولایت کبریٰ و ولایتِ علیا باشد متحقق اند و طائفہ بہ کمالاتِ نبوت مشرف و گروہے بہ حقیقتِ کعبہ ربانی و حقیقتِ قرآن مجید و حقیقت صلوٰۃ مستسعد و احادی باشند کہ ازین کمالات ترقی فرمودہ بہ مقاماتے کہ ..... فوق این کمالات اند و افاضہ انعام در انجاے بہ محض فضل و احسان ہست و علم و عمل را دران مدخل نیست رسیدہ باشند و بعد از گذشتِ این مقام مقامے ہست بس عالی ترقی دران مقام بہ محبت صرف متعلق ہست تفضل و احسان دیگر ہست و محبت و عشق دیگر۔ اسرارِ محبتِ ذاتیہ دریجا مؤید ہست و معارف خلت ازین چشمہ جوش زدہ ہست و دقائق محبوبیت ذاتی کہ نصیب خاتم نبوت ہست علیہ الصلوٰۃ والسلام ازین مقام اتباع فرمودہ ہست حاصل جماعۃ کہ ملتزم طریقۂ احمدیہ معصومیہ اند۔ سه

گر شنود قصۂ این بوستان | مکہ شود طائف ہندوستان

اے خاطر اکثر بجانب شما متعلق ہست و خواہانِ کمال و تکمیل شما بالجملہ نگرانی خاص نسبت شما واقع ہست۔ فقیر گاہ گاہے در وقت خاص بیاد حضرت میانجیو شما را نیز می دہند و ملا محمد امین نسبیے از استہلاک و اضمحلال یافتہ ہست و از حضور خود بخود بہرہ بردا شتہ امید ہست کہ بکمالِ آن متحقق گردد والسلام نسبیے کہ در استعمال حضرت قبلۂ کونین

در آمده فرستاده شد خواهند گرفت و مترصد ثمرات و نتائج آن باشند۔ بجانب قدوۃ العلماء مولانا ابو القاسم سلام و تحیہ می رسانند در خدمت حضرت حافظ جیو سلام رسانند و ہدایائے کہ مصحوب حاجی کمال مرسل بود رسید تقبل اللہ سبحانہ منکم۔

مکتوب صد و بستم۔ نیز بہ شیخ مذکور در سفارش درویشی۔

حامداً و مصلیاً۔ کمالات ولایات ثلثہ زینہائے عروج کمالات نبوت و رسالت و محبت و خلت و محبوبیت گشتہ نصیب وقت باد۔ مخدوما اصلاح آثار محمد صادق کہ مدتے در خانقاہ بسر بُرد و بعضے خدمات شائستہ بجا آورد برخے از ضروریات این طریق نیز کسب نمود چون پختہ کارے متوجہ آن حدود است مشتاق ملازمت است توقع کہ اشفاق کریمانہ در حق وے مرعی دارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و بست و یکم۔ نیز بہ شیخ مذکور و بیان آنکہ مراتب قرب متفاوت اند۔

قربے است کہ بہ ظلال اسماء و صفات منوط است و قربے است کہ مربوط بہ اصول آنہا است و آن نیز بر دو قسم است قربے است کہ ناشی از کمالات نبوت است و این فوق جمیع مراتب قرب است و در تحریص بر صحبت حضرت ایشان۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔ حضرت واہب العطایا آن مجموعہ فضائل صوری و معنوی را در مراتب قرب خویش ترقیات بے اندازہ کرامت فرماید۔ مراتب قرب متفاوت اند قربے ست کہ بظلال اسماء و صفات متعلق است و معبر ست بہ ولایت صغریٰ۔ و قربے کہ وابستہ بہ اصول صفات ست بر دو قسم است قسمے کہ ملحوظ دران غیر از صفات امر دیگر نیست۔ و از مرتبہ حضرت ذات غیب ہویت کہ منتہائے مقاصد است بوے بہ مشام جان درین مقام نمی رسد۔ این قرب مسمی بولایت کبریٰ است

کہ ولایت انبیا است علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات. وقسم دیگر ہرچند مثبت بہ اصول صفات است لیکن ذات عزشانہ در پردۂ صفات بر عارف متجلی می گردد و نشانے از آن بے نشان ہویدا می شود اما از ذات مجرد بے نصیب است. تعبیر ازین ولایت بہ ولایت علیا کردہ اند کہ ولایت ملاءِ اعلیٰ است علیٰ نبینا و علیہم التحیات والبرکات وچون بہ فضل خداوندی جل شانہ سیر از مراتب اصول بلند تر واقع شود از جمیع مراتب اصول در رنگ مراتب ظلال ترقی نماید واصل قرب ذات عز برہانہ خواہد گشت. ووصول عریانی حاصل روزگار او می گردد واین قرب ناشی از کمالات مرتبہ نبوت است تا کدام صاحب دولت باشد کہ بجمیع این کمالات مشرف ومستعد گردد وزبانِ حال او باین ابیات گویا شود ؎

ہم از در باز گردے باد نوروز | کہ من بوئے گل خود دارم امروز
مدہ پیش شب از مردم اکنون | کہ من یا مہوش خود شادم اکنون
گر اول می ربود از گریہ آبم | کنون خوش می برد در جادہ خوابم

این خلاصہ سلوک است کہ حضرت مجدد الف ثانی رح بہ حصول آن ممتاز ند ومن بعد ہذا ما یدق صفاتہ وما کتمہ احظی لدیہ واجمل امروز این معارف ارجمند در حضرت سرہند بیک التفات حضرت پیر دستگیر سلمہ اللہ حاصل است فعلیکم بصحبة ثم علیکم بصحبة ؎

دادیم ترا ز گنج مقصود نشان | گر ما نرسیدیم و تو شاید برسی

مکتوب صد و نسبت و دویم - نیز بہ شیخ مذکور در ذکر حافظ محمد شریف مرحوم وتحریص بر احتراز صحبت حضرت ایشان -

للہ سبحانہ الحمد کہ خدمت حقایق آگاہ حافظ محمد شریف درین سفر از راہ معنی کہ بہ حضرت ایشان دارند بہرہ از کمالات مرتبہ نبوت بہ طریق تبعیت یافتند و بایں سعادت عظمی کہ منتہاے از کمال اولیاست مشرف شدند وجود شریف ایشان مغتنم شمردہ کسب سعادات نمایند حافظ جیو خیلے اظہار اخلاص شما می نمودند از حضرت حق سبحانہ ثبات و استقامت طلب نمایند محبت بایں طائفہ علیہ از اجل نعم خداوندی ست جل شانہ المرء مع من احب بشارتے ست دور افتادگان را۔ فقدائے آب ملا محمد امین ہم بعض فوائد حاصل نمودند و متوجہ فوق اند سعادت آثار اگر یکبار خود را بہ حضرت سرہند رسانند و بدیدار فائض الانوار حضرت قبلہ گاہی مشرف گردند۔ چہ غنیمتے است عظمی۔ ذکر خیر شما در خدمت آنحضرت فقیر بسیار نمودہ است۔ بالجملہ مہربانی خاص در حق شما مفہوم کردہ می شود اما اگر بہ صحبت برسید و منظور نظر خاص گردید و از درجہ تابعی بدرجہ صحابی ترقی فرمایند نور علی نور باشد۔ شعر

اے دل بکوے دوست گذارے نمی کنی ۔۔۔ اسباب جمع داری و کارے نمی کنی

والسلام علیکم و علی سائر من اتبع الہدی و التزم متابعۃ المصطفی علیہ و علی آلہ من الصلوات افضلہا و من التسلیمات اکملہا۔

مکتوب صد و بست و سیوم۔ نیز بہ شیخ مذکور در تفصیل سیر اجمالی بر سیر تفصیلی و جواب آنچہ از وسعت قلب دیافتن اعضاے خود را عین اعضاے آن حضرت نوشتہ بود۔

حامداً و مصلیاً۔ مکاتیب گرامی بتعاقب یکدیگر رسیدہ خوش وقت ساختند زادکم اللہ ذوقاً و شوقاً۔ نوشتہ بودند کہ دائرۂ اصول معلوم خوب شدہ۔ شاید

مثل ظلال اتفاق علم شان نیفتد۔ بدانند کہ سیر اجمالی نزد اکابر این طریق خیلے معتبر است۔ اجمال بہ حضرت ذات عز شانہ مناسب است و تفصیل بہ اسما و صفات پس ہر کہ سلوکش از ابتدا بہ اجمال قرار گرفت طوبیٰ لہ و بشریٰ دائرہ ظلال بہ این عزت کہ شما قطع نمودہ آید خال خالے را مگر بہ این دولت مشرف سازند امید کہ از مراتب اصول عبور نمودہ بذات بحت واصل گردند و اصل در رنگ ظل در راہ بگذارند و انچہ از تمکین قلب و وسعت آن مندرج بود بہ وضوح انجامید نیک مبارک است قلب را آن قدر وسعت بہم می رسد کہ اگر زمین و سموٰات را در زاویہ آن بنہند از فراخی آن ہیچ محسوس نہ کنند۔ امید کہ معلوم شما نیز شود این دید خبر استعداد تام است۔ و انچہ در بعضے اوقات اعضائے خود را عین اعضائے فقیر می یابند بغایت عالی است و از مناسبت تام مشعر صاحب این حالت تحمل کہ بہ اندک صحبت جمیع کمالات را جذب نماید۔ دیگر خاطر اکثر بہ جانب شما نگران می باشد از کیفیات احوالات مشروحاً اطلاع می بخشیدہ باشد کہ سبب توجہات غائبانہ است و فقیر را از توجہ غائبانہ غافل ندانند و السلام۔ خدمت اعلم العلماء و الد شریف شما سلام فقیرانہ قبول نمایند۔ ذکر خیر الشان را در خدمت حضرت نمودہ فاتحہ گرفتہ شد۔

مکتوب صد و بست و چہارم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ سیر اسم العظیم منوط بہ ولایت علیا است و از لوازم آن تصفیہ عناصر ثلثہ است و تصفیہ عنصر خاک کہ بکمالات نبوت متعلق است۔

حضرت حق سبحانہ از جمیع مراتب اصول ترقی ارزانی فرمودہ وصول بذات بحت کہ معرا است از جمیع نسبت و اعتبارات کرامت فرماید۔ صحائف گرامی

متعاقب یک دیگر می رسند واز فرستادن جواب تقصیر می رود معذور خواهند داشت والعذر عند کرام الناس مقبول. وآنچه از سیر اسم العلیم نوشته بودید مبارک ست این سیر مشعر به ولایت علیا است. واز لوازم این مقام تصفیۂ عناصر ثلثه ست سوائے عنصر خاک که تزکیۂ آن در کمالات نبوت متحقق ست. تصفیۂ عناصر ثلثه در خود ملاحظه نخواهند نمود. ایضاً درین مقام ذات ملحوظ ست در پردۂ صفت خصوصیات این مقام را در خود مطالعه نمایند و بحکم المرء مع من احب معنی خاص شمارا بجز می فهمد. امید ست که ازین راه به جمیع کمالات مستعد گردید. چون ایام رمضان ست جواب حضرت ایشان میسر نه شد. بعضے واردات که در کتابت اخیر مندرج بود از فنائے لطائف وانکشاف عالم مثال وغیر آن وآنچه از احوال مسترشدان مرقوم بود به وضوح انجامید قاصد مستعجل بود بنا بران بسرعت نوشته شد.

مکتوب صد و نسبت و پنجم - نیز به شیخ مذکور در تحریص بر احوال ایمان غیب و بیان آنکه نسبت حضرت ایشان فوق آفاق و انفس ست و نسبت سائر طرق در آفاق ست و تنبیه بر عدم غلط اول با ثانی.

بسم اللہ الرحمن الرحیم. درمدارج قرب مترقی باشند کتابت شما یک دیگر بتعاقب رسیدند. غرض داشت که خدمت حضرت قبله گاہی کرده بودند به نظر اشرف درآمد چون قاصد مستعجل بود جوابش بر وقت دیگر موقوف ماند انشاء اللہ درین نزدیکی خواهد رسید آنچه از سرگذشت احوال نگاشته اید نیک و مبارک ست همت بلند دارند و هرچه مشهود و مکشوف گردد آن را تحت لا داخل ساخته ایمان بالغیب حاصل نمایند ایمان غیب یا لغیب عوام ست یا لغیب اخص خواص متوسطان به شهود و مشاهده

ملتذ اند۔ سعی نمایند کہ دائرۂ نفی بہ اثبات رسد و از مقام اثبات حظِ وافر
نقدِ وقت گردد۔ از حصول نسبتہا و انکشاف ارواح کہ قلمی بود بہ وضوح انجامید
بسیار عالی ہست۔ لیکن باید قبلۂ توجہ پراگندہ نہ گردد۔ دیگر بدانند کہ نسبتِ خاصہ
حضرت ایشان از ہر دو نسبت فوق ہست و ہیچ کدام از ینہا مساس ندارد و مباد
آن را بہ این نسبت خلط سازند ہر چند از شما این معنی بعید ہست اما خبر کردن لازم ہست
حضرت در وقت مطالعہ مکتوب شما نیز اشارتے نمودند کہ نسبت درین سفر نصیب
شما شدہ ہست فوق آن نسبتہا ہست زیرا حصول آن را از ارواح مشائخ نہ فہمند
چہ کمال مشائخ طریق چہ نقشبندیہ و چہ قادریہ منحصر در دائرۂ انفس ہست و خارج آن
قدم گاہے ندارد۔ و شروع نسبت حضرت مجدد الف ثانی تعلق بہ ما ورا انفس و
آفاق دارد ع۔ قیاس کن ز گلستانِ من بہار مرا۔

این سیر بہ اقربیت تعلق دارد۔ ملاحظہ این معنی خواہند نمود۔ احوال بعضے
یاران کہ در کتابت مندرج بود بعرض عالی رسانیدہ تحسین فرمودند۔ شجرہا کہ
طلب داشتہ بودند نقل آن ظاہر اپیش شما خواہد بود حاجت نیست۔

مکتوب صد و بیست و ششم۔ نیز بشیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از احوالات
بلند نوشتہ بود و اشارہ بہ حصول آنہا۔

الحمد۔ برادر طریق میان محمد باقر فقیر سیف الدین را مشتاق ملاقات
خویش تصور نمودہ سلام عاقبت انجام مطالعہ نمایند۔ صحیفہ شریفہ کہ متضمن از اذواق
و اشواق بودہ۔ عبد الواحد کہار و اچھا نیم سیر کہ انگوری و سیب و بہی رسانیدند
و محبتے و معیتے کہ بہ شما می فہمد امورے کہ نوشتہ اید حصول آن در حق شما مستبعد نیست

بلکہ بحکم المرء مع من احب توان گفت کہ واقع وحاصل کتابت شما بہ نظر مبارک حضرت قیوم وقت مدظلہ العالی درآمد مہربانی فرمودہ بدستخط خاص جوابش مع بشارات واشارات قلمی فرمودند وسابقاً درجواب مکاتیب سابقہ کتابتے مفصل فرستادہ شدہ ہست محتمل کہ رسیدہ باشد۔ معاملہ تفصل را چون سرانجام دہند امید دار باشد کہ اضافہ کمالات ازراہ محبت فائض گردد۔ وتشخیص این معاملات کما حقہ تعلق بہ صحبت دارد۔ بہرکیف یکان باری متوجہ این حدود گردند والسلام۔ چون فقیر درین ایام خون کم کردہ بود بہ شدید الواحد گہار زیادہ از یک مرتبہ نشستن میسر نہ شد۔ یک تسبیح بہ شما فرستادہ شد قبول نمایند۔ کتابت راہم بہ تکلف نوشتہ ہست سر ذنت کمال ہنوز نہ شد۔ والسلام۔

مکتوب صد و بست و ہفتم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ متضمن احوالات بلند بودہ۔

الحمدللہ اولاً وآخراً۔ صحیفہ شریفہ برادر گرامی کمالات انتساب میان محمد باقر کہ متضمن احوالات بلند ومعاملات ارجمند بود رسید سبب مسرت بے اندازہ گردید کتابتے کہ بہ حضرت ایشان مرسول بودہ بنظر مبارک آنحضرت درآمد وقت خواندن آن آثار انبساط وسرور بر روے مبارک ہویدا گردید بلکہ از زبان مبارک فرمودند کہ متوجہ فوق ہم گشت قیل من قبل بلاعلۃ بالفعل وقت مساعدت ندارد کہ فقیر جواب مفصل بنویسد۔ از حضرت ایشان تواند جواب حاصل نمود متعاقب بہ مشیئت سبحانہ مقصدی جواب خواہد گشت۔ دیگر سفر شاہ جہان آباد غالب می نماید کہ درین چند روز معین شود انتظار جواب آن طرف بہت ظاہرا در دو سہ روز غلب از

آن حدود برسد۔ خاطر فقیر خیلے خواہان ہست کہ مثل شما درین سفر رفیق باشد باید کہ بزودی بہ بلدۂ لاہور رسیدہ واز جانب این مسکین در خدمت والد بزرگوار التماس نمودہ متوجہ این حدود گردند۔ متعاقب آنچہ کیفیت رُو دہد خواہد نوشت۔

مکتوب صد و بست و ہشتم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از انکشاف معاملۂ خلت و مہربانی سید الکونین علیہ و آلہ الصلوٰۃ والسلام نوشتہ بود۔ وبیان آنکہ محبوبیت ومحبیت تعلق بہ مرکز دارد وخلت ناشی از محیط آن مرکز ہست۔

الحمد اولاً وآخراً۔ برادر گرامی فضائل وکمالات دستگاہ میان محمد باقر این عاصی را مشتاق لقاے بہجت افزاے خویش تصور فرمایند صحیفۂ شریفہ کہ درین وقت مرسل بود باصحیفہ کہ مصحوب میان نجم الدین سلطان پوری فرستادہ بودند رسیدہ خوش وقت ساختند۔ آنچہ از انکشاف معاملۂ عظیمہ خلت مندرج بود نیک ومبارک ہست حق سبحانہٗ بہرۂ تام ازین مقام عنایت فرماید در مکتوب آخر از شفقت ومہربانی سید المرسلین علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات نوشتہ بودند سعادت عظمیٰ ہست امید ہست کہ از کمالات محیط ومرکز حظ وافر نصیب گردد محبیت ومحبوبیت تعلق بہ مرکز دارند وخلت ناشی از محیط مرکز ہست محبتے وخصوصیتے کہ نصیب وقت شما ہست درحق شما حصول نسب مذکورہ مستبعد نیست بلکہ واقع دیگر رفتن شاہ جہان آباد مقرر گشتہ ہست۔ بادشاہ کتابتے دیگر بہ اخلاص تمام باخرجی راہ در طلب بہ آن حضرت فرستادہ ہست۔ اگر توانند درین سفر رفاقت نمودن خود بغایت مستحسن می نماید بے اختیار دل می خواہد کہ شما در سر سفر ہمراہ باشند۔ اگر آمدن میسر گشت فبہا والا بدعاے خیر یاد نمایند۔ ثانیاً آنکہ چون حضرت ایشان را از امروز در پاے مبارک دردے حادث گشتہ۔

بجہت حصول جواب التماس نمودہ شد بلکہ رفتن شاہ جہان آباد بالفعل تا چندروز موقوف می نماید۔

مکتوب صد و بست و نہم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ مشتمل بر مہربانی حضرت سید الکونین علیہ الصلوٰۃ والسلام بود۔

للہ الحمد۔ امید کہ بہرۂ از حقیقت الحقایق بردارند۔ در کتابت اخیر آنچہ از مہربانی حضرت سید الکونین علیہ و علی آلہ من الصلوٰۃ افضلہا و من التسلیمات اکملہا دربارۂ خود کہ مشاہدہ نمودہ اند تحمیل این اشفاق والطاف از راہ حقیقت او علیہ الصلوٰۃ والسلام باشد ؎

چشم دارم کہ دہد اشک مرا حسن قبول — آن کہ دُر ساختہ ہست قطرۂ بارانی را

مکتوب صد و سی ام۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان ترقی یاران خویش و ذکر بشارت حقیقت صلوٰۃ بہ مشارٌ الیہ۔

محمد عارف و نعمت اللہ درویش و عبدالواحد کہار کتابتہا رامع ہدایا مرسولہ رسانیدند جواب تفصیلی ارسال خواہد داشت انشاء اللہ تعالیٰ بعد از عید قربان ظاہرا رخصت شان صورت پذیرد۔ درین روزہا کار بار صحبت نبوی دیگر ہست و کثرت ازدحام ہم نیست۔ بسہ کس از اصحاب این فقیر حضرت ایشان بشارت حقیقت صلوٰۃ فرمودند این از جملہ نوادر ہست۔ دیروز بعد از نماز ظہر بے خواست توجہی بجانب شما پیدا شد در باطن شما حقیقت مذکور بکمال لطافت و وسعت متخیل شد۔ والغیب عند اللہ سبحانہٗ۔

مکتوب صد و سی و یکم. نیز به شیخ مذکور در بشارتِ معبودیت صرف و الحاق بحقیقت الحقایق و حصول بهره از ذات موهوب و در تحریص به استقامت و ازدیاد رابطهٔ معنویه.

لله الحمد لِلّٰہ سبحانه الحمد که آنچه این عاصی از روے ظن و تخمین خود مصحوب میاں عطاء الله نوشته ارسال داشته بود حضرت قبله دارین از کمال بنده نوازی نیز نگارش فرموده‌اند از اقتدائے صلوٰۃ که مقام معبودیت صرف است ایضاً نصیبے در حق شما نشان داده و از الحاق به حقیقت الحقائق و بحصول بهره از ذات موهوب که از راه عارف قیوم است هم اشارتے نموده جائے که نوشته‌اند که با وجود در بعضے از این معاملات مشهود می گردید. تصریح به حصول این دوام جلیل القدر بیش این مسکین کردند هر چند از لفظ آن عبارت معلوم است شکر خداوندی عز شانه بجا آرند و در ازدیاد استقامت بجا کوشند فان الاستقامة فوق الکرامة. این سه چهار بشارت که غائبانه در حق شما فرموده‌اند یاران دیگر را اگر در سالها قلیلے از اینها بدست افتد هم هزار مغتنم می دانند و در حق شما چون محض از راه محبت که به اکابر این سلسله رحمانیه متعلق است به حصول اینها امیده. پس لازم که در ازدیاد رابطهٔ معنوی سعی بلیغ مرعی دارند تا از جمیع بقایا این مقامات بهره ور گردند. بعضے از لوازمات که به الحاق حقیقت الحقایق متعلق اند در خاطر بود که بنویسد. اما چون درد دستها فقیر خارش که عادت قدیمی است عود نموده نتوانست نوشت بنابر ضرور این چند کلمه نامربوط نوشته آمد. اما این قدر بدانند که اگر درین روزها میسرے به این حدود نمایند بغایت برمحل است شاید تا بعد برسات فرصت نه دهند آن زمان تدارک بچه چیز خواهند کرد.

مکتوب صد وسی و دوم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکاتیب او کہ از محبوبیت مناسبت بہ حرف میم نوشتہ بود۔

صحائف گرامی کہ بہ تعاقب یک دیگر ترسیل بود رسیدہ خوش وقت ساختند آنچہ از معاملات باطن مرقوم بود بہ وضوح انجامید۔ امید کہ معنی محبوبیت بوجہ کمال ظہور نماید و اسرارے کہ تعلق بہ آن مقام دارند مفصلاً جلوہ فرمایند۔ از قریب مجیب رابطۂ معنوی شما قوی افتادہ است دقیقہ از دقائق را فرو نخواہند گذاشت۔ نوشتہ بودند کہ مناسبت حرف میم را کہ از مقطعات است بہ محبت تصور می کنند بلے ہمچنین است چنانچہ رباعی حضرت الیشان مرقوم بہ آن ناطق است۔

مکتوب صد و سی و سیوم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از محبوبیت ذاتیہ و حصول تعینات ثلثہ و یافتن مناسبت بہ حرف میم بہ محبت و مرادیت نوشتہ بود۔

الحمد للہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ۔ صحیفہ شریفہ برادر طریق فضائل مآب میان محمد باقر کہ متضمن از ذواق و اشواق خاصہ بود و صلاح آثار رحیم داد رسانیدہ خوش وقت ساخت۔ آنچہ از حصول محبت محبوبیت ذاتیہ و بہرہ یافتن از محبوبیت صرف کہ تعلق باخفی دارد نگارش یافتہ بود فرحت بر فرحت افزود۔ ع

با کریمان کارہا دشوار نیست

چہ عجب اگر او سبحانہ از کمال فضل و احسان خویش بندہ را بہ بعضے اسرار خاصہ بنوازد و محرم بارگاہ سازد۔ در حق شما حصول این قسم امور مستبعد نیست بلکہ واقع اما مثل من عاصی راچہ نسبت کہ ازین ماجرا گفت وگو نماید ما للتراب و رب الارباب آن قدر در بحر عصیان فرو رفتہ است کہ از شرم و خسارت کہ نقد وقت دارد چہ اظہار

نماید کہ چہ قسم ندامت وحسرت حاصل روزگار ہست امامع ذٰلک حضرت قبلہ گاہی بعضے اسرار غامضہ بادے درمیان می آرند ؎

لعل رحمۃ ربی حین یقسمہا ٭ تاتی علی حسب العصیان فی القسم

از حصول تعینات ثلثہ ومناسبت بہ تم مقطعہ بحیۃ بلکہ فہم کردن مرادیت کہ مندرج بود بہ وضوح انجامید ذٰلک فضل اللّٰہ یوتیہ من یشاء واللّٰہ ذو الفضل العظیم معاملہ محبوبیت صرف کہ تعلق باخفی دارد وکذالک مناسبت حرف المیم مقطعہ بہ محبت وقتے کہ بہ قوت ظہور نماید کہ از شائبۂ شک مبرا باشد درعریضہ بخدمت حضرت ایشان خواہند نوشت جواب کتابہائے شما بدستخط خاص مرقوم گشتہ مصحوب رحیم داد مرسول داشتہ امید کہ بہ سلامت برسد۔

مکتوب صد وسی وچہارم۔ نیز بہ شیخ مذکور درجواب مکتوب او کہ از معاملہ مقطعات نوشتہ بود۔

لہ الحمد۔ برادر طریقی میان محمد باقر مرۃ بعد اخریٰ از انکشاف حروف مقطعہ می نویسند امیدوار باشند فان المرء مع من احب درکتابت اخیر از معاملہ طا مقطعہ مرقوم نمودہ بودند مبارک بخدمت حضرت ایشان ہم عرضداشت نمایند لیکن حصول جواب۔ این قسم اسرار لازم الاستتاراند بحضور محال عقلی ہست زین قدر ہست کہ عرائض شما درحضور یاران بہ سمع مبارک می شود وآثار بشاشت بر چہرۂ مبارک ہویدا می گردد وبہ خوش دقتی استماع می فرمایند ازین راہ ما امیدواری تنویم دیگر اگر حلقۂ یاران اہل عسکر منعقد می شود وصحبت گرم ہست درآمدن خود استعجال نمایند والا لا۔ ملا ضیاء الدین مصاحب شاہزادہ دوبارہ آمدہ ہست یا نہ۔

کالاخان افغان سرگرم است یا نہ۔ دیگر چہ قسم آمد و رفت دارند مشروحاً معلوم سازند دیگر فقیر را ہم شوق بر لاہور درین روزہا پیدا شدہ مصلحت شما چیست۔ حامل رقیمہ حقائق آگاہ ملا موسیٰ جوان صاحب احوال است مشتاق ملاقات شما می رسد باید کہ ملاقات زیادہ از سابق محظوظ شود۔ والسلام

مکتوب صد و سی و پنجم نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ نزول بعدم صرف امر عظیم است و صاحب این نزول مناسبت تام بہ ارشاد دارد۔ و آنچہ در مکتوبات واقع است کہ گاہ باشد ظلمت جوار نافع آمد اشارہ بہ ہمین نزول است و بجواب آنچہ از مقطعات و محبوبیت نوشتہ بود۔

برادر گرامی میاں محمد باقر پیش ازین نزول لطائف عشرہ نوشتہ بودند۔ اما از نزول بعدم صرف بے فراغ اضافت گاہے اشعارے نہ کردہ اند۔ باید کہ ملاحظہ نمودہ قلمی نمایند۔ عدم صرف مقابل وجود صرف است علامت وصول بود و صرف متحقق شدن نزول مذکور است چہ مقرر است کہ ہر قدر بلند تر رود ہمان قدر پایان تر فرود آید اشارہ این عروج و نزول در مکتوبات جلد ثالث واقع شدہ جائے کہ فرمودہ اند کہ گاہ باشد کہ درین دقیقہ ظلمات جوار نافع آید و کفر و فسق ہمسایہ امداد فرماید بالجملہ فرود آمدن بہ نقطۂ عدم و متحقق شدن بہ ظلمت صرف معاملہ عظیم است چنانچہ از حضرت مجدد الف ثانی نقل کردہ اند کہ در غسل خانہ بادشاہ تشریف فرمودہ بودند از ظلمت جوار آن مجلس نزول را کہ متوقع بودند بہ حصول انجامید و آن نزول عبارت از نقطہ عدم صرف بودہ صاحب این نزول را مناسبت تام بہ مقام ارشاد و تکمیل است و دو کتابت درین روزہا رسید۔ از انکشاف حروف مقطعہ و معاملہ محبوبیت صرف

نگاشته بودند به وضوح انجامید۔ اللّٰھم زِد۔ حضرت ایشان ہم چند کلمہ در جواب عرائض شما قلمی فرمودہ اند و حق جوار بایں اسرار عالی دربارۂ شما ثابت نمودہ امید ہست کہ دخول میسر شود۔ این قدر را ہم کہ نوشتہ اند امر عظیم ہست و دو کلمہ در رقعہ شما بہ دستخط خاص بہ حافظ محمود شریف خطیب بر نگاشتہ شدہ بہ عمل در آوردہ اطلاع بخشید برادر رحیم داد خان افغان بہ میر محمد ابراہیم نوشتہ شدہ ہست۔ ظاہرا متعلق خود سازد۔ آنچہ در مشارٌ الیہ لحوق صفات یافتہ اند مطابق واقع ہست حضرت ایشان فرمودند۔ والسلام۔ حاجی محمد شریف کہ مداح شما ہست سلام می رساند حقائق آگاہ شیخ عیسیٰ بعضے فوائد اخذ نمودہ می رسد بہ شما ملاقی خواہد شد۔

مکتوب صد و سی و ششم نیز بہ شیخ مذکور در تحریص بر صحبت۔

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم۔ لہ الحمد اولاً و آخراً۔ برادر طریقت بہ جہت تشخیص کردن امر تحمل سیر این حدود ہم لازم دانند۔ مبادا بہ ہمون قدر قناعت نمودہ تکاہل ورزند کہ منافی طلب ہست۔ امروز تحصیل این قسم امور و تشخیص این نوع معاملات بہ سہولت میسر ہست فردا تا چہ رود ہد۔ ھلک المسوفون شنیدہ باشند خوش گفتہ

اے دل بکوے دوست گذارے نمی کنی ۔۔۔ اسباب جمع داری و کارے نمی کنی

دائرہ بشارت ملاحت درین روزہا وسعتے پیدا کردہ ظاہرا بہ بعضے یاران شرفے برسد۔ بالجملہ مانند سابق از ضیق بر آمدہ درین طور وقت اگر برسند تحمیل کہ معنی تحمل بہ یقین برسد۔ والسلام۔

مکتوب صد و سی و ہفتم نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از آب خوردن تابع و متبوع از یک چشمہ نوشتہ بود۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد۔ صحیفہ جناب کمالات دستگاہ کہ بہ اسرار و معارف عالیہ مشحون بود رسید، سبب مسرت بے اندازہ گردید۔ ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

آنچہ نوشتہ بودید کہ خوردن تابع و متبوع از یک چشمہ متمثل می شود بغایت عالی است تامل بلیغ درین باب درکار است۔ ارتفاع توہم کلی از آثار آن است درین معاملہ اول ملاحظہ فرمایند از ان بہ امور دیگر مقید شوند حقیقت سرگرمی رفقا را نیک معلوم نمایند کہ کدام یکے سرگرم است کتابت شما بہ تیغ مبارک رسانیدیم بہ خوش وقتی استماع نمودند۔

مکتوب صد و سی و ہشتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در جواب مکتوب او کہ از نزول بے کیف و معارف دیگر نوشتہ بود و تصدیق نمودن حضرت ایشان آنرا و تحریص بر ترویج طریقہ علیہ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ معلوم شریف باشد کہ صحیفہ شما با صحائف سادات کرام در عین انتظار رسیدہ خوش وقت ساختند کتابت شما سبب غبطہ جمعے عظیم گردید نہ نوشتن آن مناسب نیست بحمد اللہ سبحانہ کہ خاطر عاطر حضرت ایشان در کمال انبساط ماند۔ چنانچہ بہ دست خاص چند کلمہ بہ تصدیق امور مسطورہ نگارش فرمودہ اند۔ آن را بشارت عظیم دانند کہ تسکین فتنہ کہ از راہ بعضے یاران برخاستہ بود گویا ہمین مکتوب مسکن آن شدہ تفصیلا ماجرا موصوف بہ حضور است۔ آنچہ از واردات جدیدہ مرقوم بودہ بہ وضوح انجامیدہ معاملہ نزول بے کیف بس عالی است لیکن از شعب اسرار متشابہات امیدوار باشند۔ و اگر فوق تعین حبی اثرے ظاہر شود

اطلاع بخشند و احوالِ یاران را نیز نویسان باشند۔ بالجملہ در ارسالِ عرائض تکاسل نہ ورزند کہ سببِ توجہاتِ غائبانہ می گردد۔ و مطلبِ فقیر از فرستادن شما ترویج طریقۂ احمدیہ معصومیہ است۔ چہ کنم از بس کہ غیرت در نہادِ این عاصی متمکن است خوش نمی آید کہ با وجودِ شیخ ما دیگرے بروے زمین دم فقیری زند۔ اما چہ توان کرد کہ جمیع آرزو ہا میسر نیست فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ امید دارم کہ این نسبت کما حقہٗ ظہور نماید سلف در ترویجِ دینِ متین چہ مذلت ہا کہ نہ کشیدہ اند۔ باید کہ ازین دل تنگ نہ شوند فاصبر صبراً جمیلاً نفس قاطع است۔

مکتوب صد و سی و نہم نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ سماع کہ در کلام شفاہا واقع شود مخصوص بحاسۂ سمع نیست و بیان آنکہ نسبتِ خاصہ احمدیہ ناسخ جمیع نسبتہا است و در تحریض بر ترویجِ آن۔

حامداً و مصلیاً۔ اے عزیز درین چند روز ظہور اسرار مشاہدہ متخیل گشتہ خیلے مغلوب خود ساختہ چنان معلوم شد کہ این قسم سماع مخصوص بہ حاسۂ سمع نیست بلکہ بہ کلیت واقع می شود۔ درین باب اگر تامل نمایند۔ شاید اگر چیزے ظاہر شود در عریضہ بخدمت حضرت ثبت کنید۔ فقیر از بس کہ خواہانِ کمال و تکمیلِ شما است نمی خواہد کہ دقیقہ از دقائق فرو گذاشت گردد۔ خصوصیتِ خاص بخود نصیب شما می داند۔ امّا از جہتِ لطورِ معاملہٗ ارشاد خاطر دریا دہست امید کہ نورانیتِ ارشاد و ہدایت شما محاطِ علمے گردد فعل الحکیم لا یخلو عن الحکمۃ شاید بتدریج ظہور فرماید ازبس کہ نسبتِ خاصۂ طریقِ احمدی غرابت دارد مردم ازان غافل اند۔ ہمیشہ غیرت دامن گیر است این ناسخ نسبتہائے ازمنۂ سابقہ است چنانکہ ظہور محمدی صلی اللہ

علیہ وسلم ناسخ جمیع ادیان گشت کذا ھذا پس حاملان این نسبت واجب کہ اظہارِ حق نمایند وکمر ہمت راچست بر بندند و بے پروائی ومبنے دماغی را یک سو دارند ؎

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنینے عالم است — نازکی زیبد نہ آن را بارمی باید کشید

مکتوب صد وچہلم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان آنکہ معاملہ ملاحت از سائر انواع محبوبیت مستثنیٰ است و بیان آنکہ ابتدائے معاملہ محبوبیت از یاران آن حضرت شدہ وما یناسب ذلک ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد مستغرق اسرار مقطعات متثبت سلسلہ علیہ رحمانیہ بدانند کہ سیر در غلبات اسرار ملاحت نظر بہ شما افتاد ۔ بخلعت فاخرہ وتزئین خاص مشاہدہ گردید ۔ معاملہ ملاحت از سائر انواع محبوبیت مستثنیٰ است ۔ کہ مخصوص بہ حضرت رسالت است علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیمات درین روزہا دو کس از اصحاب این فقیر بہ محبوبیت مشرف گشتہ اند ۔ ابتدائے معاملہ محبوبیت از ولدان این ضعیف گشتہ ۔ دو کس دیگر اصحاب این عاصی بعدن بوید استعداد یافتند و دائرہ تعین حبی خیلے وسعت پیدا کردہ جماعۃ باین دولت ممتاز اند ۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد شریف کہ غائبانہ مخلص شما است عنایت نامہ حضرت الیشان کہ بہ اتفاق در قلم محرم در آمدہ بہ بادشاہی آرد چون نقاد صوفیہ است سواری فرستادہ طلب نمودہ صحبت دارند ۔

مکتوب صد وچہل ویکم ۔ نیز بہ شیخ مذکور در ذکر مفتوح شدن معاملہ فوق تعین حبی و بیان برخے از ترقیات اصحاب خویش و رسیدن معاملہ ارشاد در کمال علو و بودن مدار این طریقہ بر انعکاس و تحریص بر آداب و ذکر شمہ از ان

وبیان بعضے عنایات کہ در شب عرس حضرت مجدد الف ثانی ظاہر شدہ وذکر نصرت خاص حضرت عروۃ الوثقیٰ وما یناسب ذٰلک ۔

نحمدہٗ ونصلی ۔ کمترین ملتزمان طریق احمدی معصومی محمد سیف الدین برادر ارشد فضائل وکمالات دستگاہ میان محمد باقر بعد از سلام عافیت انجامی رساند کہ احوال فقرائے این حدود مستوجب حمد است المسئول منہ سبحانہ سلامتکم واستقامتکم وترقی درجاتکم درین روزہا عجائب کاروبار است واسرار عالیہ بمنصۂ ظہور آمدہ ۔ معاملہ کہ فوق التعین حبی است وتا حال مسدود بود انفتاح یافتہ است امید وار است کہ برادر گرامی در رنگ سائر کمالات درین معاملہ نیز سابق باشند واحوال طالبان این جائی کہ از اطراف واکناف عالم جمع شدہ اند روز بروز در ترقی است چنانچہ چندے از یاران این فقیر بہ ولایت احمدیہ مستسعد یافتہ است وجماعۃ بہ لحوق حقیقت الحقائق کہ کنایت از التعین حبی است مشرف گشتہ بہ کمالات مرکز آن تعین مباہی ومفتخر ند وطائفہ بہ وصول حقیقت صلوٰۃ وحقیقت قرآن مجید وحقیقت کعبہ ربانی شادمان وخورسند اند بالجملہ معاملۂ ارشاد در کمال علو است کاروبار سنین بہ ساعات قرار یافتہ است وحضرت ایشان بہ یاران فقیر بعنایت مہربانند ۔ خوش گفت

یک لحظہ عنایت تو اے بندہ نواز   بہتر ز ہزار سال تسبیح ونماز

چون فیوض وبرکات این طریقۂ علیہ وابستہ بہ انعکاس واصطباغ است ناچار این قسم امور عالی در مدت قلیلہ بحصول می پیوندد بخلاف سلاسل دیگر کہ سلوک وتسلیک شان اعتباری است بہ انعکاس واصطباغ کارے ندارند ۔ لہٰذا فنا فی الشیخ از لوازم ضروریہ این سلسلۂ علیہ آمدہ ورعایت آداب شیخ طریقت تسلیم

والقیاد با او از شرائط و فرائض گشتہ۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ
در مکتوب آداب المریدین بہ قلم محترم در آوردہ اند کہ بہما امکن درجائے نہ ایستد کہ
سایۂ او بر جامہ یا بر سایۂ او افتد و بر مصلائے او پا نہند و بہ ظروف خاصۂ او
استعمال نہ کنند و در حضور او آب نخورد و طعام تناول ننماید و بہ کسے سخن نہ گوید
بلکہ متوجہ احدے نہ گردد و در غیبت نیز درجائے کہ اوست پا دراز نہ کند و بزاق
دہن بہ آن جانب نہ اندازد۔ نقل کردہ اند از سلطان این وقت کہ وزیرش
پیش او استادہ بود۔ اتفاقاً درین اثنا آن وزیر التفاتے بہ جانب جامۂ خود
کردہ بند آنرا بدست خود راست می ساخت۔ درین حال نظر سلطان بر آن وزیر
افتاد و دید کہ بہ غیر او متوجہ است بزبان عتاب گفت کہ این را ہضم نمی توانم کرد
کہ تو وزیر من باشی و در حضور من بہ بند جامہ التفات نمائی۔ باید اندیشید ہرگاہ
وسائل دنیائے دنیہ را آداب دقیقہ در کار است وسائل وصول اللہ را بر
وجہ اتم خواہد بود بالجملہ الطریق کلہ ادب مثل مشہور است ہیچ بے ادب بخدا
نہ رسد تم کلامہ الشریف و چون شمارا در مکتوبات و معارف آن حضرت رضی
اللہ عنہ مہارت تمام است آنچہ از ضروریات این راہ است بہ طالبان صادق
رہنمونی می نمودہ باشند۔ در عرس حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ افادہ
عام بودہ و طرفہ عنایات و برکات از ان حضرت بہ بعضے فقرا ظاہر گشتہ۔ دران شب
حضرت میاںجیو بہ فقیر فرمودند کہ خلعت مکمل از جانب آنحضرت رضی اللہ بتو عنایت
شد و کذالک شب عرس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہور انوار حقیقت
آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام و الطاف و عنایات از آنجناب متلالی و ہویدا بودہ

حقایق آگاه میان حسام الدین ملتانی پہلوے فقیر بودہ بجمالِ مبارک مشرف گشتہ ظاہر ساخت کہ از جناب سروری علیہ السلام دو خلعت عنایت شد یکے بہ حضرت ایشان دیکے بتو۔ دیگر از امور عجیب آنکہ در بلدۂ کابل عزیزے حضرت ایشان رض بخواب دید و آن حضرت او را نیمہ تبرکے عنایت فرمودند۔ چون بہ افاقت آمدہ آن نیمہ در بیداری پیشِ خود یافتہ این ہمہ از جذبِ محبت است ہر گاہ معاملات باطنیہ از راہِ محبت و رابطہ منجذب گردند بہ امورِ ظاہر خود چہ رسد و آنچہ نوشتہ بودند کہ در بارہ بادشاہ دین پناہ توجہ غائبانہ از حضرتِ ایشان التماس خواہند نمود فقیر بیادِ آنحضرت دادہ۔ آن حضرت را درین باب آوردہ است۔ امید است کہ بندگانِ حضرت موردِ جذباتِ قویہ گردند و این فقیر نیز بہ دعا و توجہ غائبانہ مقید است و اکثر اوقات درین خدمت صرف است و رابطۂ معنوی را نسبت بہ ایشان دارد۔

مکتوب صد و چہل و دویم نیز بہ شیخ مذکور در شرح احوال بادشاہِ دین پناہ و شاہزادہ محمد اعظم و ذکر ترویج طریقہ علیہ۔

حامداً و مصلیاً و مسلماً۔

آسودہ شبے باید و خوش مہتابے تا با تو حکایت کنم از ہر بابے

برادرِ عزیز ارشاد پناہی میان محمد باقر سلام عافیت انجام در معرضِ قبول آوردہ سرگذشت این جاے تعلق بہ مشاہدہ دارد مجملاً آنکہ بادشاہِ دین پناہ شبِ شنبہ کہ شبِ سوم این ماہ باشد بہ منزلِ فقرا آمدہ از قسم اطعمہ بے تکلف از آنچہ حاضر بود تناول فرمودند و صحبت طولانی گشت۔ و مجلس سکوت نیز در میان آمد معاملہ لقا را بہ وضوح تام می فرمایند کہ مدرک می گردد و مبدا تعین خود را صفتِ علم

یافته وسعتے در لطیفهٔ اخفی و مناسبت بآن واز لحوق صفات به اصل از مدتے ظاهر
می سازند۔ شاهزاده سلطان محمد اعظم به ترغیب و دلالت بادشاه بدخول طریقه علیه
مستسعد گشته و احوالش بغایت بلند است از ذکر لطائف و ذکر سلطانی وسعتے در قلب
نشان می دهد بادشاه اظهار شکر این معنی می نماید واز احوال شاهزاده خبر گیران است
بالجمله ترویج طریقهٔ علیه امید است که موافق خواهش مخلصان بظهور آید چون این سلسله
آن برادر است اجر عظیم به شما عاید است۔ سیادت مآب میران سید فیض الله از جزئیات
این حقائق اطلاع تام دارد تفصیل را به مراسلات او حواله کرده به اختصار اتفاق افتاده
و چندبار ذکر خیر شما بادشاه دین پناه نموده روزے فرمودند که به شیخ محمد باقر عجیب
سکرے دارد و انقطاعے در صحبت او متحقق است۔ کتابت شما را به شوق تمام مطالعه
نمودند و گفتند که بر صحبت بسیار ترغیب نموده اند فقیر برائے جواب بجد است وعده
کرده اند۔ امید است که عنقریب بحصول انجامد۔ از احوال والد شما و میان محمد عاقل و
مولوی میان ابوالقاسم بحضور بادشاه مذکور رشد پرسید که والد شیخ هم شغل گرفته اند
گفتم آرے خیلے طلب دارند و آرزوے رسیدن به سرهند هم بسیار دارند بجناب درخان
درین باب خیلے جنبید شرح این در کتابهائے میران سید فیض الله است فقیر از محبت
و دل سوزی مشارٌ الیه خیلے محظوظ است۔

مکتوب صد و چهل و سیوم۔ نیز به شیخ مذکور در ذکر عنایات حضرت ایشان
که در حق وے به وقوع آمده و اشاره به تصدیق نمودن آنحضرت احوالات مرقومهٔ او.

برادر طریق جامع کمالات احمدی میان محمد باقر ازین درویش دل ریش
محمد سیف الدین سلام و تحیه در معرض قبول آورده زیاده از حد مشتاق صحبت خویش

دانند۔ دیروز کہ روز شنبہ بود داخل الارشاد حضرت مرہند گشتہ بہ سعادت قدمبوسی حضرت جیو استسعاد یافت للہ سبحانہ کہ نسبت بہ سابق خیلے در مرض آنحضرت تخفیفے راہ یافتہ بجہت حصول جواب عرائض مکرر عرض نمودہ شد فرمودند کہ پیش ازین خود قوت تحریر نبودہ۔ اما درین روزہا کہ رو بہ قوت ہست بعد از چند روز بہ مشیئت سبحانہ میسر خواہد گشت دیگر عرائض شما ہر وقت کہ در خدمت حضرت ایشان می رسید حضرت ایشان در مجموع اصحاب تعریف استعداد و سرعت سیر شما را بسیار می فرمودند خصوص امروز فقیر یک کتابت شما را بہ آواز بلند در مجمع یاران حضور آن حضرت خواند بہ بعضے یاران رُو آوردہ عنایتہا در حق شما نمودند۔ بلکہ آنچہ نوشتہ اند گویا التصدیق نمودند۔ صلاح آثار حافظ محمد شفیع بہ کمال طلب در سفر شاہجہان آباد ہمراہ بود چندان فرصت نہ شدہ کہ صحبتہائے کثیرہ با او داشتہ شود۔ بخدمت شما می رسد توجہات بلیغہ را در حق او مرعی دارند و آن را سبب خوش وقتی ما دانند والسلام مبلغ ہفت روپیہ مصحوب حافظ مذکور فرستاد مصحف واضح خواہان مصحح ہدیہ نمودہ بہ فرستند۔

مکتوب صد و چہل و چہارم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ظاہر شدن شان وتجمیل او۔ لہ الحمد

رواق منظر چشم من آستانہ تست کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

لمحہ بجانب شما توجہ غائبانہ نمودہ شد طرفہ شانے و تجمیل ظاہر شد امیدست کہ دشت و صحرائے آن حدود بہ وجود شریف منور گردد۔

مکتوب صد و چہل و پنجم۔ نیز بہ شیخ مذکور در تعبیر واقعۂ عالی کہ نوشتہ بود
اشارہ بہ حصولِ انوار حقیقتِ الف و ذکر بشارت ملاحت۔

بعد از تحریر کتابت شیخ عیسٰی ملتانی رسید و مکاتیب شما رسانید آنچہ
نوشتہ اید کہ چند مرتبہ در سینہ خود صندوقچہ منور یافتہ کہ گوئیا مخزن اسرار و
معارف است حقیقتِ آن کما ینبغی معلوم نہ شد بغایت عالی امید است کہ آن
صندوقچہ مملو بہ اسرار متشابہات و مقطعات باشد وما ذٰلک علی اللّٰہ بعزیز
نوشتہ بودند کہ روزے مطالعہ مکتوبات جلد ثانی کہ مشتمل بر رباعی حضرت الشیخ
مرقوم است می کردند ے از انوار حقیقتِ الف بر باطن تافت۔ ہمین قسم این فقیر
را ہم گاہ گاہ متخیل گشتہ است امیدوار باشند فان المرء مع من احب۔ و
آنچہ از غلبۂ نسبت ملاحت با خلعت مرصع بجواہر غریبہ در یز ہاے یواقیت مندرج
بود معلوم گردید بہرۂ ملاحت در حق شما بزعم این حقیر خود متحقق است اما از قسم حرف عہ مد
یقین حکم نمی توان کرد۔

مکتوب صد و چہل و ششم۔ نیز بہ شیخ مذکور در ظہور نمودن حقیقت حضرت
جبرئیلؑ و یافتن اتحاد و الحاق بہ آن حقیقت علیا۔

انوار ارشاد و ہدایت بہ اندازۂ قرب و کمال شامل حال خاص و عام باد
صحائف گرامی متعاقب یک دیگر رسیدند اگر تاخیرے در ارسال اجوبہ بہ وقوع آمدہ
باشد عفو خواہند فرمود العذر عند کرام الناس مقبول فقیر را مشاغل شتی
پیش می آیند و فرصت کمتر دست می دہد کما لا یخفٰی علی جنابکم ایضاً لیکن از
راہِ ارتباط معنوی یکے از خیر خواہان خویش دانند ے

عہ نہیں پڑھا جا سکا

ما بردن را نگریم و قال را ... ما درون را بنگریم و حال را

دیگر از ظهور نمودن حقیقت جبریل علی نبینا و علیہ السلام و الحاق و اتحاد یآن به شما معلوم نموده بود الآن ہم گاه گاه جلوه می فرمایند چون معامله جدید دیگر کرده است۔ اگر به آن جناب ہم ظاہر شود اطلاع خواہند بخشید که موجب ازدیاد طمانیت است قال تعالیٰ سَنَشُدُّ عَضُدَكَ بِأَخِيكَ. دیگر آنچه از لوائح جدیده رُو دہد نویسان باشند۔ والسلام۔

مکتوب صد و چہل و ہفتم۔ نیز به شیخ مذکور در ظاہر شدن کتاب مشحون به خصائص که در آخرت به آن حضرت عطا فرموده اند و یافتن آن حضرت به حقیقت خود حائل و حاجز در جمیع حقایق۔

برادر گرامی میان محمد باقر این ضعیف را مشتاق لقاے خویش دانند۔ سوانحے که بعد از متوجه شدن شما به آن حدود متخیل این مسکین در آمده اظہاراً للشکر می نویسید بگوش لشنوند۔ روزے این فقیر به ذکر لسانی مشغول بود ناگاه گونه غیبیے رونمود۔ می بیند که یک کتابے مغنی خوش خطی که چیزہاے بسیار در انجا نوشته اند بمن عنایت شد۔ چون از میانه یک جا را کشادم ابتداے صحیفه بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم بنظر در آمده چنان معلوم گردانیدند که این کتاب مشحون ہست بخصائصے که در آخرت بتو عطا فرموده اند و بعد ازان چون به افاقت آمدم متوہم شد که این عطیات که دران کتاب مندرج ہست شبیه به آن اجازت نامه ہست که حضرت مجدد الف ثانیؒ را در خواب از حضرت رسالت صلی اللّٰہ علیہ وسلم عنایت شده بود در جلد ثالث مندرج ہست مطالعه خواہند نمود۔ دیگر آن که حقیقت خود را برزخ یافت

میانِ مرتبۂ وجوب و عالم امکان وچنان متخیل شد کہ این حقیقت حائل وحاجز آیت در جمیع حقائق والغیب عند اللہ سبحانہٗ آنچہ شما از بعضے معاملات فقیر می گفتید ونوشتہ اید مقوی این است۔ والسلام۔

مکتوب صد و چہل و ہشتم۔ نیز بہ شیخ مذکور در بیان بعضے اسرار و معارف خاصہ ویافتن مناسبت بہ صفتِ رحمت وشرح احوال بادشاہِ دین پناہ۔

حامداً و مصلیاً۔ ازین گرفتار ظاہر و باطن بجنابِ آن ارشاد پناہی سلام سلامت انجام برسد صحائف شریفہ بتعاقب یک دیگر می رسند واین عاصی را بہ سبب ازدحام فرصت جواب نوشتن کمتر دست می دہد معذور می داشتہ باشند بکرم اللہ سبحانہٗ درین روزہا بہ طفیل حضرت پیر دستگیر طرفہ اسرار و معارف جلوہ می دہند ومناسبت تام بہ صفتِ رحمت با خود می فہمد امید وار است کہ نصیبے از حقیقت ہائے بمشیئۃ حسبی کہ اختصاص بہ حضرت مجدد الف ثانی دارد نصیبے وافر حاصل روزگار گردد بمشیئۃ سبحانہ متعاقب بتفصیل بعضے معارف تازہ خواہند نوشت بالفعل فرصت مساعدتِ آن ندارد۔ دیگر بادشاہ دین پناہ بحقوق شما معترف اند وبہ خوش وقتی مذکور شما می نمایند واظہار اخلاص می کنند۔ چنانچہ سہ تولہ عطر اظہاراً للمحبۃ بجنابِ شما ہدیہ فرستادہ اند مصحوب رحیم داد افغان فرستادہ شد للہ سبحانہ الحمد کہ معاملۂ باطنی الیشان در ترقی است معاملۂ فنا را خوب می فہمند واز وسعت لطیفہ خیلے می فرمایند۔ درین سفر آثارِ صدق طلب در الیشان متجلی است چنانچہ خیلے راہ پیا خود بہ صحبت سکوت می رسند و مدتے می نشینند بفضل اللہ سبحانہٗ زین حکامی دیر افغانی کہ بند نمودہ بودند بپادشاہ ظاہر ساختہ خلاص کنانیدہ شد وحکم شد کہ چون از

حضرت سرہند معاف شدہ از جمیع ممالک محروسہ واگذارند۔

مکتوب صد و چہل و نہم۔ بہ حقائق آگاہ حاجی محمد یوسف کولابی در جواب مکتوب او کہ از انوار لیلۃ القدر نوشتہ بود۔

للہ الحمد۔ مکتوب مرغوب رسیدہ لذاتِ معنویہ بخشید ظہور انوار و برکاتِ لیلۃ القدر و حضور در اولِ شب کہ در مشاہدہ درآمدہ از اعظم عنایاتِ سبحانی است اللّٰھم زِدْ فزِد۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہم۔ نیز بہ مشارٌ الیہ در ذکر واقعۂ عالی کہ شب بست و ہفتم رمضان دیدہ۔

للہ الحمد۔ برادرِ دینی حاجی محمد یوسف سلام خوانند واقعۂ عالی کہ شب بست و ہفتم بنظر آمدہ است مرقوم نمودہ بودند بمطالعہ درآمد و لذاتِ معنویہ بخشید از بزرگی آن شب این معنی مستبعد نیست بشکر این نعمتِ عظمی بجا آرند۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاہ و یکم۔ نیز بہ مومی الیہ در جواب مکتوب او کہ از ظاہر شدن مقام قاب قوسین نوشتہ بود۔

معارف آگاہا۔ آنچہ از سوانح جدیدہ کہ در عشرہ متبرکہ رو دادہ بود قلمی نمودہ بودند بمطالعۂ آن سبب لذاتِ معنویہ گردید خصوص ظاہر شدن مقام قاب قوسین او ادنیٰ و یافتن مناسبتِ خود بہ آن مقام عالی شان چہ عجب وللارض من کاس الکرام نصیبٌ بہمین آستین آنچہ رو دہد از خود و از یاران خود می نوشتہ باشند کہ سبب توجہاتِ غائبانہ است۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاه و دوم۔ نیز بحاجی مذکور در تحریص بر طلب حق جل شانہٗ۔

باسمہٖ سبحانہ۔ اما بعد۔ حاجی الحرمین الشریفین حاجی محمد یوسف سلام خوانند کتابت آن برادر مرۃً بعد اُخریٰ رسید و بر حقیقت سرگذشت اطلاع حاصل شد چون سلطان جیو بطوع و رغبت خود رخصت نمودہ اند بدار الارشاد بیایند و چندے در طلب مطلب حقیقی باز بسر برند۔ ہرچند نشانے ازان بے نشان پیدا نیست بارے درد شریک غم ہجران باشند۔ خوش گفت ؎

بنال بلبل اگر با منت سر یاری ست — کہ ما دو عاشق زاریم و کار ما زاری ست

والسلام

مکتوب صد و پنجاہ و سیوم۔ نیز بمشارٌ الیہ در عفو زلات کہ از وے بظہور آمدہ بود و در تحریص بر خدمت مخدوم زادہا و سائر اہل بیت

اما بعد۔ برادر گرامی حاجی محمد یوسف خاطر را من جمیع الوجوہ جمع دارند۔ و زلات و تقصیرات از محبان صادق معفو ست علی الخصوص از مثل شمائی این قدر ہم کہ بوجود آید خالی از حکمتے نخواہد بود فعل الحکیم لا یخلوا عن الحکمۃ بیشتر در حق شما شفاعت اہل بیت و فرزندان مؤثر افتاد۔ باید کہ من بعد در خدمت خورد و کلان فقیر زادہا و والدات بیش از بیش سرگرم بوند و آن را سبب ترقیات عظیمہ شمارند قُل لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاہ و چہارم۔ بخواجہ عبداللہ کولابی در جواب مکتوب او۔

للہ الحمد۔ اما بعد۔ کمالات دستگاہ خواجہ عبداللہ بہ استقامت باشند ظہور حضرات و اعطاء خلعت خاصہ محبوبیت کہ نوشتہ اند بہ وضوح انجامید۔ او سبحانہ پر توے ازین مقام عالی نصیب وقت کناد با کریمان کارہا دشوار نیست۔ والسلام

مکتوب صد و پنجاه و پنجم۔ به بی بی عرب خانم مرحومه در بیان آنکه لطائف خمسۂ عالمِ امر اسرارِ الٰہی اند و ہر کدام آنہا زیرِ قدمِ نبی ست از انبیاء اولوا العزم علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات۔

مشفقۂ مہربان من بعضے معارف عالی بتحریر آوردہ می شود بگوش ہوش استماع نمایند لطائف خمسۂ عالمِ امر قلب و روح و سر و خفی و اخفیٰ کہ مواضع ہر کدام آنہا در صدرِ انسان مقرر ست خزائن اسرار الٰہی اند عز شانہٗ و مظہر تجلیاتِ ذاتی وصفاتی و افعالی۔ و نیز ہر کدام آنہا زیر قدم نبی ست از انبیاء اولوا العزم علیٰ نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والتسلیمات چنانچہ قلب زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام و روح زیر قدم حضرت ابراہیم و حضرت نوح ست علیہما السلام و سر زیر قدم حضرت موسیٰ علیہ السلام و خفی زیر قدم حضرت عیسیٰ ست علیہ السلام و اخفیٰ زیر قدم حضرت خاتم الانبیا سید المرسلین علیہ وعلیٰ اخوانہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن التسلیمات اکملہا و چون این انبیاء را در سائر انبیاء علیہم السلام شانِ خاص ست انتساب این لطائف بہ این بزرگواران مقرر گشت تا کدام صاحب دولت بود کہ بہ علوم و اسرار این پنجگانۂ عالمِ امر ممتاز گردد ع این کار دولت ست کنون تا کرا دہند۔ والسلام۔

مکتوب صد و پنجاہ و ششم۔ ارسل الی مخدوم آدم التتھوی فی جواب مکاتیبہ المشتملۃ علیٰ ترویج الطریقۃ۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ نحمد ومنا السلام علیکم المسئول منہ سبحانہٗ سلامتکم واستقامتکم وبعد فان المکاتیب من جنابکم المشتملۃ علیٰ ترویج ہٰذہ الطریقۃ العلیۃ کثیرًا مایصل ولسبب بُعد المسافۃ

يقع منا تقصير وتاخير في ارسال الاجوبة فالمرجو من اخلاقكم ان تعذرونى
مصراع والعذر عند كرام الناس مقبول. ثم الاخ الصالح السالك لطريقة
اهل الله الشيخ الذى اقام فى صحبتنا مدة وحصل له ترقيات عظيمة
سوالفن حظا وافرا فطوبى له والبشرى. والسلام.

مکتوب صد و پنجاه و ہفتم. بہ خان سعادت نشان محتشم خان در تحریص
بر معیت و محبت واسطہ و نکوہش جماعۃ کہ محبت و معیت واسطہ را مضر می داشتند
واحوالے کہ بران مترتب شود استدراج می انگاردند و توصیف جماعۃ کہ محبت و معیت
واسطہ را عین محبت و معیت حضرت الیشان پنداشتہ لوازم ہر دو معین بجا آوردند
و بہ بشارات عالیہ مشرف گشتند و رفع سوء ظن بعض یاران و ما یناسب ذالک۔

مقبول فقراے باب الرحمٰن از ین ملام و مطعون خلائق سلام عافیت
انجام در معرض قبول آرند۔ فضائل مآب مولانا محمد امین عنایت نامہ مشتمل بر بشارات
معیت کہ ثمرہ محبت ذاتیہ ہست می آرند بمطالعہ آن استسعاد خواہند یافت۔
ازدیاد معیت بر بعضے یاران نہ حضور سیبہا دارد سبب اقوی آن رعایت لوازم محبت
وسیلہ ہست کہ بہ سفارت آن بہ این دولت عظمیٰ مہذب گشتہ اند چہ معیت و محبت
بہ آن مقدمہ معیت و محبت بہ آن حضرت ہست۔ پس ہر چند وجوہ مناسبت بواسطہ
فیض بیشتر بہرہ ور گردد و در بشارت مقامات از ہمہ پیش قدم نہد۔ چون حضرت
حق سبحانہ شما را بہ این عاصی معیت خاص کرامت فرمودہ ہست و شکر آن بجا آوردہ
در ازدیاد آن کوشند و ثبات و استقامت بدان طلب نمایند تا در بشارات معیت
آن حضرت از دیگران سابق باشند۔ جماعۃ درین روزہا بعد از حصول بشارات پیدا

شده اند که میان دو معیت تفریق می کنند و لوازم آن را کما ینبغی بجا می آرند بلکه محبت و معیت واسطہ را مقرو مانع وصول بمطلوب دانستہ احوالے کہ بہ این معیت مترتب شوند استدراج می دانند بمی دانند کہ این سوء ادب منجر بکجا می شود بزعم این کوتاہ اندیشان حضرت الیشان درمیان تسویدات شیطانی و عنایات الٰہی جل شانہٗ فرق نمی توانند کرد بلکہ در ضلالت می انداختند هدٰهم الله سبحانہ سواء الصراط بہ این اعتقاد این جماعۃ این همہ اجتماع شیطانی باشد گاہے حضرت الیشان بجہۃ مزید استقامت ببعضے نصائح بیاران می فرمودند مقصود ازان ازدیاد استقامت است نہ نفی احوال مطلقاً کما قال تعالیٰ خطابا لحبیبہٖ صلی الله علیہ وسلم فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ امر بہ استقامت استقبال منافی استقامت حال نیست ازکوتاہ اندیشی بہ ظن فاسد خود رسوخ و محبت و واسطہ تبری از دیگران فہمیدہ اند بلکہ این تبری از دلالت واسطہ می دانند كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِنْ يَقُولُونَ إِلَّا كَذِبًا۔ اجتناب از صحبت این قسم جماعۃ از ضروریست فایاك وصحبتهم وایاك ومجالستهم وایاك ورؤيتهم صحبت داشتن بہ این جماعۃ مفاسد بسیار دارد و ہرگاہ بہ ادنیٰ مسلمانے سوء ظن مجوز نیست عکیف کہ عاید بہ اہل حقوق گردد۔ اے عزیز این فقیر از ایام صغر سن آرزو مند آن بودم کہ خصائص و مزایاے طریق احمدی بر منصۂ ظہور آیند حضرت سبحانہ از کمال فضل خویش متمناے این عاصی عطا نمود ببعضے امور کہ سربستہ بودند از راہ نیقظ ظاہر شدند۔ ازین سبب امیدوارم کہ در محبت و معیت حضرت الیشان ممتاز باشم وچون راہ معیت خاصہ بحضرت الیشان بغایت مشکل بودہ جماعۃ کہ در محبت آن

حضرت بہ فقیر شرکت بہم رسانیدند در معیت خاصہ جا یافتند و ہر چند لوازم این معیت
را کما ینبغی بجا آوردند دران معیت قدم راسخ پیدا کردند چنانچہ شاہد عدل است برین
مدعی معاملۂ شما کہ در معیت و بشارت بیش قدمی نمودہ اید رعایت آداب وخدمت
میان محمد باقر یکے از اسباب قویہ این ہر دو معیت است ہر چند در خدمات الیشان کوشند
و در معیت ممتاز باشند۔ حدیث فمن احبہم فبحبی احبہم ومن ابغضہم فببغضی
ابغضہم۔ مؤید این معنی است۔ آرے از شخصے کہ بے استقامتی در شریعت وطریقت
بینند مہاجرت نمودن باو محض براے ندامت او مستحسن است در بعضے روایات فقہیہ
آمدہ است کہ لا باس بان یہجر اخاہ فوق ثلثۃ ایام لذنب ارتکب حتی
یتوب۔ اگر محبت ذاتی است بے اختیار کرے این حالت پیدا می گردد۔ اما این
محبت بہر بے سر انجامے نمی دہند۔ بہ زور ہر کسے را بہ این محبت نمی توان آورد جمیع
محبت ذاتی را بہ حضرت درست نمودہ محبت ذاتی واسطہ را مفر انکاشتند وگروہے
این محبت را مقدمۂ آن محبت دانستہ وراہ اقرب بہ وصول محبت آن حضرت فہمیدہ لوازم
ہر دو محبت را بجا آوردند۔ لاجرم ازان معیت کہ اغناے ذاتی بعالم دارد حظہا بردا شتند
طائفہ اولی از راہ غیرت غیظ این جماعت را بلکہ ملاذ این جماعہ را بہ امور ناشائستہ نسبتہا
دادند وحکم نمودند کہ بشارت شان از قبیل استدراج است ضلوا فاضلوا
ضاعوا فاضاعوا۔ واز کمال نادانی می گویند کہ محبت منفرد بحضرت الیشان معنی
است وما طالب بشارات نیستیم وحال آنکہ ہلاک بشارات آن دارے بے شک محبت
حضرت الیشان معنی است امارا و وصول بہ این محبت نادرست مگر از راہ جزئی کہ یکے
از جزئیات آن کلی است فاذالحق حقیقۃ احد بذلک الجزئی الی ذلک الکلی

ای ربطنا ببعض ذلک الاتحاد منہ

اگر این فائده در اتحاد و واسطه نمی بود یقین که داخل مضار می بود ولیس فلیس همین واسطه است که اسرار بے چونی را به چون می رساند چه ذات حضرت الیشان نصیبے از بے چونی دارد کرا یارا ے آن که از محبت آن حضرت دم تواند زد و چون این دوراز کار خود را در محبت سگان آن درگاه راسخ دید به نیت رواج خصائص این طریقۂ علیه راه نشست و خاست بیاران احداث نمود. اگر این مذموم می بود دیگران برائے چه اختیار آن می کردند. و حضرت الیشان ہرگز تحسین احوال جلساء این حقیر نمی فرمودند بلکه زجر می نمودند و یارانے که از اتحاد واسطه بے نصیب اند سالها است که در خانقاه افتاده اند نه از محبت و معیت خبرے دارند و نه از احوال و مقامات اثرے اتحاذ واسطه کمال مرضی آن حضرت نیست و در آنچه مرضی آن حضرت نباشد به طریق ادب مرضی این عاصی نه خواهد بود زیاده تا کجا اطناب نماید ؎

اندکے پیش تو گفتم غم دل ترسیدم که دل آزرده شوی ورنه سخن بسیار است

برائے دفع سوء ظن بعضے یاران این همه تطول نمود. والسلام.

مکتوب صد و پنجاه و ہشتم. به خان سعادت نشان محتشم خان در تحریص برطلب دنیا و آخرت و بیان عدم جواز اقتصار برطلب آخرت و ذکر اختلاف دران و بیان آنکه طلب آخرت را مذموم شمردن نشان مقام ولایت ست و رجوع و ہبوط بدنیا و اہلِ آن ملائم مقام تکمیل و ارشاد.

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

قال الامام فخر الدین الرازی فی تفسیر هٰذه الاٰیة انّ الذین یدعون الله فریقان احدهما ان یکون دعائهم مقصوراً علی طلب الدنیا والثانی

الذین یجمعون فی الدعائین طلب الدنیا وطلب الاٰخرة وقد کان فی التقسیم قسم ثالث وھو من یکون دعائہ مقصورا علی طلب الاٰخرة واختلفوا فی ان ھذا القسم مثلا ھو مشروع ام لا فالاکثرون علی انہ غیر مشروع وذلک لان الانسان خلق محتاجا ضعیفا لا طاقة لہ بالام الدنیا ولا بمشاق الاخرة فالاولی لہ ان یستعین بہ من کل شرور الدنیا والاٰخرة روی القفال فی تفسیرہ عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی رجل یعودہ وقد انھکہ المرض فقال ما کنت تدعو اللہ قال کنت اقول اللّٰھم ما کنت تعاقبنی فی الاخرة فعجلہ لی فی الدنیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سبحان اللہ انک لا تطیق ذلک الا قلت رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ قال فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ فشفی واعلم انہ سبحانہ لو سلط الالم علی عرق واحد علی البدن او علی منبت شعر واحد لیشوش الانسان فصار محروما بسببہ عن طاعة اللہ وعن الاشتغال بذکر اللہ فمن الذی یستغنی عن امداد رحمة اللہ فی دنیاہ وعقباہ فثبت ان الاعتقاد فی الدعاء علی طلب الاخرة غیر جائز تم کلامہ وما جاء فی الحدیث الصحیح لا حسد الا علی اثنین رجل اٰتاہ اللہ الکتاب وقام بہ اٰناء اللیل والنھار ورجل اعطاہ اللہ المال فھو متصدق بہ اٰناء اللیل والنھار مؤید کلام الرازی ۔ این تحقیق موافق کمالات انبیا است علیہم الصلوٰة والتسلیمات بعد از قرن صحابہ حضرت مجدد الف ثانی از راہ

وراثت وتبعیت باین کمال بہرہ ور شدند کما لا یخفی علی المتتبع فی کلامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اولیا کہ بہ قرب ولایت مشرف شدند طلب آخرۃ را مذموم دانستند بہ طلب دنیا خود چہ رسد۔ دست از دنیا وآخرت شستن نشان حال مقام ولایت است ورجوع وہبوط نمودن بدنیا واہل آن ملائم مقام تکمیل وارشاد است شتان بینہما

در دل ما غم دنیا غم معشوق شود　　باده گر خام بود پختہ کند شیشہ ما

نیم ہر کس بہ این مذاق نہ رسد و نزد اکثرے حال اولیٰ شریف وعزیز است و نزد اقل قلیل حال ثانیہ محبوب و مرغوب۔ ع گر بگویم شرح این بے حد شود۔

این کمال علیٰ وجہ الاتم در حضرت مہدی موعود ظہور خواہد نمود و نسبت حضرت ما کماحقہ در آخرت بمشیئت سبحانہ جلوہ خواہد کرد اللّٰھم ثبتنا علیٰ محبتھم وجنبنا عن مخالفتھم بدن لہ ظاہرا وباطنا متمنا ومقصد خیر خواہان وہوا خواہان آن است کہ پرتوے از مقام دران خان عالیشان ظہور نماید وظاہر وباطن الیشان را فرو گیرد۔ ع با کریمان کارہا دشوار نیست۔

خلعت حقیقت شریعت بازیب وزینت بآن عالیجناب عطا شود در دنیا وآخرۃ مقبول خواص وعوام گردند آمین آمین آمین ؎

یارب این آرزوے من چہ خوش است　　تو بدین آرزو مرا برسان!

خیریت دارین آن مشفق چون مد نظر است واختصار بریکے از قصور بنابران سخن طولانی می گردد معذور می داشتہ باشند۔ امید چنان است کہ ہر کمالے کہ در بشر ممکن الحصول والوقوع باشد بالیشان مفوض گردد۔ درین آرزوہا ودعاہا اختیار از دست رفتہ است وبے خواست از صمیم القلب سر بر می زند۔ قابلیت واستعداد

آن جناب کہ در حضور حضرت عروة الوثقی رضی اللہ تعالی عنہ مشخص شدہ علاوہ ازین آرزوہا و امیدہا است باجملہ ؎

خط عنبر ولب لعل ورخ زیبا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

زیادہ ازین اطالت موجب ملال خاطر عاطر می گردد۔ والسلام علیکم وعلی من لدیکم دربارۂ حقایق آگاہ ملا ابوالقاسم چہ نویسد کہ مشمول عنایات والطاف است فقیر زادہا خورد وکلان باجمعہم سلام می رسانند۔ اخوی میان عبداللطیف نیز برادر دینی حافظ مقصود علی کہ حلقہ بگوش قدیمی است بعرض سلام جرأت می نماید

مکتوب صد وپنجاہ ونہم بہ ملا ابوالقاسم کابلی در دید قصور اعمال وبیان آنکہ در حقوق الہی جل شانہ گذشت نمودن جائز نیست ومنع از ظلم وتعدی وعدم تحمل ایذا رخلق وبیان آنکہ عتاب واعتراض شیخ را بہبود شود واند واز اغماض وگذشت او ہراسان بود وما یناسب

حامداً ومصلیاً۔ اے عزیز آنچہ نوشتہ بود یدموافق حال این عاصی بودہ فی الحقیقت باین عیوب این دور از کار متصف است غایۃ ما فی الباب چون جمعے می نمایند کہ باللہ فی اللہ بر صحبت می داریم بنا بران گاہے کلمات غضب آمیز بزبان آوردہ می شود اگر چنین نکند مبادا داخل زمرۂ مداہنان گردد وشیخے کہ موافق مرضی مریدان زندگانی نماید فردا از عہدہ جواب چگونہ خواہد بر آمد۔ آرے حقوقے کہ عاید باین جانب است بہ مقتضاے تخلقوا باخلاق اللہ عفو وصفح را می شاید۔ اما در حقوق الہی عز شانہ و اوامر ومناہی شرعیہ گذشت نمودن وسکوت ورزیدن جائز نیست۔ عزیزے فرمودہ آن روز کہ در میان صوفیان نقارہ نگذرد آن را خیر نہ دانند۔ ونقارہ صوفیہ عبارت

از کن ممکن ہست علی الخصوص ظلم وتعدی وامضاء غضب وعدم تحمل ایذا خلق از

اعظم صفات ذمیمہ ہست۔ درویشان را اجتناب ازین قسم امور از اہم مہام است

اصل مخاطب جماعہ اند کہ بہ این صفات موصوف اند وکسے کہ ازین صفات محفوظ

است از مبحث خارج است الا علیٰ سبیل الاحتیاط والمبالغہ چنانچہ گفتہ اند ؎

ہر چند کہ مطمئنہ گردد ہرگز ز صفات خود نہ گردد

ازشما خود تا حال ازین قسم امور کم ظاہر شدہ وبیشتر ہم امید ہست کہ بہ جمعیت خاطر

سرگرم کار باشند وبہ استقامت زندگانی نمایند فانہا فوق الکرامۃ طالب

صادق را باید کہ در وقت عتاب اعراض خوش وقت شود وآن را عین بہبود

وتربیت داند واز اغماض نمودن ودرگذشت کردن ہراسان باشد وبر تغافل و

بے پروائی شیخ حمل نماید بالجملہ جلال وجمال را مساوی انگارد وبلکہ از جلال حظ

گیرد ونہ آن کہ فرار نماید وہذا حال المحب الصادق واہل الہوسان از حیطۂ اعتبار

خارج اند عدمہم اولیٰ من وجودہم۔

مکتوب صد وششتم۔ نیز بہ مشار الیہ در ذکر اجر تعزیت وتحریص بر تقلید

حضرت مجدد الف ثانی در جمیع امور۔

باسمہ سبحانہ۔ ہوالحی الذی لا یموت۔ وما اصابکم من مصیبۃ

فبما کسبت ایدیکم۔ ؎

من از تو روے نہ پیچم گرم بیازاری کہ خوش بود ز عزیزان تحمل وخواری

مکتوب مرغوب رسید عزا این مصیبت عظیم نمودہ بودند جزاکم اللہ سبحانہ

خیرا۔ فی الحدیث من عزا مصابا فلہ مثل اجرہ۔ رسیدن شفقت نامہ

خانِ عالی شان درین طور وقت موجب تسکینِ خاطر ہائے پریشان گشت دیگر خاطر برائے این مہمے کہ پیش آمدہ بغایت نگران می باشد و توجہ خاص درین باب معروف امید کہ متھوری اعدائے وقت نصیب بادبزودی خیر فتح ونصرت برنگارند۔ دیگر درکلی وجزئی وحقیر وفقیر راہ تقلید حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالے عنہ از دست نباید داد۔ وکلیہ کہ الشان قرار دادہ اند بجان ودل قبول باید نمود ولیعاً والقیاد

مکتوب صد وشصت ویکم۔ بہ سلطانِ وقت دربیان آنچہ فنائے ہر لطیفہ از لطائف خمسہ بدان مربوط است و تفصیل مراقبہ وسکوت بر عبادت نافلہ و ذکر خصائص طریقہ بطریق اجمال و ترجیح ارباب عشرہ برارباب عزلۃ وبیان آنکہ استیلائے حضور در اماکن غفلت مشعر از قوت نسبت است وبیان آنکہ مقصود از سیر وسلوک امرے جز شریعت نیست۔ وآنچہ از بعض اولیا امورے کہ بظاہر شریعت مخالف اند صادر شدہ محمول برابتدا و وسط است وما ینا سب ذٰلک

نحمدہ ونصلی ونسلم۔ اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا۔ احقر خیرخواہان بعد از تبلیغ سلام وتحیہ معروض می دارد کہ چون سالک بر قدم اول راہ کہ عبارت از فنائے قلب است مشرف می شود اشعۂ از انوار قدم پیوستہ بر قلب او متجلی می باشد۔ اگر آن سالک علم بہ تفصیل احوال دارد کما ینبغی آن تجلی را کہ کنایہ از تجلی فعل اوست سبحانہ درک خواہد نمود۔ واگر علم اجمالی نصیب وقت اوست بہ حضور والتذاذ کہ اثر آن تجلی است محظوظ خواہد بود بعد ازان بہ محض فضل درین ہنگام بہ تجلی صفات استعداد خواہد یافت۔ وسینۂ او بہ انوار قدس منشرح خواہد گردید بعد ازین امداد از دو حال خالی نیست۔ اما بہ عروج والعزلۃ عن الخلق

لاجل الاعراض عن الاغیار او الهبوط و الرجوع الی الخلق لاجل التکمیل والارشاد فالاول من اهل العزلة والخلوة والثانی من اصحاب العشرة والجلوة۔ عدم اختلاط و فرار از خلق مناسب حال طائفۂ اولیٰ است و آمیختہ بودن ملائم حال طائفۂ ثانی۔ حالت طائفۂ اولیٰ ضعیف است و حالت طائفۂ ثانی قوی لعدم حجابهم عن شهود الحق سبحانه لشهود العالم والاختلاط بهم فلا یقاس حال احدهما علی الآخر در آیہ کریمہ اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ گوئیا اشارہ بہر دو فریق است۔ و این ہر دو تجلی کہ مذکور شدند بہ لطیفۂ قلب و روح تعلق دارند و معاملۂ لطیفۂ اخفیٰ مربوط بہ تجلی ذات است و لطیفۂ سر شیون و اعتبارات مناسبت دارد و لطیفۂ خفی بہ صفات سلبیہ تنزیہیہ۔ و اعلاے لطائف لطیفۂ اخفیٰ است لکونه تحت قدم نبینا علیه و علی جمیع اخوانه من الصلوٰة افضلها ومن التسلیمات اکملها کما ان القلب تحت قدم سیدنا آدم علیه الصلوٰة والسلام والروح تحت قدم سیدنا ابراهیم خلیل وسیدنا نوح علیهما الصلوٰة والتسلیمات والسر تحت قدم سیدنا موسیٰ علیه الصلوٰة و السلام والخفی تحت قدم سیدنا عیسیٰ علیه الصلوٰة والسلام۔ للہ سبحانہ الحمد کہ آنحضرت علیٰ قدر استعداد و لو علیٰ سبیل الاجمال والانعکاس حظے فرا گرفتہ اند۔ چنانچہ بشارت فنائے قلب و لحوق صفات بہ اصل و مناسبت بہ لطیفۂ اخفیٰ در قدم محترم حضرت الشان علیہ الرحمة والرضوان در آمدہ و از محسوس شدن قدم آنحضرت علیہ الصلوٰة و السلام پیش این احقر اظہار نمودہ بودند۔ و ایضاً درین دو ہمی استیلائے حضور در اماکن غفلت کہ از قوت نسبت مشعر است بارہا می فرمودند۔ بالجملہ این احقر در انچہ لازمۂ خیر خواہی

است خود را مقصر نه دانسته و خواهان بیش از بیش است برائے دو مطلب یکے آن کہ حق سبحانہ شما را داخل مقربان خود کردہ است۔ و دوم آنکہ در حقوق عباد بعد از وصول بدرجہ ولایت انبیا علیہ الصلوٰۃ والسلام حقیقی امید نجات می شود کما تبینہ سیدنا و مولانا المجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھذا من اعظم عنایاتہ تعالیٰ اگر نظر بہ این مطلب دومی انداختہ بعد از فراغ از امور مملکت بمراقبہ وسکوت می پرداختہ باشند مستحسن بلکہ ضرور است و گنجایشے دارد کہ از عبادات نافلہ آن را تقدیم دہند۔ و طالب ترقیات باشند و لمحۂ بے این فکر بسر نہ برند و ہمت را بر آن گمارند کہ از صورت شریعت گذشتہ بہ حقیقت آن برسند و از ولایت اولیا گذشتہ بہ ولایت انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام مستند گردند و فوقِ این ولایت ولایت ملاء اعلیٰ است علیٰ نبینا و علیہم الصلوٰۃ والتسلیمات و از گذشتِ آن درجات عروج کمالاتِ نبوت در پیش است بعد از آن حقایق ثلثہ کہ عبارت از حقیقتِ کعبہ و حقیقتِ قرآن مجید و حقیقت صلوٰۃ باشد منکشف می گردند و فوق آنہا معاملہ خلت و اسرارِ محبوبیت جلوہ می فرمایند و بہ بعضے از محبوبان اسرارِ لازم الاستتار کہ تعلق بہ حروف مقطعات دارند درمیان می آرند و صورت شریعت و حقیقتِ آن ہم مختلط می شوند و استدلالی کشفی می گردد و اجمالی تفصیلی می شود حضرت خواجہ بزرگ می فرمایند کہ مقصود از سیر و سلوک آن است کہ معرفتِ اجمالی تفصیلی گردد و استدلالی کشفی۔ امر دیگر سوائے شریعت نیست و زاید بران نہ فرمودہ اند۔ و آنچہ از بعضے اولیاء اللہ بعضے امور کہ بظاہر شریعت در جنگ اند صادر شدہ اند کمسئلۃ التوحید الوجودی وغیرہا برابتدا و وسط حال فرود باید آورد۔ چہ بعد از وصول بہ حقیقتِ شریعت اصلا مخالفت نیست وھذہٖ مواھب التی ذکرھا قد اختصھا اللہ

سبحانه بالامام الربانی المجدد الف ثانی رضی الله تعالی عنه الحال بیانم بر
عرض حالِ خود معلوم فرمایند که مطلب اہم ما ازین آشنائی که بخدمتِ شما ہست دو چیز
ہست یکے خود روا گردانیدن حاجت حاجتمندے کما ورد فضله فی الحدیث
النبوی علیه من الصلوٰة افضلها و من التسلیمات اکملها و دویم ترویج سنت
و توہین اہلِ بدعت که درین آخر الزمان بے معاونت و مخالطت سلاطین محال ہست حمد الله
سبحانه که گفته ما نامرادان به سمع قبول می افتد در حدیث آمده من احیا سنتی بعد
ما امیتت فله اجر مائة شهید اہلِ عزلت اگر ہزار سال ریاضت و مجاہده پیش کشند
به عشر عشیر آن امر جلیل القدر نمی رسند. کمالات دستگاہی برادر طریق ملا محمد جان که از
نفوس متبرکه ہست و سالها در صحبت گذرانیده و مراتب خصائصی که حضرت مجدد الف
ثانی به آن ممتاز اند از اکثر حظے وافر گرفته و مصداق این معنی آنکه ہرگاه مشارٌ الیه به مقامے
ازین مقامات می رسید این حقیر چون بر دیده و دانستن خود اعتماد نه داشته مومی الیه را
به خدمتِ حضرتِ ایشان ہمراه گرفته می برد تا زمانے که متوجه شده بشارتِ حصول
مقامے که در تخیل فقیر آمده بود نمی فرمودند تسکین نمی شد تا آنکه معاملهٔ ایشان به کمال و
تکمیل انجامیده تا آنکه روزے فرمودند که لفظ انا که خود را به آن تعبیر می نمائیم بر ملا یاندکو
می افتد و هذا یدل علی کمال الاتحاد.

مکتوب صد و شصت و دویم. به اخوند شاه مراد در بیان آنکه ملاقاتِ
سلاطین به نیتِ حسنه محمود ہست.

حقایق آگاه اخوی ملا شاه محمد مراد سلام عافیت انجام در معرض قبول آرند
و از یادِ خود غافل نه دانند و به دعای ظهر الغیب ممد و معاون باشند خصوصیتے که بشما ہست

امید کہ دقیقۂ از دقایق را فرو نہ گذارد فطوبی لکم و بشری و جواب مفصل بہ مشیئۃ سبحانہٗ متعاقب خواہد نوشت. دیگر اخوی میان عبداللطیف بارہا نوشتند کہ ذکرِ خیر شما چند مرتبہ پیشِ بادشاہ دین پناہ درمیان آمد و شمارا ازین معنی آگاہ ساختند. عجب کہ شما با این ہمہ خواہش ملاقات نہ نمودید بہ نیت ارتفاع بدعت و ترویج سنت می توان سلطانُ دید الخیر فیما صنع اللہ سبحانہ من بعد اگر ایماے از طرف بادشاہ واقع شود و شوق دیدنِ شما ظاہر نمایند بلا توقف امتثال نمایند والسلام علیکم وعلیٰ من لدیکم.

مکتوب صد و شصت و سویم. نیز بہ اخوند مذکور دربیان استغناء از فقراء زیبا است.

ارشاد مآبی کمالات دستگاہی اخوند ملا شاہ محمد مراد سلام سلامت انجام قبول فرمایند. صحیفۂ شریفہ رسید خوش وقت ساخت بہمین منوال یاد و شادی فرمودہ باشند کہ سبب توجہات غائبانہ است. فضائل پناہا بادشاہِ اسلام بارہا شمارا یاد کردہ اند عجب کہ شما اقدام این معنی نہ کردید الخیر فیما صنع اللہ سبحانہٗ خوب شد از فقراء استغنا زیبا است بہ مشیئۃ سبحانہٗ زیادہ تر فلس شما خواہد شد. فقرا را بظاہر و باطن متوجہ خود دانند و مشتاق لقاے بہجت افزاے خویش تصور فرمایند و از احوالِ ظاہر و باطن خویش اطلاع می دادہ باشند. مخدوما بختاور خان بما نوشتہ بود کہ بادشاہ نیاز بخدمت شما فرستادہ مصحوب شیخ عبدالحمید ارسال داشتہ شدہ. شنیدہ شد کہ شما قبولِ آن نہ کردید الفتوح لا یردُّ کلیہ مشائخ عظام است. خوش ہرچہ بخاطر شما رسیدہ مبارک است. والسلام.

مکتوب صد و شصت و چہارم. بہ سلطانِ وقت در ذکر جماعۃ مبتدعہ و تحریص بر تادیب و تنبیہ آنہا و ما یناسب ذالک

التماس فقیر آن کہ امورے کہ فقیر ابلاغ آن می نماید حضرت یکسے اظہار این معنی نمی کردہ باشند۔ بس ہست کہ در علم الیشان باشد والا بما فقرائے بے بضاعت ہتر اہائے عظیم مترتب خواہد شد۔ دیروز فقیر بہ نماز جمعہ رفتہ بود جماعۃ دہل نوازان ہجوم نمودہ خیلے بے حیائی می نمودند و عاجز ساختند بہ ہزار حیل از سر خود ساقط کردیم۔ نوع علاج فرمایند کہ از شرارت آن جماعۃ مامون شویم۔ ہر وقت کہ بیرون می برآئیم انواع ایذا ہا می رسانند۔ یا چندے را بما ہمراہ نمایند یا بہ فولاد خان فرمایند کہ چند کس را از آنہا محبوس نماید یا جلاوطن کنند۔ این کلیہ مرکوز خاطر باشد بعد از برخاستن فقیر این امر را ہر کہ دانند خواہند فرمود۔ اکثر اہل بدع در مقام عداوت شدہ اند و ہمراہ با جمعے از فقرا شکستہ می باشند۔ برآمدن مشکل شدہ ہست اعانت از جناب الیشان می خواہم۔ شیخ محمد باقر از دست ہمین قسم جماعۃ و متصدیان آنجاے گریختہ از لاہور برآمدہ ہست دیا زروے رفتن ندارد و قصد دارد کہ بحضور آمدہ بعضے امور ابلاغ نماید۔ ہرچہ حکم شود۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و پنجم۔ ارسل الیٰ سلطان فی ان الاشتغال بامر الرعیۃ من اہم الامور۔

نحمدہٗ ونصلی المعروض بعد السلام انکم بفضل اللہ سبحانہٗ فی ہٰذہ الایام مشغولون باہم الامور وھی امر الرعیۃ والعدالۃ فیہم فحمد اللہ ثم الحمد للہ وہٰذا کان غایۃ مرادنا من انعقاد مجلس السکوت فحصل بکرمہ سبحانہٗ فالمرجو من مکارم اخلاقکم ان لا تنسونا من خاطرکم وتخصونا بمزید فضلکم وعنایتکم فانکم لہا اہل وانک لعلیٰ خلق عظیم۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

مکتوب صد و شصت و ششم۔ بہ حقائق آگاہ مخدوم آدم تہتوی در ذکر او و ذکر یاران او۔

باسمہ سبحانہٗ۔ اما بعد سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مخدوما استماع اخبار استقامت شما برین طریقہ علیہ وسرگرمی ہنگام طلبہ سبب لذات معنویہ می گردد ادامکم اللہ سبحانہٗ ترقیاً واستقامتہٗ۔ بعضے یاران رشید شما کہ ملاقات کردند از مطالعہ احوال العلے محظوظ شدیم۔ علی الخصوص شیخ انس وسید فتح محمد و ابوالحسن و تازکی توفیق اتما شیخ عنایت اللہ ملاقات نمود از احوال پسندیدہ او نیز محظوظ شدیم۔ یقین کہ بیش از بیش بجال موی الیہ متوجہ خواہند بود۔ دیگر شوق آمدن بہ این دیار اکثر می نویسند وما ہم مشتاق دیدار شمائیم۔ لیکن گذاشتن آن مقام و برہم زدن معاملہ طلبہ مناسب نمی نماید بہ اعتقاد فقیر مدار آن بقعہ گوئیا وابستہ بہ وجود شریف است بہر حال ہر گاہ ملاقات صوری مقدر است میسر خواہد شد بمشیئۃ سبحانہٗ عمدہ کار ارتباط معنوی ساخت وآن درازی یاداشت۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و ہفتم۔ بہ خان سعادت نشان محتشم خان در ذکر واقعہ کہ در باب فتح ونصرت خان مشارٌ الیہ دیدہ اند۔

بعد از تحریر کتابہا در حلقہ روضہ مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ صدقہ سرمہر چنانچہ معاجین عمدہ می کنند پیش زانوہاے فقیر چیدہ اند۔ دران وقت معلوم شد کہ براے آن مشفق مہیّا شدہ۔ از دیدن این واقعہ تمام امیدواری در حق ایشان پیدا گشتہ خاطر بغایت براے فتح ونصرت شما متوجہ ونگران است وہمان روز باز دردن خانہ بنظر درآمد کہ شخصے بر سر شما ایستادہ بہ مورچل مگس رانی می کند۔ راندن مگس

۱؎ مورچھل

گویا اشارہ بہ مقہوری اعدائے کفرہ فجرہ است فرحت بر فرحت از مشاہدۂ این دو واقعہ رُو دادہ۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و ہشتم۔ بہ خواجہ محمد شریف بخاری در بیان آنکہ حقیقت فنا و نجات کلی از شرکِ خفی مربوط بہ ولایتِ کبریٰ است۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفےٰ۔ اللہ تعالےٰ از نفسِ حاضر نامے ونشانے نہ گذارد بنوعے کہ عین واثر بالکل زائل گردد۔ این زمان فنائے اتم حاصل آمدہ ومطمئنہ بہ اسلامِ حقیقی مشرف شود ومنتہاے مراتب فنا این مقام عالی است کہ بہ ولایتِ کبریٰ مربوط است۔ ہرچند در ولایتِ صغریٰ نحوے از فنا کائن است اما حقیقتِ آن در ینجا صورت می بندد ونجاتِ کلی از شرکِ خفی درین حال میسر است حضرت حق سبحانہٗ وتعالیٰ ازین کمالات شربے ارزانی فرماید اِنَّہٗ قَرِیْبٌ مُّجِیْبٌ۔ مخدوما قبل ازین کتابت بدست سید نور محمد کہ یکے از صوفیان است فرستادہ شدہ است وحضرت ایشان ہم در جواب کتابتِ شما مکتوبے نگارش فرمودہ اند پیش مشارٌ الیہ است انشاء اللہ تعالےٰ رسیدہ باشد سابقاً یک کتابت از شما رسیدہ بود۔ وشما نہا کہ ارسال داشتہ بودند نیز رسیدند۔ والسلام۔

مکتوب صد و شصت و نہم۔ در بیان عنایتے والطاف کہ از حضرتِ ایشان رضی اللہ تعالےٰ عنہ در حق آنحضرت ویارانِ دیگر بہ وقوع آمدہ وذکر بعضے تصرفات کہ ازان قبیلہ بہ ظہور پیوستہ وبتصدیق حضرت ایشان مقرون گشتہ۔

لہٗ الحمد اولاً وآخراً۔ چون اظہارِ نعمِ منعمِ حقیقی عز شانہٗ موجب ازدیاد است لہٰذا کمینہ درویشان احمدی اظہار می نماید وتحدیث نعمتہاے کہ از حضرت شیخ خود با آن

وبیاران دیگر بہ وقوع آمدہ بیان می کند مقدمہ باید دانست کہ احوال یاران را بر احوال پُراختلال خود تقدیم نمودہ شروع از احوال آنہا کردہ آمد و جماعۂ کہ از احوال آنہا دریجا مذکور خواہد شد سہ گروہ اند طائفہ اند کہ ہم این ضعیف بہ امر پیر دستگیر خود بہ آنہا صحبت سکوت داشتہ وہم بہ آنحضرت سفارشہا نمودہ بشارت عالی گرفتہ دگروہے اند از خواص اصحاب حضرت ایشان کہ در خلوات بہ احتیاط تمام از احوال آنہا این فقیر استفسار نمودہ ہست و بآن حضرت باختیار خود در خوش وقتی آنچہ مہربانیہا فرمودہ اند باین کمینہ درمیان آوردہ اند و جماعۂ دیگر اند کہ بعضے ازان از اہل سپاہ اند وبعضے بوضع فقر و نامرادی و بہ اجازتہا مقید سربلند اند۔ اما آن جماعۂ کہ باین مسکین نشست و خاست دارند از انجملہ حقایق آگاہ صوفی پایندہ کہ دائرۂ ولایت ثلثہ را قطع نمودہ و بوصول بکمالات نبوت استعداد یافتہ و از انجا ترقی نمودہ بہ حقیقت کعبۂ ربانی حقایق خاص بہم رساندہ بآن مقام عالی قرین گشتہ متوجہ فوق ہست و از ان جملہ سیادت مآب میر شرف الدین حسین کہ بہ امر آن حضرت باین عاصی صحبت داشتہ و تا چند سال با فقیر ملازم بودہ و مناسبت خاص بہ فقیر بہم رسانیدہ مجملاً از احوال مشارٌ الیہ پیش ازین مکرر نوشتہ شدہ اما اینجا تفصیل کردہ می نویسد۔ چون میر مشارٌ الیہ را شوق شدہ کہ باین فقیر صحبت دارد ولا استیذان از جناب آنحضرت نمودہ ملازم این مسکین گردید و باوجود کہ موی الیہ علم بہ احوال خود کمتر داشت اما از کثرت نشستن علم اجمالی بہم رسانیدہ تا چندگاہ رفیق این ضعیف گشت تا آنکہ مبشر بہ ولایت کبریٰ شد و تقید تمام بہ صحبت فقیر نمود۔ و فقیر آنچہ مقدور بود تقصیر نہ نمود چنانچہ شب و روز مکرر متوجہ حالش می نشستم تا بجائے رسید کہ دائرۂ اصول و اصول اصول و اصول اصول عروج نمودہ بذات بحت واصل گشت و بہ وصول بمرتبۂ کمالات نبوت مباہی گردید بعد ازان

باز قسرہاے عظیم نسبت بہ موبی الیہ بہ وقوع آمد تا آنکہ پرتوے از انوارِ حقیقت قرآنی بر باطنش تافت و رفتہ رفتہ فنائے و بقائے بہ آن مرتبہا حاصل نمود لبعد ازان بحقیقتِ کعبۂ ربانی تحقق و تزین پیدا کرد باز حضرتِ ایشان مہربانیہا نمودہ متوجہ حالش گشتند تا آنکہ معاملۂ میر در نہایت علو رسید بمقام عظیم کہ کنایت از تفصیل باشد مناسبتے پیدا شد و فقیر چند بار درین میان صحبت داشت چنانچہ روزے متخیل این نحیف گشت کہ افاضۂ کمالات مشارٌ الیہ بمحض تفضیل است و مشارٌ الیہ نیز ادراک این معنی نمود چون بعرض حضرتِ ایشان رسانیدہ شد از غایت تفضیل تصدیق این معنی نمودند و بہ وصول بہ آن مقام اشاراتے فرمودند لبعد ازان از دقایق و ناز کیہاے فنا کہ بہ حقیقت لا معبود الا اللہ منوط است بہرہ ور شد۔ و حضرتِ ایشان فرمودند کہ خلعتے درین مقام عنایت شد۔ لبعد ازان در توجہاتِ دیگر عنایاتِ دیگر بسیار نمودند۔ روزے فرمودند کہ بسیار ترین ظاہر می شود این است احوال میر کہ بہ طریقِ اجمال نوشتہ۔ و از ان جماعہ است صلاح آثار حافظ محسن دہلوی کہ در مدتِ قلیلہ بہ اکثر خصائلش کہ تا حال بہ کمتر کسے فرمودہ باشد بدست آورد۔ سابقاً در جاے از احوالش نوشتہ شدہ است۔ اما چیزہاے کہ لبعد ازان بحصول آن مباہی گشتہ نوشتہ می شود لبعد از حصولِ فنا و بقا در اندک مدت بولایتِ کبریٰ مبشر شد از انجا بولایتِ علیا رسید و چون اکثر با فقیر ہمراہ بود توجہاتِ کثیرہ کہ متضمن قسرہاے عالیہ بود و نسبت بمشارٌ الیہ بہ وقوع آمد و حضرتِ ایشان نیز مہربانیہا شاہد نمودند تا آنکہ تصفیۂ اجزاے ارضی مدرکش گشت و معاملہ بکمالاتِ نبوت کشید و درین میان کشست و تماست بسیار واقع شد۔ چون بسمع عالی حضرت ایشان رسید توجہ نمودہ بحصولِ کمالاتِ نبوت بشارت دادند لبعد ازان کارش

بعروجِ فوقانی افتاد تا آنکه به وصولِ حقیقتِ کعبهٔ ربانی با خلعتِ عالی دران مقام مستسعد گردید باز سرش به فوق افتاد و کششهاے عظیمه نموده شد تا بعد از چندگاه بحقیقتِ قرآنی ملحق گشت تا اینجا بعضے یاران خاص با وے مشارکتے داشتند۔ امادر مادرار این امتیازِ تمام پیدا گردد از مشارکت ماند بالجمله بعد اللتیا واللتی از مقامِ عظیم الشان کہ پیشتر کسے بہ آن مبشر نہ گشته بود مستسعد گردید و آن مقام عبارت از مقامِ تفصیل ہست و علوے۔ این مقام از مکتوباتِ قدسی آیات معلوم می گردد و این مقام اختصاص به انبیاءِ اولو العزم علیهم الصلوٰة والسلام دارد و فوقِ او مقامِ محبت ہست ترقی دران مقام به علم و عمل نیست افاضهٔ کمالات به تفضیلِ صرف وابسته ہست مشارٌ الیہ ازین مقام حظے وافر گرفته متوجه فوق گشت و این عاصی بموجب توجه و تلطف حضرت پیرِ دستگیر خود اکثر بسوی الیہ می نشست تا آنکه بکمال عنایتِ خویش بهره از مقامِ محبت در حقِ وے نشان دادند۔ بعد از وے از کمالاتِ خاصهٔ ولایتِ محمدی علیه الصلوٰة والسلام مفتخر گشت باز از حقیقتِ مقامِ لا بذکرِ الا الله و از دقایق فنا که بدان مقام مربوط ہست بهره وافر گرفت۔ بعد ازان بمحض عنایتِ الٰہی غرشانہٗ از حقیقتِ صلوٰة کہ پیش ازین کسے از یاران بہ آن مبشر نہ گشته بود مبشر گشت این ہست نسخهٔ احوالش کہ بہ طریقِ اجمال نوشته آمد۔ والسلام

مکتوب صد و ہفتادم۔ در ذکرِ احوال آگاه حافظ محمد محسن دہلوی وبیان تصرفات کہ ازان حضرت در حقِ حافظ بہ وقوع آمده و ذکرِ سرعتِ سیر مشارٌ الیه وما یناسب ذالک۔

پاره از احوالِ حافظ محسن سابق نوشته شده ہست آنچه بعد ازان بحصولِ آن

مباہی گشتہ بتفصیل نوشتہ می آید چون مشارٌ الیہ را مناسبتے خاص بہ فقیر بود اکثر اوقات باہم می نشستیم و حافظ آثارِ توجہات و تصرفات کہ نسبت بوے بہ وقوع می آمد اظہار می نمود و می گفت کہ در وقتِ توجہ مرا کشان کشان می برند بالجملہ خبرہاے بلند بعد از نشستن ظاہر می گردد تا آنکہ در عشرۂ رمضان المبارک چنان وانمود کہ الآن عروج عناصر درک می نمایم چنانچہ سابقاً عروجِ لطائف خمسہ عالم امر می نمودم و چون بہ عرض حضرت الشان رسانیدہ شد تصدیق نمودند کہ عناصر در صددِ عروج اند و بحصولِ ولایتِ علیا اشارہ نمودند ہر چند کہ آداب آن حضرت نیست کہ بکسے تصریحِ این ولایت نمایند۔ بعد از چندگاہ بہ او نشستن دست داد تا آنکہ بہ محض فضل الٰہی جل شانہٗ معاملہٗ حافظ بہ اجزاے ارضی کشید و حافظ خود تزکیہ و تصفیہ این لطیفہ را احساس نمود و درین ضمن قسرہاے عظیم نسبت بہ حافظ بہ وقوع آمد و ایامِ رخصت نزدیک رسید۔ آنچہ در تخمین و ظن این عاصی آمدہ نمود بحافظ ظاہر نمود چون این مقدمات بعرض عالی رسید بہ وصولِ کمالاتِ نبوت سرافرازش ساختند معلوم نیست کہ تاحالی از یاران عقل و غیر بہ این سرعت صاحبِ این مقام گشتہ باشد اللّٰھم ارزقہ الاستقامۃ۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و یکم۔ در بیان آنکہ جماعۃ از اصحابِ حضرت الشان کہ بکمالاتِ ولایت متحقق اند دو فریق اند و ذکرِ علیۂ ارشاد و ہدایت آنحضرت۔

طائفہ از اصحابِ حضرت قبلہ کونین کہ بہ کمالاتِ وراثت متحقق اند وھم فریقین فریق منھم عرجوا من مراتب الاصول و قطعوا دائرۃ الولایت الثلاث حتی شرفوا بکمالات النبوۃ بطریق التبعیۃ۔ و اناس منھم دان لھم مراتب الاصول ولم یتخلفوا عنھا راسا لکنھم بطریق المعیۃ

التی حصلت لهم بحضرة الشیخ قد فازوا بتلک الکمالات العالیة و بعضے از آنها بلند تر ازان مقام رفته اند و یارانے که بمرتبهٔ ولایت رسیده اند و به فنا و بقا مشرف اند اکثر من ان یعد و یحصٰی ـ والسلام ـ

مکتوب صد و هفتاد و دویم ـ در ذکر بعضے احوالِ یاران که حضرت الشان به آن حضرت در میان آورده اند ـ

در حق حافظ ضیا عنایات کثیره نمودند و فرمودند که هر چند بے مناسبتے در باطنش سرایت کرده بود اما در اندک مدت مرتفع گشت و خیلے مناسبتے بهم رسانیده و در ولایت کبریٰ بسیار ترقی نموده ـ و ملا ذکی را فرمودند که در باطن او نسبت عالی مشهود گردید و از حصولِ فنائے نفس بلکه وصول در ولایت کبریٰ اشاره نمودند و تعریف غربت و نامرادی او بسیار کردند و سعی بلیغ در حق مشارٌ الیه به وقوع آمد موافقِ آن سعی حضرت قبله گاهی مهربانی نمودند و به وصولِ کمالاتِ نبوت سرافرازش ساختند متوجه ذوق هست ـ و حافظ محسن را بحصولِ فنا و بقا و دخول در ولایتِ کبریٰ مبشر ساختند و فرمودند که همگی یک سال شده که او در صحبت داخل شده است گویا اظهار تعجب کردند و از لحوقِ صفات به اصل در حق میر عزیز عنایت نمودند و فرمودند که از حضرت مجدد الف ثانی مرلائے مشارٌ الیه خلعت گرفتیم و رخصت مقید به اعدادِ مخصوصه نیز کردند ـ و در حق شرف الدین افاضه نمودند که دائرهٔ اصولِ بتمام قطع کرد و داخل کمالات نبوت گردید و سابق از راه معیت نیز مبشر ساخته بودند ـ و در بارهٔ خان بیگ نیز فرمودند که وجودش مثل قطعهٔ ابر می رود گویا اشاره به فنائے نفس هست و بحصول فنائے قلب و مقامات فنائے نفس سید محمد علی را نوازش فرمودند و چند بار در حق سید محمد اسرائیل

عنایتِ خاصہ نمودند۔ روزے فرمودند کہ تجلی خاص در باطنِ او مشاہد گردید۔ باز روزے از آثارِ بقا بہرہ درباب مشارٌ الیہ نشان دادند۔ بعد از چندگاہ فرمودند کہ نو نصرت شدہ ہست رشحۂ از کمالاتِ ولایتِ کبریٰ نیز رسیدہ باشد تا آنکہ بعد از مدت قلیلہ تصریح بہ دخولِ ولایتِ کبریٰ نمودند۔ و چون وقتِ رخصت بمواجہ روضۂ مقدسہ توجہ کردند افاضہ فرمودند کہ وے را متخلع بہ خلعتِ خاصہ دیدم۔ و حافظ محمد شریف لاہوری را فرمودند کہ از راہِ معیت در کم چیزے کوتاہی دارد و از ہمین راہ بہ کمالاتِ نبوت واصل ہست۔ و دربارہ آخوند ملا محسن سیالکوٹی در ین مدت کہ در ایام عرس آمدہ بود بحصولِ کمالاتِ نبوت اشارہ نمودند۔ و خواجہ محمد صدیق پیشوری در ین سفر کہ آمدہ بود شبے رخصت او فرمودند کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ عنایاتِ عظیمہ نمودند و خلعتِ خاص مرحمت فرمودند و بحصول بہرہ از کمالاتِ نبوت نیز در ین نوبت سر بلند گردید۔ و دربارہ ملا حامد فرمودند کہ مناسبتے بہ حقیقتِ کعبہ پیدا کردہ ہست و بہ طریق انعکاس از ان حقیقت بہرہ در گشتہ ہست و بہ حصولِ حقیقتِ قرآن مجید در حق میر شرف الدین حسین نوازش فرمودند۔ و چون ایامِ وداع نظام الدین نزدیک رسید بشارتِ فنا او را دادند و از حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہٗ دستار بوے مرحمت شد و رخصت مقید نیز دادند۔ و تعریف بلندیِ استعداد حاجی حبیب چند بار نمودند و لطیفۂ از حقیقتِ کعبہ ربانی در حق وے نشان دادند۔ و صوفی سعد اللہ بعد از آمدن جہان آباد نیکے ترقی نمود۔ بعد از اندک مدت بحصولِ ولایتِ علیا مبشر گردانیدند۔ و بوصولِ کمالاتِ نبوت و جامعیت تام در حق صوفی پایندہ عنایت نمودند چندگاہ چند صحبت با صوفی مذکور باز داشتہ شد تا آنکہ مناسبتے بہ کعبۂ ربانی مفہوم گردید در ین میان شبے بعد از نمازِ عشا کہ بسطِ عظیم رو دادہ بود و عنایتِ خاص جلوہ گر شدہ مجلس سکوت با صوفی مبتر شد و چنان

متخیل گشت کہ مناسبت مذکورہ در از دیاد است بلکہ تحقیقی بہ انوار کعبہ نیز متخیل شد و صوفی ہم معلوم این معنی کہ در مشاہد کہ بانور عظیم از انوارات کعبہ کہ حقیقت آن فوق حقائق باین زمین و آسمانی را مملو ساخت خود را دران مستغرق دید و چون بہ سمع حضرت ایشان رسانید ہم تصدیق نمودند والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و سیوم۔ بہ مخدوم زادہ عالی قدر شیخ محمد حسین در جواب مکتوب ایشان کہ از مناسبت بہ ولایت محمدی نوشتہ بودند۔

حامداً و مصلیاً۔ فرزندی نور چشمی از مناسبت خود بولایت محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام نوشتہ بود از مطالعہ آن حظہا یافت ع باکریمان کارہا دشوار نیست بکار خود سرگرم باشند و مشتاق دانند۔

مکتوب صد و ہفتاد و چہارم۔ نیز بمخدوم زادہ در تحریص بر تعلیم علوم ظاہری و صحبت طالبان حق جل شانہ

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ اما بعد مکتوب مرغوب مرغوب فرزندی نور چشمی رسیدہ جمعیت بخش خاطر پریشان گردید الحمد للہ کہ اوقات بجمعیت و استقامت می گذرد و ترقیات باطنی نقد وقت است شکر آن بجا آرند و بر تعلیم علوم ظاہری تقید از دست نہ دہند نوشتہ بودند کہ بعضے مردم شوق صحبت سکوت می نمایند ازین چہ بہتر صحبت داشتن بہ طالبان حق سبحانہ از اعظم عبادات است۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و پنجم۔ نیز بہ مخدوم زادہ در نصیحت۔

باسمہ سبحانہ حامداً و مصلیاً۔ سلام عافیت انجام بہ آن نور چشم برسد۔ چہ نویسد کہ چہ قدر خاطر بجانب شما نگران می باشد و خواہان استقامت شما است بر خواندن سبق مقید باشند و اوقات را بذکر و فکر معمور دارند۔ کتابت شما کہ از تھانیسر ترسیل بود رسید بعد از فراغ درس اوقات را بہ طالبان حق مشغول دارند۔ والسلام

مکتوب صد و ہفتاد و ششم۔ بہ فقیر محمد اعظم در جواب مکتوب این ضعیف

کہ از تعیناتِ ثلثہ و تفرقہ در وصول قدمی و وصول نظری نوشتہ بود۔

باسمہ سبحانہ۔ نورچشما حقایق آگاہا۔ مکتوب مرغوب کہ مشتمل بر احوالِ بلند و معارف ارجمند بودہ بمطالعہ در آمد و سبب لذاتِ معنویہ گردید این قسم دید اصل و امتیاز تعیناتِ ثلثہ و تفرقہ درمیان وصول قدمی و وصولِ نظری کہ تعلق بما وراء تعین حبی دارد از نوادرِ روزگار ہست حال خالے را این نوع حدتِ بصر مگر عطا فرمایدع باکریمان کارہا دشوار نیست شکر آن بجا آرند و طالبِ زیادتی بوند لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَأَزِیْدَنَّکُمْ نص قاطع ہست والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و ہفتم۔ نیز باین فقیر در بیان آنکہ در غیبت احوالے کہ قابلِ اظہار باشد ظاہر باید نمود و باقی را بحضور حوالہ باید کرد و در تحریص نصیحت طالبان ولیاً و مایناسب ذالک

باسمہ سبحانہ حامداً و مصلیاً۔ امابعد سلامِ عافیت انجام بآن فرزند سعادتمند برسد ہموارہ بظاہر و باطن متوجہ احوالِ شما ہست حق سبحانہ و تعالٰے بکسب مرضیاتِ خود کرامت فرمودہ با خود دارد۔ درین مفارقتِ صوری آنچہ از احوال و مقامات تازہ رو دہد باشد آنچہ قابلِ اظہار باشد می نوشتہ باشند و باقی را بحضور حوالہ نمایند حق تعالٰی آن نورچشم را علم صحیح و کشف صریح عطا فرمودہ ہست شکر آن بجا آرند و طالب مزید بوند۔ و طالبانِ حق را بتوجہات سرگرم دارند و ذکر قیامت را نصب عین سازند و ہمیشہ بحزن و اندوہ متصف بوند۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہفتاد و ہشتم۔ بہ حافظ عبدالرؤف تہوی در اجازت تعلیم طریقہ و ذکر شرایطِ آن۔

الحمد للہ و سلامٌ علی عبادہ الذین اصطفٰی امابعد نمودہ می آید کہ چون فضائل و کمالات دستگاہ جامع علوم ظاہری و باطنی شیخ عبدالرؤف مدار الارشاد حضرت سرہند

رسید بزیارتِ روضۂ منورہ استسعاد یافت و بصحبتِ خادمان و مجاوران این بقعۂ متبرکہ چندگاہے بسر بردہ اخذِ فیوض و برکات نمودہ و از مزایا و خواص این طریقۂ علیہ حظ وافر یافت و در مدتِ قلیلہ فوائد کثیرہ نصیب او گشت و محبتِ شیوخ و استقامت عزّا از اطوار و اوضاعِ اولائح و ہویدا گشت بنا بر این عاصی دور از کار باوجود عدمِ لیاقت محض برائے ترویجِ طریقۂ احمدیہ معصومیہ و اماتت بدعتِ نامرضیہ و احیاء سنتِ سنیہ اجازتِ تعلیم این طریقۂ ذہبیہ بمشارٌ الیہ داد و شرط الاجازت الاستقامت علی الشریعۃ المصطفویۃ علی صاحبہا الصلوٰۃ و السلام والتحیۃ والثبات علی محبۃ الشیوخ والسلام علی من اتبع الہدیٰ۔ وانا العبد المسکین الضعیف محمد سیف الدین العمری الحنفی الاحمدی المعصومی غفر اللہ سبحانہٗ ذنوبہٗ وستر عیوبہٗ والعبد المذکور وان لم یکن اہلاً لہذا الامر الخطیر لکن قد ورد رب مبلغ اوعیٰ من سامع نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئاتِ اعمالنا ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

مکتوب صد و ہفتاد و نہم۔ بہ عارف آگاہ حافظ محمد محسن دہلوی در دید قصورِ عمال۔

باسمہٖ سبحانہٗ۔ حامداً و مصلیاً۔ اما بعد از ین عاصی مصر علی العصیان سلام و التحیہ آن برادرِ عزیز برسد۔ طرفہ چیزے ہست مردم از چنین کس توقعات کثیرہ دارند و باعتقادِ خود او را داخل جرگۂ اہل اللہ می انگارند و حال آنکہ ز نکر نیز بہ پیش خود گرفتار می دانم کہ بدوستان دیاران چہ نویسم۔ اگر از حقیقت کسادِ خود ظاہر سازد طالبان حمل برہضمِ نفس و دید قصورِ اعمال می نمایند۔ و اگر تستر و اخفا اختیار نمودہ آید تلبیس و تزویر نقد وقت او ست ؏

محرمے نیست تا بگویم راز ہمدمے نیست تا بنالم زار

نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئاتِ اعمالنا۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتادم۔ نیز بہ حافظ در تحریص بر مراعات حقوق خلق ؏

حسب حالے نہ نوشتی و شد ایامے چند ‌ ‌ ‌ محرمے کو کہ فرستم بتو پیغامے چند

اگرچہ انقطاع و عزلت بہ آن عزیز بیشتر مرغوب است لیکن مراعاتِ حقوقِ خلق از جملۂ ضروریات است خوش گفت۔

ہر کہ عاشق شد اگرچہ نازنینِ عالم است ‌ ‌ ‌ نازکی کے راست آید یار می باید کشید

ہر تقدیر با وجود کمالِ فراغت و آسودگی این گرفتارِ عالمِ ظلمانی را بدو کلمہ یاد می فرمودہ باشند کہ دل نگرانی ہست خاص بجناب شما درین آوان بندگانِ ظلِ سبحانی فرمان بدستخطِ خاص و عطر از کمالِ شفقت مصحوبِ ارشاد دستگاہی ارسال داشتند طرفہ الفاظِ تواضع و شکستگی در فرمان مندرج است والسلام

مکتوب صد و ہشتاد و یکم۔ بہ میر عبداللہ در تحریض بر صحبتِ اہلِ طریق و اجتناب از صحبتِ مخالف۔

باسمہ سبحانہٗ۔ اما بعد برادرِ گرامی سیادت پناہی از دنیاے دنیہ معرض بوند و گرفتارِ معاملۂ عظیمہ کہ در پیش قطعاً می آمدہ باشند امروز فردا ست کہ چشم وا می شود آن زمانے غیر از حسرت و ندامت چیزے بدست نخواہد آمد خیر شرط است چون نشا واز توفیق در آنچہ از طلبِ صادق در بہارِ آن محب یقینی مشہود می گردد مجملے بہ طریقِ رمز و اشارہ نصیحتے نمودہ آمد معذور خواہند داشت۔ چندگاہ درین قرب و جوار بسر بردند۔ نشد کہ یکبار دیوانہ وار بہ حضرتِ دار الارشاد می رسیدند۔ امید چنان بود کہ در اندک اقامت حظ وافر ازین طریقِ عالی النصیب وقت می شد الخیر فیما صنع اللہ سبحانہٗ۔ بہر حال بہر جا باشند بیارانِ طریق و محبانِ این سلسلۂ علیہ محشور بوند و از صحبتِ مخالفِ طریق مجتنب باشند۔ خوش گفت؎

با عاشقان نشین و ہمہ عاشقان گزین ‌ ‌ ‌ وان ہر کہ نیست عاشق با او مشو قرین والسلام

مکتوب صد و ہشتاد و دوم۔ بہ فضائل پناہ ملا نجم الدین سلطان پوری در بیان آن کہ حالتے کہ در نوم رود بد نہایت اصیل است و بیان آنکہ معاملۂ خلوت فوق معاملۂ تفصیل است

وخلت یکے از شعب حب ست.

حامداً ومصلیاً. اما بعد سلام وتحیة به آن فضائل وکمالات دستگاه برسد مکتوب مرغوب که محتوی بر اذواق باطنی بود سبب لذات معنویه گشت حالتے که در نوم رو دهد بغایت اصیل ست وبر اکثر نسبتها تفوق دارد ولسے که در بعض اوقات روی دهد امید ست که از لوازم برکات خلت باشد وما ذلک علی الله بعزیز معاملهٔ خلت فوق تفصیل ست ترقی در آن مقام وابسته بمحبت ست چه خلت یکے از شعب حب ست وفی الحب ثلث اعتبارات المحبة المختصة بالکلیم علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام والاعتبار الثانی الخلة المنسوبة الی الخلیل علیه وعلی آله الصلوة والسلام والاعتبار الثالث المحبوبیة الخاصة بالحبیب علیه وعلی آله من الصلوة افضلها ومن التحیات اکملها رزقنا الله سبحانه وایاکم ایمانا وشربا من هذه الکمالات. والسلام

مکتوب صد وهشتاد وسیوم بفضائل مآب محمد حامد لاهوری در بیان آنکه عمده این کار طول صحبت ست.

له الحمد اما بعد شرح الله صدرکم وزکی نفسکم ولین جلدکم بحرمة سید البشر المطهر من زیغ البصر علیه وعلی آله من الصلوة افضلها ومن التسلیمات اکملها. عمده این کار طول صحبت ست بزرگان فرموده اند فنا فی الشیخ مقدمهٔ فنا فی الله ست. خوش گفته

هیچ نکشد نفس را جز ظل پیر سایهٔ آن نفس کش را سخت گیر

بقیة المرام آنکه حقائق آگاه شاه بیگ خیلے عزیز الوجود ست ملاقات مشار الیه غنیمت شمرند فضائل مآب محمد سلیم مراتب اخلاص وفدویت شما بیش از بیش ظاهر ساخت. والسلام.

مکتوب صد وهشتاد وچهارم به خان سعادت محتشم خان در بیان اسرار عروج ونزول بطریق اجمال وتحقیق آنچه در مکتوبات واقع ست که چون نظرهٔ اولی بمظاهر جمیله افتد باعث عروج

می گردد و بیان آنکه این کمال راجع بآن کلمهٔ طیبه است که حضرت مجدد الف ثانی بآن مبشر اند که دنیا
ترا بحکم آخرت دادیم مهربا ما ایمای از افشای اسرار نزول که تا حال سربسته ماند و بگوش کسی درمیان
آورده باشد از نهایت حسن ظن که باین عاصی دارند نموده آمد شمهٔ از آن بطریق اجمال درمیان آورده
می شود بگوش هوش مسموع باد هرچند خیالات این دو ناکاره قابل استماع نیستند بلکه مستحق طرد و لعن اند

ولی چون شه مرا برداشت از خاک — منزد گر بگذرانم سر بر افلاک

و هو هذا معلوم آن محرم اسرار است آنچه در مکتوبات قدسی آیات مرقوم است که چون نظرهٔ اولی
بمظاهر جمیله انند باعث عروج می گردد اما درین وقت محافظت از نظرهٔ ثانیه ضرور و ناگزیر است
که الاولی لک والثانیة علیک واقع شده و ایضاً در عرضداشت اول مکتوبات جلد اول واقع
است علی الخصوص در کسوت نسا بلکه در اجزای آنها آن قدر منفاد این طائفه گشتم که چون
عرض نمایم انتهی نظر باین کلمات این عاصی انداخته بعضی خیالات در تخمین خود تهیه ساخته و آن
این است که چون عروج و نزول در حق عارف متصور گردد بی علاقهٔ صوریه نمی تواند ارتفاع نمود پس درین
اگر وقت نظر ثانیه ثالثه ان شاء الله تعالی برخصت شرعیه قرین شوند و از خذور بر آیند به آئینه حکم
نظرهٔ اولی خواهد گرفت و باعث عروجات بی نهایت خواهد گردید هذا هو السر فی کثرة الانکحة
واتخاذ السراری لاهل الکمال فی زعمی وهو سبحانه اعلم بحقیقة الحال و سر دیگر آنکه در حین
عسرت تعسر عروج و نزول در هنگام اتمام سیر و سلوک که باستعداد سالک مربوط بوده چون ترقی متعذر
گردد درین وقت سالک را بمباشرت اسباب نزول گویا فنا و بقا بغیر تحقق می شوند به سبب کمال
اتحاد فیما بین در راه ترقی که مسدود بوده مفتوح می گردد و استعداد جدید بهم می رساند و موجب قیامت
بی اندازه می شود و هرچند تشبث به اسباب نزول بیشتر جلوه این معنی بیشتر و چندانکه اسباب نزول زیاده
وجدید همان قدر عروج و نزول بیش از بیش. ع گر بگویم شرح آن بی حد شود.

این کمال راجع بآن کلمۂ طیبہ ہست کہ حضرت مجدد الف ثانی بآن مبشر اند کہ دنیا ئے ترا حکم آخرت دادیم آرزوئے این خیر خواہ آن ہست کہ پرتو این کمال در حق آنجناب علی وجہ الکمال بمنصۂ ظہور آید ۔ع باکریمان کارہا دشوار نیست ۔ استقامت بر اطوار شرعیہ از لوازم این مقام ہست و این معنی در حق این عاصی عنقاءِ مغرب ۔ اما در بارۂ شما امیدہا دارد زیادہ برین طاقتِ اظہار نہ ۔ خوش گفت ؎

فریاد حافظ این ہمہ آخر بہ ہرزہ نیست   ہم قصۂ غریب و حدیث عجیب ہست

مکتوب صد و ہشتاد و پنجم ۔ بہ سلطان عبد الرحمٰن در جواب مکتوبِ او کہ مشتمل بر واقعہ عالی بود و بیان آنکہ قدوم اہل اللہ از نعمتہائے عظیمہ ہست ۔

باسمہٖ سبحانہٗ ۔ بجناب آن سلطان با اکرام سلام مشتاقانہ برسد ۔ اظہار اشتیاق ملاقات ساختہ بودند ما ہم صد چندان مشتاق دانند واقعۂ عالی کہ اندراج یافتہ بود مطالعۂ آن خوشی وقت ساخت عذر خواہی کہ از بابت آن عزیز مرقوم بود بہ شفوح انجامید از اخلاصِ شما ہمین قسم فہم داشتہ داریم بخاطر ہیچ عار نیارند کہ صفا در صفا ہست ۔ دیگر جنابِ ارشاد پناہی میان محمد با قربۂ آن حدود تشریف می آرند توقع کہ در جمیع امور ممد و معاون ایشان باشند و صحبت ایشان را غنیمت دانستہ در منزلِ خویش جائے اقامتِ ایشان معین سازند و در حلقہ و مشغولی سرگرم باشند و توجہ ہم بگیرند قدوم اہل اللہ را از نعمتہائے عظیم دانستہ بجان و دل خدمت نمایند در روضۂ منورہ حصولِ مطالبِ شما توجہ نمودہ می آید امیدوار باشند لَعَلَّ اللّٰہَ یُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ۔ والسلام ۔

مکتوب صد و ہشتاد و ششم ۔ نیز بہ سلطان در بیان آنکہ استعمالِ آب کفش حضرت مجدد الف ثانی دافع امراضِ کثیرہ و مثمر برکاتِ عظیمہ ہست و ذکر فیوضے کہ در شب عرس حضرت

عروة الوثقیٰ ظاهر شده وبرخے از شوقِ زیارت حرمین شریفین۔

امابعد شفاک الله سبحانه شفاءً عاجلاً۔ خاطر فقر الغایت نگران می باشد امید که بزودی خبر عافیت برنگارند که موجب جمعیت خاطر باگردد مصحوب عبدالمومن آب کفش حضرت مجدد الف ثانی رضی الله تعالیٰ عنه برائے آن جناب فرستاده شده در آب و طعام قطره ازان می چکانده باشند که مثمر برکات است۔ دیگر انتسب که عرس حضرت پیر دستگیر است ظرفه فیوض وبرکات است و چون واسطهٔ انعقاد این مجلس ذات بابرکات است امید که حظ وافر بالیشان نصیب گردد۔ دیگر اشاره که درباب اختیار سفر حرمین شریفین واقع شده معلوم شد مهربانا این خود کمالی تمناے وآرزوے این گرفتار است لیکن عوائق وعلائق که این مسکین بآن مبتلا است شرح آن نمی توان کرد او سبحانه قادر است که بهمین همت علیا شما این مطلب اقصیٰ ومقصد اسنی الحصول انجامد وباین سعادت عظمیٰ سربلند گرداند۔ خوش گفت ؎

مرا کشید وطنابم به گردن اندازید | کشان کشان چو سگانم بکوے یار برند۔ در ایام

مکتوب صد وهشتاد وهفتم۔ بکمالات دستگاه شیخ محمد باقر لاهوری در جواب مکتوب او که از ارتحال حافظ محمد شریف نوشته بود واستدعا رد عاد توجه نموده۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ حامداً ومصلیاً ومسلماً حق سبحانه وتعالیٰ بکمال کرم خویش معامله که بعناصر ثلثه متعلق است بالفرام رسانید باسرار وناز کیهاے که بعنصر خاک منوط است مستمعه کناد وسابقاً مکتوب عالی متضمن بشارات مصحوب ملا محمد امین مرسول گشته است ظاهراً رسیده باشد دیگر محبتے وخصوصیتے که بنسبت بشما واقع است بکمتر کسے خواهد بود وخبر ارتحال حافظ جیو که نگاشته بودند بوضوح انجامید انا لله وانا الیه راجعون وجود ایشان رحمتے بود در آن نواحی۔ در خدمت حضرت ایشان عرض نموده یا صوفیه طعام ختم قرآن مجید کرده شده و آن

حضرت ہم شریک بودند امید ہست کہ برکاتِ آن بالیشان رسیدہ باشد۔ دیگر سید مرزا کہ بدخولِ طریقۂ علیہ مستعد گشتہ است وجوان مستعدے ظاہر می گردد فقیر ترغیب صحبت شما بہ مشارٌ الیہ بسیار نمودہ است ظاہراً پیشِ شما برسد توجہات خاصۂ را درباره او دریغ ندارند۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و ہشتم۔ بہ ملا محمد امین حافظ آبادی در فضیلتِ محبت۔

احقرِ درویشان محمد سیف الدین سلام وتحیہ بہ فضائل مآب ملا محمد امین می رساند مکتوب آن عزیز کہ متضمن احوال بلند بودہ رسید وعریضہ کہ در خدمت حضرت قبلہ گاہی مرسل بود بنظرِ مبارک درآمد چند کلمہ بدستخط خاص جواب کتابت شما کہ متضمن بشارت است نوشتہ آمد انشاء اللہ تعالیٰ خواہد رسید للہ سبحانہ الحمد کہ از کمالِ محبتِ غائبانہ ترقیاتِ عالی نصیب شما است وچون از کمالِ کرم وعدۂ توجہ غائبانہ نمودہ اند اگر باز ہمین التماس را معروض دارند گنجائش دارد۔ والسلام۔

مکتوب صد و ہشتاد و نہم۔ بہ سلطان عبد الرحمٰن در فضیلتِ صحبتِ فقرا وتسلیہ مصائب۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ عنایات والطاف الٰہی عز شانہ شاملِ حال باد۔ احقر ترینِ طریقۂ علیہ احمدیہ معصومیہ محمد سیف الدین سلام وتحیہ بآن اشفاق پناہ می رساند حضرتِ حق سبحانہ وتعالیٰ از کمالِ کرم خویش از خصائص ومزایاے طریقۂ علیہ احمدیہ استعداد کرامت فرمودہ استقامتِ تام براوضاع شرعیہ عنایات نماید۔ پسند خاطر عاطر افتادن حقائق آگاہی میان شاہ محمد سیبِ خوش وقتیہا گردید مطلب عمدہ از فرستادن شیخ مشارٌ الیہ خیر خواہی آخرت است للہ سبحانہ الحمد کہ آثارِ گرمیِ صحبت او مبرہن گردید۔ امید ہست کہ معاملۂ دنیا وترقیِ آن نیز این قسم نامرادان صورت پذیر گردد

با کریمان کارہا دشوار نیست

دستگیریہا ولوازم مہربانیہا درین مصائب کہ بہ میرانجیو از الیشان بہ وقوع آمد سبب ترفع درجاتِ دارین خواہد بود۔ والسلام۔

مکتوب صد و نودم۔ بخواجہ محمد شریف بخاری در ذکر مصیبتِ وصال حضرتِ ایشان

الحمد۔ کتابتہائے برادر گرامی خواجہ محمد شریف کہ باین جانب فرستادہ بودند رسید و در جواب توقف رفت معذور خواہند داشت۔ درد وغم وماتم کہ نصیب این مہجوران گردیدہ عذرے ست۔ واضح جائے آن داشت کہ دیوانہ وار از ہمہ گسستہ سر بہ صحرای زدیم اما چہ باید کرد۔ نظام از عالم می رفت۔ خوش گفت ؎

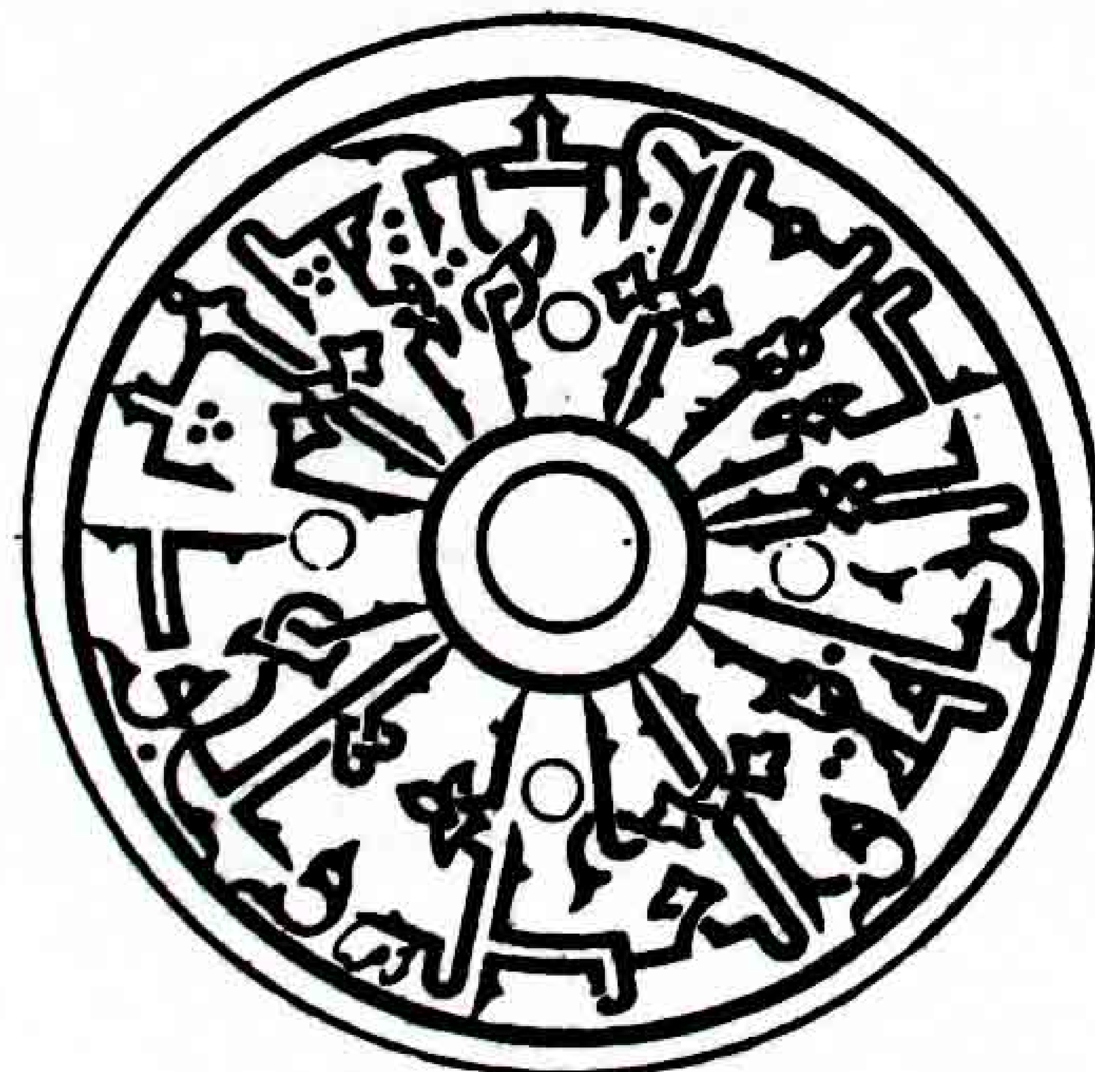
زفرقتِ تو نہ مردم چہ لافِ مہر زنم کہ خاک برسر من باد و بر محبتِ من!

والسلام

تمام باشد

۲، جمادی الاخریٰ ۱۳۰۳ھ

(کتب خانہ بلغ المقابلہ از کتابے کہ در مدرسہ محمدی مدراس بود نقل کردہ شد)



تحصن الملك الرافة والعدل والجود